WATTAN
The Urdu Daily
روزنامہ
وطن
بڈگام

جمعرات
15 جنوری 2026
THURSDAY
15 JANUARY - 2026

صفحہ 08 کوہلی نے آئی سی سی ون ڈے رینکنگ میں دوبارہ پہلی پوزیشن حاصل کرلی

صفحہ 08 آسٹریلیائی ویمن کرکٹ کے ایک عہد کا خاتمہ

جلد: 16 ■ شمارہ نمبر: 12 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ The Urdu Daily WATTAN Budgam

دسواں یومِ سابق آرمڈ فورسز لیفٹیننٹ گورنر نے راجوری میں سابق فوجیوں، ویرناریوں اور

اُن کے اہلِ خانہ کو خراجِ عقیدت پیش کیا

فوج کی بہادری، ہمت اور قربانی ہماری قوم کی سلامتی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے

راجوری،،یو این آئی،، لیفٹیننٹ گورنر نے منوج سنہا نے دسویں آرمڈ فورسز کے سابق فوجیوں کے موقعہ پر سابق فوجیوں، ویرناریوں اور اُن کے اہلِ خانہ کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور اے ایل اے راجوری میں منعقدہ ایک یادگاری تقریب میں شرکت کی۔ لیفٹیننٹ گورنر نے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے سابق فوجیوں اور بہادر فوجی جوانوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا جو ہمیشہ اپنی ذات سے بڑھ کر دوسروں کی سلامتی کو ترجیح دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا، "ہمارے آرمڈ فورسز کے سابق فوجی جیتی جاگتی تاریخ کی مثال ہیں۔ اُن کی قربانیوں نے نہ صرف ہماری آزادی کی حفاظت کی ہے بلکہ ہماری عظیم قوم کی تقدیر کو بھی سنوارا ہے۔" منوج سنہا نے کہا کہ آرمڈ فورسز/102

پلوامہ میں سماجی کارکن کی نعش درخت پر لٹکتے ہوئے پائی گئی
کھنموہ انڈسٹریل ایریا میں مزدور کی نعش پُر اسرار طور پر برآمد

سرینگر،، 14 جنوری،، اے پی آئی،، جنوبی کشمیر پلوامہ میں اُس وقت سنسنی دوڑ گئی جب سماجی کارکن کی نعش لاپتہ ہونے کے بعد درخت پر لٹکتے ہوئے پائی گئی۔ اُدھر سیڈکو انڈسٹریل ایریا کھنموہ میں مزدور لقمہ اجل ہوا۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق جنوبی کشمیر کے پلوامہ چانسو علاقے میں اُس وقت سنسنی اور خوف و دہشت کا ماحول پھیل گیا جب مقامی لوگوں نے درخت/101

بورڈ آف اسکول ایجوکیشن کی جانب سے 10ویں اور 12ویں جماعت کے سالانہ امتحان کے نتائج ظاہر کر دیئے گئے

10ویں میں کامیابی کا تناسب 85.03 فیصد
12ویں میں 84.02 فیصد
طالبات نے ایک دفعہ پھر کامیاب کے جھنڈے گاڑتے ہوئے اپنا دبدبہ قائم رکھا

سرینگر،، 14 جنوری،، اے پی آئی،، سال 2025 کے اکتوبر، نومبر میں لئے گئے 10ویں اور 12ویں جماعت کے سالانہ امتحان کے نتائج منظر عام پر، ایک دفعہ پھر طالبات نے کامیابی کے جھنڈے گاڑ کر اپنا دبدبہ قائم رکھا۔ 10ویں جماعت میں کامیابی کا تناسب 85.3 فیصد اور 12ویں جماعت میں 84.2 فیصد رہا۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق بورڈ آف اسکول ایجوکیشن کی جانب سے 10ویں اور 12ویں جماعت کے سالانہ امتحان کے نتائج منظر عام پر لائے گئے۔ 10ویں جماعت کے سالانہ امتحان میں 94 ہزار 845 امیدواروں نے شرکت کی جن میں 80 ہزار 650 نے کامیابی حاصل کی اور اس طرح 10ویں جماعت کے سالانہ امتحان کے نتائج کا تناسب/103

مرکزی داخلہ سکریٹری گووند موہن سینئر حکام کے ہمراہ 2 روزہ دورے پر جموں وارد

اعلیٰ سطحی سیکورٹی میٹنگ، مجموعی صورتحال کا جائزہ

انسداد دہشت گردی آپریشنز اور انسانی و ڈرون دراندازی کی کوششوں پر تبادلہ خیال

سرینگر،،14 جنوری،، جے کے این ایس،، مرکزی داخلہ سکریٹری گووند موہن نے بدھ کو جموں میں ایک سیکورٹی جائزہ میٹنگ کی صدارت کی جس میں آئندہ یوم جمہوریہ کی تقریبات کے لیے سیکورٹی انتظامات کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ سرحدوں پر جاری انسداد دہشت گردی آپریشنز اور ڈرون دراندازی کا جائزہ لیا گیا۔ یہ اس کے ایک ہفتہ بعد آیا جب مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے 8 جنوری کو سیکورٹی فورسز کو دہشت گردی کے بنیادی ڈھانچے اور دہشت گردی کی مالی معاونت کو نشانہ بنانے کی اپنی کارروائیوں کو مشن موڈ میں جاری رکھنے کی ہدایت کی۔ جے کے این ایس کو ملی تفصیلات کے مطابق جموں کے کنونشن سینٹر میں بدھ کو ایک اعلیٰ سطح کا سیکورٹی جائزہ اجلاس شروع ہوا جس کی صدارت مرکزی وزیر داخلہ کے سیکریٹری گووند موہن نے کی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس میٹنگ میں خفیہ اداروں کے سربراہان بھی موجود تھے۔ افسران کی ایک مرکزی ٹیم کے ساتھ، مرکزی داخلہ سکریٹری گووند موہن 2 روزہ دورے/104

حبہ کدل تاریخی پل میں دو سال بعد ہی دراڑیں عوام میں تشویش

سرینگر،، 14 جنوری،، یو این آئی،، سرینگر کے حبہ کدل تاریخی پل میں افتتاح کے صرف دو سال بعد ہی دراڑیں اور نقصانات سامنے آنے سے عوام نے شدید تشویش ظاہر کی ہے اور حکام سے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق حبہ کدل کے پرانے تاریخی پل، جسے اسمارٹ سٹی منصوبے کے تحت بحال کر کے 16 جنوری 2024 کو افتتاح کیا گیا تھا، میں محض دو سال بعد ہی دراڑیں اور نقصانات ظاہر ہونے لگے/105

40 روزہ چلہ کلان کے 25 دن مکمل، باقی 15 دنوں میں خاطر خواہ برف باری کے آثار نہیں

کشمیر وادی میں شدید سردی برقرار لیکن کوئی نمی نہیں

سرد اور خشک موسمی حالات جاری رہنے کا امکان، 16 جنوری سے موسم میں تبدیلی متوقع: ماہرین

سرینگر،،14 جنوری،، جے کے این ایس،، 21 دسمبر 2025 کو شروع ہوئے 40 روزہ چلہ کلان کے 25 دن مکمل ہونے پر بھی مستقبل قریب میں خاطر خواہ برف باری ہونے کے آثار دکھائی نہیں دے رہے جبکہ سردی کی شدت بدستور برقرار ہے۔ کشمیر میں سردترین ایام کے بغیر برف باری کے طویل دورانیہ پر ماحولیاتی اور موسمیاتی ماہرین نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ شدید سردی لیکن کوئی نمی نہیں، کیا یہ ہے اب وادی کے موسم کا نیا معمول۔ انہوں نے سوالیہ انداز میں کہا کہ کیا یہ

صورتحال گلیشیروں اور آبی ذخائر کے وجود کو خطرہ لاحق کر سکتی ہے؟۔ اس دوران سری نگر کی مشہور زمانہ ڈل جھیل کے کچھ حصے اور کشمیر کے کئی دیگر آبی ذخائر بدھ کو جم گئے کیونکہ دوران شب پوری وادی میں کم سے کم درجہ حرارت صفر سے کئی کئی ڈگری نیچے گر گیا۔ جے کے این ایس کے مطابق چالیس روزہ شاہنشاہ زمستان چلہ کلان کے اب/106

آپریشن سندور ملک کے

عزم اور ضبط کی نمایاں مثال ہے: جنرل اُپندر دویدی

این سی سی کیڈٹس نے خدمت اور نظم و ضبط کی شاندار مثال قائم کی

سرینگر،، 14 جنوری،، یو این آئی،، چیف آف آرمی اسٹاف جنرل اُپندر دویدی نے کہا ہے کہ آپریشن سندور ملک کے عزم اور ضبط کی نمایاں مثال ہے، جس نے مسلح افواج کی اخلاقی طاقت اور پیشہ ورانہ مہارت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے این سی سی ریپبلک ڈے پریڈ کیمپ میں خطاب کرتے ہوئے نوجوانوں کو اجتماعی طور پر ملک کی ترقی میں کردار ادا کرنے پر زور دیا۔ وائس آف انڈیا کے مطابق چیف آف آرمی اسٹاف جنرل اُپندر

دویدی نے بدھ کے روز نیشنل کیڈٹ کور (این سی سی) ریپبلک ڈے پریڈ کیمپ 2026 سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپریشن سندور ملک کے عزم اور ضبط کی ایک نمایاں مثال ہے، جس نے مسلح افواج کی اخلاقی طاقت/107

مسلح افواج کے سابق فوجیوں کا 10واں قومی سالانہ دن

قومی شعور کے زندہ ستون اور اجتماعی ہمت کی علامت

صدر مرمو، وزیر اعظم مودی، راجناتھ، امت شاہ، اور عمر عبداللہ کے پیغامات

سرینگر،،14 جنوری،، جے کے این ایس،، مسلح افواج کے سابق فوجیوں کے 10ویں سالانہ دن کے موقعہ پر صدر جمہوریہ دروپدی مرمو، وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر دفاع راجناتھ سنگھ، وزیر داخلہ امت شاہ، جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے اپنے الگ الگ پیغامات میں 'سابق فوجیوں کو قومی شعور کے زندہ ستون اور اجتماعی ہمت کی علامت' قرار دیتے ہوئے ان کی بے لوث خدمات، عظیم قربانیوں اور قوم کے لیے غیر متزلزل عزم/108

جموں و کشمیر نے غیر معمولی بہتری دِکھائی

اور ایکسپورٹ پریپیئرڈنیس انڈکس (ای پی آئی) 2024 میں 'لیڈر' کا درجہ حاصل کیا

جموں،،یو این آئی،، جموں و کشمیر نے اپنی برآمدی ترقی کے سفر میں ایک اہم سنگِ میل حاصل کرتے ہوئے نیتی آیوگ کی جانب سے جاری کردہ ایکسپورٹ پریپیئرڈنیس انڈکس (ای پی آئی) 2024 میں چھوٹی ریاستوں، شمال مشرقی ریاستوں اور یوٹیوں کے زمرے میں دوسرا مقام حاصل کیا ہے۔ یونین ٹیریٹری نے متاثر کن 51.08 کے شاندار سکور کے ساتھ ای پی آئی 2024 درجہ بندی میں "لیڈر" کے طور پر درجہ بندی حاصل کی ہے۔ یہ کامیابی گزشتہ برسوں کے مقابلے میں نمایاں بہتری کی عکاس ہے جہاں جموں و کشمیر نے ای پی آئی 2022 میں 17ویں رینک سے ترقی کرتے ہوئے ای پی آئی 2024 میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ یہ غیر معمولی پیش رفت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ یونین ٹیریٹری میں برآمداتی نظام کو مضبوط/109

لیہنہ برفانی حالات میں لاپتہ چار سیاح محفوظ طور پر بازیاب

سرینگر،، 14 جنوری،، یو این آئی،، لیہہ پولیس نے اتر پردیش کے چار سیاحوں کو برفانی حالات میں لاپتہ ہونے کے بعد محفوظ طور پر بازیاب کرلیا ہے، جس سے ان کے اہل خانہ کی کئی روزہ پریشانی ختم ہوگئی۔ وائس آف انڈیا کے مطابق پولیس نے بدھ کے روز بتایا کہ اتر پردیش کے آگرہ سے تعلق رکھنے والے چار سیاح پانگونگ جھیل کے سفر کے دوران لاپتہ ہو گئے تھے، جنہیں سخت موسمی حالات میں تلاش کر کے محفوظ طور پر بازیاب کرلیا گیا۔ اس واقعے نے ان/110

بی جے پی میں الگ جموں ریاست پر کوئی بات نہیں

ریاستی حیثیت بحالی کا وعدہ برقرار: جگل کشور

وزیر اعظم اور وزیر داخلہ نے جموں و کشمیر کی ریاستی حیثیت بحالی کی یقین دہانی کرائی ہے

سرینگر،، 14 جنوری،، یو این آئی،، بی جے پی کے سینئر رہنما اور رکن پارلیمان جگل کشور شرما نے واضح کیا ہے کہ پارٹی میں الگ جموں ریاست کے قیام پر کوئی بات نہیں ہو رہی، اور وزیر اعظم و وزیر داخلہ نے جموں و کشمیر کی ریاستی حیثیت بحال کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق بھارتیہ جنتا پارٹی کے سینئر رہنما اور رکن پارلیمان جگل کشور شرما نے بدھ کے روز میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اس دعوے کو یکسر مسترد کر دیا کہ بی جے پی الگ جموں ریاست کے قیام کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ

پارٹی کے اندر اس حوالے سے کوئی بات چیت نہیں ہو رہی۔ جگل کشور نے کہا کہ بی جے پی کا واضح اور مستقل موقف جموں و کشمیر کی ریاستی حیثیت کی بحالی ہے، جیسا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے عوام سے وعدہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم پہلے ہی یقین دہانی کرا چکے ہیں کہ مناسب وقت پر ریاستی حیثیت بحال کی جائے گی، جبکہ وزیر داخلہ بھی بارہا اس عزم کو دہرا چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام میں اُلجھن پیدا کرنے کے لیے گمراہ کن بیانیے پھیلائے جا رہے ہیں، لیکن الگ جموں ریاست کے دعوے بے بنیاد ہیں۔ ان کے مطابق اس حوالے سے کوئی تجویز، کوئی بات چیت اور کوئی ارادہ موجود نہیں ہے۔ جگل کشور نے مزید کہا کہ بی جے پی جموں و کشمیر میں امن، ترقی اور سیاسی استحکام چاہتی ہے اور ریاستی حیثیت کی بحالی پارلیمان/111

کسان ملک کی تعمیر میں مضبوط شراکت دار

وزیر اعظم مودی کا کسانوں کو خراجِ تحسین، خود انحصار بھارت کی بنیاد قرار

پونگل تقریب میں خطاب، فطرت کے تحفظ اور تامل ثقافت کی عظمت پر زور

سرینگر،، 14 جنوری،، یو این آئی،، وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ کسان ملک کی تعمیر میں مضبوط شراکت دار ہیں اور ان کی محنت خود انحصار بھارت کے خواب کو حقیقت بنانے میں کلیدی کردار ادا کر رہی ہے۔ انہوں نے پونگل تقریب میں فطرت کے ساتھ توازن اور تامل ثقافت کی عظمت کو اجاگر کیا۔ وائس آف انڈیا کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کے روز نئی دہلی میں مرکزی وزیر مملکت برائے اطلاعات و نشریات ڈاکٹر ایل مرگن کی رہائش گاہ پر منعقدہ پونگل تقریب میں شرکت کے بعد خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کسان ملک کی تعمیر میں مضبوط شراکت دار ہیں اور ان کی کوششیں خود انحصار بھارت مہم کو تقویت دے رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرکز

کسانوں کو بااختیار بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ پونگل فطرت، خاندان اور سماج کے ساتھ توازن قائم کرنے کا راستہ دکھاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تہوار تامل ثقافت کی رنگارنگی اور فطرت سے رشتہ داری کو مناتا ہے۔ مودی نے کہا کہ پونگل اب عالمی تہوار بن چکا ہے اور یہ کسانوں کی محنت کا جشن ہے۔ یہ زمین اور سورج کے شکرانے کا موقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک کے دیگر حصے بھی لوہڑی، مکر سنکرانتی، ماغ بیہو اور پونگل جیسے تہواروں میں مصروف ہیں، جو "ایک بھارت، شریشٹھ بھارت" کے جذبے کو مضبوط/112

تصوراتی ادب، عالم رنگ و بو سے ماورا جہانوں کی سیر کراتا ہے

تحریر۔۔۔۔۔محمد عثمان ذوالفقار

صدیوں قبل جب انسان نے رہنا سہنا اور زندگی کے دوسرے بنیادی فنون سیکھے تو لکھنا ان میں سے ایک تھا۔ چیزوں کو یاد رکھنے کے لئے لکھنا شروع کیا گیا۔
شروع میں پتھروں، پتوں، ہڈیوں اور دوسری چیزوں پر لکھا جاتا رہا۔ شروع شروع میں لکھنے کا کام دستاویزی طور پر ہوتا رہا جس میں تاریخ، قانون وغیرہ شامل تھے پھر انسان نے اپنے خیالات و جذبات کو لکھنا شروع کیا۔ اسی طرح قصے کہانیوں کا آغاز ہوا۔
ان قصے کہانیوں میں زیادہ اساطیری ادب ہوتا تھا جیسا کہ یونان، مصر، ہندوستان اور کچھ دوسرے ممالک کے مختلف دیوی دیوتاوں کے متعلق ملتا ہے۔ حقیقی زندگی کی طرز پر کہانیاں لکھنے کا آغاز بعد میں ہوا جس میں روزمرہ زندگی کے واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔ شروع میں کچھ ایسے قصے لکھے جانے لگے جس میں کسی اور جہان کی سیر کروائی جاتی تھی۔
اس میں کسی مخصوص شخص یا طبقے کی بہادری، ظلم یا نیکی کی داستانیں سنائی جاتی تھیں۔ بعض کہانیوں میں ایسی تصوراتی باتیں بیان کی جاتیں جو حقیقت میں ناممکن دکھائی دیتیں۔ ایسی ہی مختلف محیر العقول و مافوق الفطرت کہانیوں نے فینٹسی کی بنیاد ڈالی۔
یورپ میں اس موضوع پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے جو مشہور بھی ہوا ہے۔ عرب میں اس موضوع پر "الف لیلہ" کافی مشہور ہوئی جس کا اس تحریر میں مختصر ذکر ہے اور ہندوستان میں "داستان امیر حمزہ" نے کافی شہرت سمیٹی۔ 'طلسم ہوش ربا' بھی اسی داستان کا ایک حصہ ہے جس کے بارے میں بہت سے لوگوں نے سن رکھا ہوگا۔
اس داستان پر کئی ادبی شخصیات نے بہترین تحقیق کی ہے۔ اردو کے معروف ناول نگار اور محقق شمس الرحمن فاروقی نے بھی داستان امیر حمزہ پر تحقیقی کتاب لکھی جو "س، ش، ص" کے نام سے معروف ہے۔ درج ذیل تحریر میں چند ایسی کتب کا ذکر ہوگا جو دنیا میں محیر العقول واقعات کی وجہ سے مشہور ہیں۔ اس صنف میں لکھنے والے کچھ بہترین مصنفین نے مل کر ایسی کتابوں کی فہرست تیار کی ہے جو فینٹسی کے میدان میں بہترین مانی جاتی ہیں۔ آیئے! ان کے بارے میں بات کرتے ہیں:

1۔ الف لیلہ (NightsArabian)

الف لیلہ ایک مشہور داستان ہے جس کا اصل نام 'الف لیلہ ولیلہ' ہے یعنی ایک ہزار ایک رات کی کہانی۔ بیشتر مورخین کے مطابق یہ کتاب آٹھویں صدی عیسوی میں عباسی دور کے بغداد میں لکھی گئی۔ محمد بن اسحاق نے اپنی کتاب "الفہرست" میں کہانیوں کی ایک کتاب ہزار افسانہ کا ذکر کیا ہے جو بغداد میں لکھی گئی تھی اور اس کی ایک کہانی بھی درج کی ہے جو الف لیلہ کی پہلی کہانی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلے کتاب کا نام 'ہزار افسانہ' تھا۔
نیز اس میں ایک ہزار ایک داستانیں نہ تھیں بعد میں مختلف مقامات پر اس میں اضافے ہوئے اور کہانیوں کی تعداد ایک ہزار ایک کر کے اس کا نام 'الف لیلہ ولیلہ' رکھا گیا۔
جان کینگ کہتے ہیں کہ الف لیلوی داستانوں کا پہلا سراغ ایک عرب اسکالر المسعودی کے انسائیکلو پیڈیا میں ملتا ہے۔ یہ انسائیکلو پیڈیا 950ء میں مرتب کیا گیا تھا۔ اس کے مصنفین ہنوز گمنام ہیں۔ یورپ اس داستان سے اس وقت آشنا ہوا جب 18ویں صدی میں انتونی گلینڈ نے پہلی بار اس داستان کا ترجمہ فرانسیسی میں کیا۔
اس داستان کی مختصر کہانی یہ ہے کہ سمرقند کا ایک بادشاہ شہریار اپنی ملکہ کی بے وفائی سے دل برداشتہ ہو کر عورت ذات سے بدظن ہو گیا اور اس نے یہ دستور بنا لیا کہ ہر روز ایک نئی شادی کرتا اور دلہن کو رات بھر رکھ کر صبح کو قتل کر دیتا۔ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا تو عورتوں کی تعداد کم پڑنے لگی۔
بادشاہ کے وزیر نے بھی اسے رائے دی کہ ایسا کب تک چلے گا اور کوئی عورت شادی کرنے کو بھی راضی نہیں ہوتی۔ بادشاہ نے اسے کہا تم اس کا بندوبست کرو ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔ آخر وزیر کی لڑکی شہرزاد نے اپنی صنف کو اس عذاب سے نجات دلانے کا تہیہ کر لیا اور باپ کو بہ مشکل راضی کر کے بادشاہ سے شادی کر لی۔
بادشاہ شہریار قصوں کہانیوں کا بہت شوقین تھا۔ اس نے رات کے وقت بادشاہ کو ایک کہانی سنانا شروع کی، رات ختم ہو گئی مگر کہانی ختم نہ ہوئی۔ کہانی اتنی دلچسپ تھی کہ بادشاہ نے باقی حصہ سننے کی خاطر وزیر زادی کا قتل ملتوی کر دیا۔
دوسری رات اس نے وہ کہانی ختم کر کے ایک نئی کہانی شروع کر دی۔ جب کہانی کلائمکس پہ پہنچتی وہ اسے اگلی رات کے لیے ملتوی کر دیتی، اس طرح ایک ہزار ایک رات تک کہانی سناتی رہی۔ اس مدت میں اس کے دو بچے ہو گئے اور بادشاہ کی بدظنی جاتی رہی۔ اس داستان کے اردو زبان میں متعدد تراجم ہوئے ہیں۔ جن میں رتن ناتھ سرشار کا زیادہ مشہور ہوا۔ ڈاکٹر ابوالحسن منصور احمد کا ترجمہ بھی اہمیت کا حامل ہے جو پہلی بار 1940ء میں انجمن ترقی اردو، دہلی نے شائع کیا۔ یہ سات جلدوں پر مشتمل ہے۔

2۔ ایلس ایڈونچر ان ونڈر لینڈ (Adventures s'AliceWonderlandn)

ایلس ایڈونچرز ان ونڈر لینڈ (عام طور پر ایلس ان ونڈر لینڈ) لیوس کیرول کا 1865ء کا انگریزی ناول ہے۔ اس میں ایلس نامی ایک نوجوان لڑکی کی کہانی بیان کی گئی ہے جو خرگوش کے سوراخ سے گزر کر بشری مخلوق کی ایک خیالی دنیا میں آتی ہے۔ آرٹسٹ جان ٹینیل نے کتاب کے لیے لکڑی کے کندہ کردہ 42 ماڈل فراہم کیے۔ شائع ہونے کے بعد اسے بہت پذیرائی ملی اور اب یہ وکٹورین ادب کے سب سے مشہور کاموں میں سے ایک ہے۔
اس کی داستان، ساخت، کرداروں اور منظر کشی نے مقبول ثقافت اور ادب پر گہرا اثر ڈالا ہے، خاص طور پر خیالی صنف میں بچوں کے ادب میں اصول پسندی کے دور کو ختم کرنے میں مدد دینے کا سہرا اس کے سر باندھا جاتا ہے۔ اس نے ایک نئے دور کا آغاز کیا جس میں بچوں کے لیے تحریر کا مقصد "خوشی یا تفریح" تھا۔ یہ کہانی منطق کے ساتھ چلتی ہے، اس کہانی کو بڑوں کے ساتھ ساتھ بچوں میں بھی دیرپا مقبولیت ملی ہے۔ مرکزی کردار 'ایلس' کیرول کی ایک دوست ایلس لڈل پر تخلیق کیا گیا۔ اس کا دنیا کی 174 زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

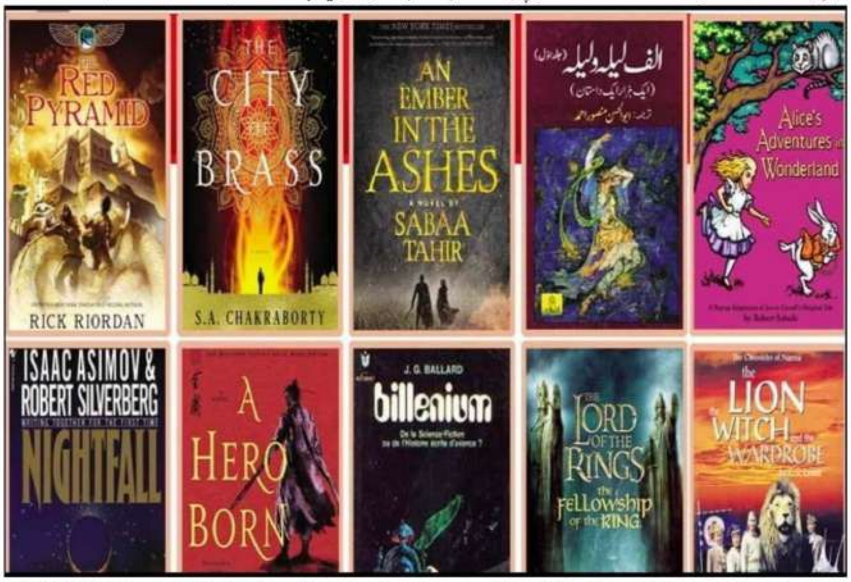

کیرول نے 1871ء میں GlassThe LookingThrough- کے عنوان سے ایک سیکوئل شائع کیا اور 1890ء میں چھوٹے بچوں کے لیے ایک مختصر ورژن دی نرسری "ایلس" شائع کیا۔ اردو زبان میں اب تک اس ناول کے تین تراجم شائع ہو چکے ہیں جن میں ایک پاکستان میں، دو انڈیا میں شائع ہوئے۔

3۔ راکھ میں انگارہ (theinEmberAn Ashes)

یہ ایک امریکن مصنفہ صبا طاہر کا خوبصورت فینٹسی ناول ہے جو 2015ء میں شائع ہوا تھا۔ یہ ایک بہن کی کہانی ہے جو اپنے بڑے بھائی کو سلطنت کے چنگل سے بچانا چاہتی ہے۔ جب ناول شروع ہوتا ہے تو لایا اور اس کا واحد زندہ بچ جانے والا بھائی ڈیرن، اپنے دادا دادی کے ساتھ رہ رہا ہوتا ہے کیونکہ ان کے والدین اور ان کی بہن بہت پہلے مارے جا چکے ہیں۔
لایا جانتی ہے کہ اس کے والدین مزاحمتی گروہ کے رکن تھے، اور جانتی ہے کہ انہوں نے سلطنت کے ساتھ دھوکہ کیا تھا۔ وہ ڈیرن کو ایسی ہی قسمت سے دوچار ہونے سے بچانا چاہتی ہے کیونکہ وہ جانتی ہے کہ وہ نامعلوم وجوہات کی بناء پر رات کو چھپ کر باہر جاتا ہے۔
سلطنت کے سپاہیوں نے گھر پر چھاپہ مارا۔ لایا کے دادا دادی کو مار ڈالا اور ڈیرن کو پکڑ لیا۔ ڈیرن لایا کو بھاگنے کو کہتا ہے جو وہ فوراً مان لیتی ہے۔ اس کے بعد اور بہت سے سنسنی خیز واقعات پیش آتے ہیں جو یقیناً قاری کو کہانی کے ساتھ باندھے رکھتے ہیں۔ یہ کہانی تین ناولوں کی ایک سیریز پر مشتمل ہے جس میں مندرجہ بالا ناول اس سیریز کا پہلا ناول ہے۔ اس ناول کو ٹائم میگزین کی سو بہترین کتابوں میں بھی شامل کیا گیا۔

4۔ سٹی آف براس (BrassofCity)

یہ ناول ایس اے چکرورتی کی تخلیق ہے جو 2017ء میں شائع ہوا۔ یہ قاہرہ میں رہنے والی ایک لڑکی نہری کی کہانی ہے جو جادو کے ذریعے زخم ٹھیک کرنے کی صلاحیتوں کے ساتھ ایک ٹرک ستار ہے۔ ایک دن وہ اسی کام کے دوران اتفاقی طور پر ایک دوسری دنیا کی مخلوق کو طلب کر لیتی ہے۔ اس کی مدد کرنے والا 'دارا' نام کا ایک جن ہوتا ہے جو اسے داوود آباد شہر میں لاتا ہے۔ یہ ایک شاندار شہر ہے جہاں دیواس (دیوتا) کے قبیلے رہتے ہیں۔
داوود آباد کے راستے میں، نہری اور دارا کو نہ صرف افراتفری بلکہ ایک اور جادوئی مخلوق سے بھی خطرہ ہے، جو دارا کو پورا نگل جاتا ہے۔ جب ایسا ہوتا ہے تو نہری کو پتہ چلتا ہے کہ دارا نہ تو زندہ ہے اور نہ ہی مرا ہے بلکہ وہ جادو کی وجہ سے کہیں درمیان میں ہے۔ جب وہ فرار ہو کر داوود آباد کے بادشاہ سے ملتی ہے تو انکشاف ہوتا ہے کہ اس کی ماں بھی ان میں سے ایک تھی کیونکہ اس کے پاس شفا دینے والی صلاحیتیں تھی۔ اس دوران میں مزید بہت سے حیران کن اور سنسنی خیز واقعات پیش آتے ہیں۔

5۔ نائٹ فال (Nightfall)

1941ء میں، اس وقت کے پریمیر سائنس فکشن میگزین کے ایڈیٹر، جان ڈبلیو کیمبل، جونیئر نے نئے لکھنے والے مصنفین سے دلچسپ سوال کیا: اگر لوگ ہر ہزار سال میں صرف ایک بار ستاروں کو دیکھیں تو کیا ہوگا؟ اس نے فرض کیا کہ لوگ پاگل ہو جائیں گے اور اکیس سالہ اسحاق عاصموف سے اس کے بارے میں ایک کہانی لکھنے کو کہا۔ نتیجہ "نائٹ فال" تھا جو سب سے مشہور سائنس فکشن کہانیوں میں سے ایک ہے۔
کہانی ایک ایسے سیارے کے بارے میں ہے جس پر رات نہیں پڑتی، سوائے ہر 2,049 سال میں ایک بار، کیونکہ یہ عام طور پر چھ سورجوں سے روشن ہوتا ہے۔ چونکہ ہر زندہ انسان رات کو ایک خوفناک تجربہ محسوس کرے گا جب وہ نایاب گرہن ہوتا ہے، سائنس دانوں کو ان کی افراتفری کے بارے میں فکر ہے جو رات کے گرنے کے بعد پیدا ہوگی۔ اس طرح یہ ایک حیرت انگیز کہانی بن جاتی ہے۔

6۔ بلینیم (Billennium)

یہ 1962ء میں لکھی گئی ایک کہانی ہے جو ایک بہت زیادہ آبادی والے مستقبل میں ترتیب دی گئی ایک ڈسٹوپین کہانی ہے۔ یہ وہ زمانہ ہوتا ہے جس میں دنیا کی آبادی 20 بلین کے قریب ہے۔ نتیجے کے طور پر لوگ وسیع شہروں میں غیر معمولی طور پر تنگ کمروں میں رہتے ہیں۔
کہانی دو دوستوں وارڈ اور روسٹر پر مرکوز ہے، جو نئے رہنے والے کوارٹر تلاش کرتے ہیں اور پھر اپنی الماریوں میں سے ایک کے پیچھے ایک بالکل نیا کمرہ دریافت کرتے ہیں۔ مزید واقعات کے لئے کہانی پڑھنی پڑے گی۔

7۔ لارڈ آف رنگز (theofLordThe Rings)

دی لارڈ آف دی رنگز انگریزی مصنف اور اسکالر J.R.R.Tolkien کا ایک اعلیٰ فینٹسی ناول ہے۔ اس کی کہانی ٹولکین نے 1937ء میں بچوں کی کتاب TheHobbit کیسیکوئل کے طور پر شروع کی تھی جو آخر کار ایک بہت بڑے کام میں بدل کر شاہکار کا درجہ حاصل کر گئی۔
1937ء سے لے کر 1949ء کے درمیان مراحل میں لکھی گئی، دی لارڈ آف دی رنگز اب تک کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتابوں میں سے ایک ہے، جس کی 150 ملین سے زیادہ کاپیاں فروخت ہوئیں۔
یہ کہانی مڈل ارتھ میں ہوتی ہے، جسے جے آر آر ٹولکین نے تخلیق کیا تھا۔ مڈل ارتھ پر ایک برائی کی طاقت چھپی ہوئی ہے۔ ڈارک لارڈ سورون اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور ایک انگوٹھی کے ذریعے ہر ایک کو اس کے ساتھ غلام بنانا چاہتا ہے جسے وہ پہلے ہی ایک بار کھو چکا ہے۔ اس مہاکاوی ڈرامے میں، فروڈو بیگنس انگوٹھی کے ساتھ ختم ہوتا ہے کیونکہ بلبو نے اسے گولم (ایک مخلوق) سے چرایا تھا۔
وہ اس انگوٹھی کے بارے میں بہت کم جانتا ہے۔ اسے اس وقت تک محفوظ رکھنا کتنا ضروری ہے جب تک کہ وہ اس سے چھٹکارا حاصل نہ کر لے یا کوئی اور نہ کرے۔ اس طرح یہ شاندار کہانی آگے بڑھتی ہے جو قاری کو اپنی گرفت سے باہر نہیں نکلنے دیتی۔ دی لارڈ آف دی رنگز کو اب تک لکھی گئی سب سے بڑی فینٹسی کتابوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے اور اس نے جدید فینٹسی ناول کے سٹائل کو تخلیق اور شکل دینے میں مدد کی ہے۔
ریلیز کے بعد سے، اسے کئی بار دوبارہ شائع کیا گیا ہے اور کم از کم 38 زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ ٹولکین کے اس ناول پر بشمول پینٹنگز، موسیقی، فلمیں، ٹیلی ویژن، اور ویڈیو گیمز بہت کچھ آ چکا ہے۔
بی بی سی کے 2003 کے سروے دی بگ ریڈ میں اسے برطانیہ کا اب تک کا سب سے پسندیدہ ناول قرار دیا گیا ہے۔ کافی عرصہ قبل ایک معروف ادیب ابن آس اس ناول کا اردو میں آزاد ترجمہ کر چکے ہیں۔ جب کہ ایک ڈیڑھ سال قبل معروف مترجم شوکت نیازی صاحب اس سلسلے کے پہلے ناول دی ہابٹ کا ترجمہ کر کے شائع کروا چکے ہیں اور ممکن ہے لارڈ آف رنگز کا ترجمہ بھی بہت جلد منظر عام پر آ جائے۔

8۔ شیر، جادوگر اور الماری (The The And Lion, Witch Wardrobe)

یہ چار بہن بھائیوں پیٹر، سوسن، ایڈمنڈ اور لوسی پیونسی کی کہانی ہے جنہیں دوسری جنگ عظیم کے دوران ایک سنکی پروفیسر کے ساتھ ملک میں رہنے کے لیے بھیجا گیا تھا۔
بچے بارش کے دن گھر کا جائزہ لیتے ہیں اور سب سے چھوٹی لوسی کو ایک بہت بڑا الماری مل جاتی ہے۔
لوسی اندر قدم رکھتی ہے تو اندر ایک دروازہ ہوتا ہے جب وہ اسے کھول کر باہر دیکھتی ہے تو خود کو ایک عجیب برفیلی جگہ پر پاتی ہے۔ لوسی کا سامنا TumnusFaun سے ہوتا ہے، جو ایک انسانی لڑکی سے مل کر حیران ہوتا ہے۔ ٹمنس لوسی کو بتاتا ہے کہ وہ نارنیا میں داخل ہو گئی ہے جو ایک مختلف دنیا ہے۔
ٹمنس نے لوسی کو چائے پر مدعو کیا اور اس نے قبول کر لیا۔ چائے پیتے ہوئے ٹمنس نے آنسو بہانے شروع کر دیئے اور پھر اعتراف کرتا ہے کہ وہ شیطانی وائٹ ڈائن کا خادم ہے۔ چڑیل نے نارنیا پر جادو کر دیا ہے تاکہ یہ ہمیشہ سردیوں میں ہو اور کرسمس کبھی نہ ہو۔ ٹمنس بتاتا ہے کہ اسے انسانوں کو پکڑنے کے لیے بھرتی کیا گیا ہے۔
لوسی ٹمنس سے اسے رہا کرنے کی درخواست کرتی ہے، اور وہ راضی ہو جاتا ہے۔ لوسی آ کر اپنے بہن بھائیوں کو بتاتی ہے مگر وہ یقین نہیں کرتے۔ ایک دن اتفاقی طور پر وہ سب نارنیا چلے جاتے ہیں اور اس جادوگرنی کو پتہ چل جاتا تو وہ انہیں مارنے کی کوشش کرتی ہے کیونکہ ایک قدیم پیشین گوئی ہوتی ہے کہ ایک دن چار انسان نارنیا پر حکومت کریں گے۔
کیا جادوگرنی اپنے مقصد میں کامیاب ہو پائی یا بچے جیت گئے؟ یہ ناول نارنیا کرونیکل سیریز میں پہلا ہے جو کہ سات کتابوں پر مشتمل ہے۔ اردو میں اس ناول کے اب تک دو تراجم ہو چکے ہیں جن میں سے ایک غالباً امان اللہ شوکت نیر نے ستر کی دہائی میں کیا تھا۔

9۔ ایک ہیرو پیدا ہوا (AHERO BORN)

ہو سکتا ہے کہ جن یونگ دنیا میں ایک غیر مانوس نام ہے لیکن چینی بولنے والوں میں ایک سپر اسٹار ہے۔ ان کے پہلے ناول 1950 کی دہائی کے دوران ہانگ کانگ میں سیریل کی شکل میں شائع ہوئے تھے۔ جن یونگ، لوئس چا لیونگ یگ کا قلمی نام ہے۔
جنہیں ان کی زندگی میں ہی بہت زیادہ پڑھا گیا۔ ان کی وفات چند سال قبل ہوئی ہے۔ ان کی کتابوں کو ٹی وی سیریز، فلموں اور ویڈیو گیمز میں ڈھال لیا گیا ہے۔ 'اے ہیرو بارن' ان کی پہلی کتاب ہے۔ جو 12 جلدوں پر مشتمل ایک سیریز 'لیجنڈ آف دی کونڈور ہیروز' کا حصہ ہے۔ یہ کہانی 13ویں صدی کے چین میں ترتیب دی گئی ہے۔ یہ ناول اپنے ہیرو، گووجنگ کی پیدائش سے لے کر جوانی تک کی قسمت کے واقعات پیش کرتا ہے۔
اس کا آغاز یوٹیرو میں گوو سے ہوتا ہے، جب اس کے والد کو قابض جن فوج کی وفادار افواج نے قتل کر دیا اور اس کی حاملہ ماں منگولیا فرار ہو گئی۔ یہاں، مڈل کنگڈم کے کنارے پر، گوو چنگیز خان کے خانہ بدوش جنگجوؤں کے درمیان پروان چڑھتا ہے۔
جب کہ جنوب کے سات ہیروز، جنہوں نے اسے مارشل آرٹس کی تربیت دینے کا حلف اٹھایا ہے، اسے ڈھونڈنے کے لیے ملک کا چکر لگاتے ہیں۔ اس طرح یہ ایک بہترین کہانی کی طرح آگے بڑھتی ہے۔ اس سیریز کا انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے البتہ اردو میں ابھی تک نہیں ہو سکا۔

10۔ سرخ اہرام (PyramidRedThe)

یہ امریکی مصنف RickRiordan کا مصر کے اسرار اور دیوی دیوتاوں پر مشہور ناول ہے۔ مصنف اسے پہلے بچوں کی مشہور سیریز "پرسی جیکسن" بھی لکھ چلے ہیں۔ یہ ناول 2010 میں شائع ہوا تھا۔ 'دی ریڈ پیرامڈ' ایک دل چسپ اور دل لگی ناول ہے جو بھائی اور بہن کی جوڑی کی وفاداری اور مضبوطی کو ظاہر کرتا ہے۔
سیڈی لندن میں اپنے دادا دادی کے ساتھ رہتی ہے، اس کے بھائی نے اپنے والد ڈاکٹر جولیس کین 'جو کہ مصری امور کے ماہرین ہیں' کے ساتھ دنیا کا سفر کیا ہے۔ ایک رات، ڈاکٹر کین برٹش میوزیم میں "تحقیقاتی تجربے" کے لیے بہن بھائیوں کو ساتھ لاتے ہیں، جہاں وہ اپنے خاندان کے لیے چیزیں درست کرنے کی امید کرتے ہیں۔ لیکن اس کے بجائے، وہ مصری دیوتا "سیٹ" کو جگا دیتے ہیں اور کین بچوں کو اپنی جان بچانے کے لیے بھاگنے پر مجبور کرتا ہے۔
جلد ہی، سیڈی اور کارٹر کو معلوم ہو جاتا ہے کہ مصر کے دیوتا جاگ رہے ہیں، اور ان میں سے بدترین دیوتا سیٹ کی نظریں کینز پر ہیں۔ اسے روکنے کے لیے بہن بھائی پوری دنیا میں ایک خطرناک سفر کا آغاز کرتے ہیں، ایک ایسی جستجو جو انہیں اپنے خاندان کے بارے میں سچائی کے قریب لاتی ہے، اور ان کے ایک خفیہ حکم سے جو فرعونوں کے زمانے سے موجود ہے۔ یہ کہانی تین ناولوں سرخ اہرام، دی تھرون آف دی فائر اور دی سرپنٹ شیڈو پر مشتمل ہے جو بہت مقبول ہوئی ہے۔

ضروری نہیں کہ آپ بھی میری بنائی گئی مذکورہ فہرست سے اتفاق کریں کیونکہ ایسے موضوعات پر بہت سے بہترین ناول لکھے گئے ہیں اور ابھی تک لکھے جا رہے ہیں جن کا تذکرہ اس مختصر تحریر میں لانا ممکن نہیں۔ اگر یہ سب پڑھ چکے ہیں اور مزید کچھ پڑھنا چاہتے ہیں تو Divergent سیریز، Neuromancer، Chronical Lunar، Kingdoms، Falling اور s'Ender Game سیریز پڑھ سکتے ہیں۔۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

امریکہ: ڈیموکریٹک سینیٹر مارک وارنر نے ملک میں اسلاموفوبیا اور عرب مخالف نفرت کی مذمت کی

نئی دہلی (ایم این این): امریکی سینیٹر مارک وارنر نے متنبہ کیا ہے کہ ملک میں مذہبی امتیاز اور نفرت پر مبنی انتہا پسندی میں تشویشناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی قیادت والی امریکی انتظامیہ پر الزام لگایا کہ وہ ملک میں بڑھتے ہوئے اسلاموفوبیا اور عرب مخالف جذبات میں فعال طور پر حصہ لے رہی ہے۔ پیر کے دن سینیٹ میں خطاب کرتے ہوئے وارنر نے کہا کہ وہ مذہبی امتیاز اور نفرت کی اس لہر پر بات کرنے کے لیے مجبور محسوس کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس لہر کو مسلم اور عرب امریکی برادریوں کے خلاف دشمنی کا ''دل دہلا دینے والا اور غیر امریکی'' اضافہ قرار دیا۔ انہوں نے دلیل دی کہ اس طرح کا تعصب اب صرف مخصوص طبقات تک محدود نہیں رہا بلکہ سرکاری بیانیے اور پالیسی کے ذریعے اسے ایک معمول بنایا جا رہا ہے۔ وارنر نے مزید کہا کہ ''میں آج خاص طور پر اس امتیازی سلوک کی مذمت کرنے کے لیے کھڑا ہوا ہوں جس کا سامنا ہمارے ملک کی مسلم اور عرب امریکی برادریاں کر رہی ہیں۔ بدقسمتی سے، صدر ٹرمپ اور ان کی انتظامیہ نے کھلے عام اسلاموفوبک امتیازی سلوک کو ہوا دی ہے اور اسے ادارہ جاتی شکل میں تبدیل کر دیا ہے۔'' وارنر نے مثال کے طور پر گزشتہ ماہ کابینہ کے ایک اجلاس کے دوران ٹرمپ کے تبصروں کا حوالہ دیا جن میں مبینہ طور پر صدر نے صومالی جڑوں والے لوگوں کو ''کچرا'' قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ ''ہم انہیں اپنے ملک میں نہیں چاہتے۔'' وارنر نے ان تبصروں کو ''گھناؤنا، انسانیت سوز اور غیر امریکی'' قرار دیا اور کہا کہ تمام سیاسی پارٹیوں کے لیڈران کو ان تبصروں کی ''بھرپور اور بلند آواز میں مذمت'' کرنی چاہیے۔ سینیٹر وارنر نے اپنے خطاب میں کانگریس پر بھی تنقید کی اور خود کانگریس کے اندر استعمال ہونے والی اشتعال انگیز زبان کی نشان دہی کی۔

اگر سپریم کورٹ نے ٹیرف کے خلاف فیصلہ دیا تو امریکہ کی حالت 'غیر' ہو جائے گی: ٹرمپ

نئی دہلی (ایم این این): اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر پیر کے دن ایک پوسٹ میں، امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا کہ اگر عدالت نے ان کی قومی سلامتی کی پالیسی کو کالعدم قرار دے دیا تو امریکی کمپنیوں کو سینکڑوں اربوں ڈالر واپس کرنے پڑیں گے۔ ٹرمپ نے لکھا، اور اس میں وہ رقم شامل نہیں ہے جو ممالک اور کمپنیاں اپنے سرمایہ کاری کی واپسی کے طور پر مانگیں گی، تاکہ وہ ٹیرف کی ادائیگی سے بچ سکیں۔ انہوں نے مزید کہا، ''جب ان سرمایہ کاری کو شامل کیا جائے گا تو ہم کھربوں ڈالر کی بات کر رہے ہوں گے۔ یہ ایک مکمل تباہی ہوگی، اور ہمارے ملک کے لیے اس کی ادائیگی تقریباً ناممکن ہوگی۔ بہ الفاظ دیگر، اگر سپریم کورٹ نے قومی سلامتی کے اس معاملے پر ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے خلاف فیصلہ دیا تو ہم برباد ہو جائیں گے۔''

سعودی عرب: محکمہ تجارت کی تھیلیوں اور پیک جنگ پر 'اللہ' کے نام لکھنے پر پابندی عائد

نئی دہلی (ایم این این): سعودی عربیہ کے محکمہ تجارت نے تجارتی اداروں کے لیے ایسی کسی بھی شے پر اللہ کے نام لکھنے پر پابندی عائد کر دی ہے جو بے حرمتی کا باعث بن سکتی ہوں، جیسے تھیلے، پیکنگ اور وہ مواد جو نامناسب استعمال کے لیے ہوں۔ محکمہ تجارت کے ترجمان عبدالرحمٰن الحسین نے اس حوالے سے بتایا کہ یہ اقدام اللہ کے ناموں کی بے حرمتی کے ممکنہ واقعات سے بچنے کے لیے اٹھایا گیا ہے۔ ایکس پلیٹ فارم پر جاری بیان میں انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ اللہ کے خوبصورت ناموں (الاسماء الحسنٰی) کی تعظیم اور حفاظت کے جذبے سے اخذ کیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ چند ماہ قبل محکمہ تجارت کی منظور کردہ تجارتی ناموں کی قانونی ضابطہ کاری میں یہ شق شامل کی گئی تھی کہ کسی تجارتی نام میں ممنوعہ ناموں کی فہرست، سرکاری یا نیم سرکاری اداروں کے نام شامل نہیں ہوں گے، ساتھ ہی سعودی عرب اور شہروں کے ناموں کے رجسٹریشن کے قواعد کا احترام کیا جائے گا۔ واضح رہے کہ حالیہ دنوں میں تجارتی ادارے اپنی مصنوعات کی تشہیر اور ان کے فروخت میں اضافہ کیلئے مذہبی علامات کو استعمال کرتے ہیں، تاکہ صارفین کے جذبات کا تجارتی مقاصد کیلئے استحصال کیا جا سکے۔ جبکہ انہیں اس بات کی پرواہ نہیں رہتی کہ ان کے اس اقدام کے سبب ان علامات کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ مذہبی علامات یا نام والی اشیاء استعمال کے بعد پھینک دیتے ہیں، جبکہ کچھ لوگوں کو ان استعمال شدہ اشیاء کو پھینکنا بھی تذبذب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان علامات اور نام والی اشیاء کا یوں ہی کوڑے میں پڑے رہنا اس مذہب کے پیروکاروں کے ایمانی جذبات کو مجروح کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ سعودی مملکت کا یہ فیصلہ انہیں جذبات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اٹھایا گیا ایک قابل تحسین اقدام ہے۔

ایران پر حملہ کا خطرہ شدید تر، امریکہ کو روس کا سخت انتباہ

نئی دہلی (ایم این این): ایران میں حکومت مخالف احتجاج میں کمی اور حکومت کیلئے عوامی حمایت میں مظاہروں کے بعد حالات معمول پر آتے نظر آ رہے تھے، امریکہ جس کی جانب حملوں کی دھمکیاں دی جا رہی تھیں، کی طرف سے بھی نرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس بات کا اشارہ دیا جا رہا تھا کہ وہ بات چیت اور سفارتکاری کو ترجیح دیگا مگر امریکہ میں منگل کی صبح (ہندوستان میں منگل کی شام کو) ٹرمپ کے تازہ پوسٹ نے صورتحال کو اچانک دھماکہ خیز بنا دیا۔ امریکی صدر نے ایران سے ہر طرح کی گفتگو کا سلسلہ بند کرنے کا اعلان کرتے ہوئے ''ٹروتھ سوشل'' پر کئے گئے پوسٹ میں ایران میں مظاہرین کو احتجاج جاری رکھنے کیلئے اُکسایا اور انہیں پیغام دیا کہ ''مدد پہنچ رہی ہے، (راستے میں ہے۔)'' اس بیچ جرمنی کے صدر فریڈرک مرز نے بھی یہ کہہ کر ہلچل مچا دی کہ موجودہ ایرانی قیادت اپنے آخری مراحل میں ہے۔ ایرانی حکام سے بات چیت منسوخ کر دی: ٹرمپ صدر ٹرمپ نے منگل کو کہا کہ انہوں نے مظاہروں کے خلاف کریک ڈاؤن کے دوران ایرانی حکام کے ساتھ بات چیت منسوخ کر دی ہے۔ امریکی صدر نے یہ نہیں بتایا کہ ایران میں مظاہرین کیلئے اس پیغام سے کہ ''مدد پہنچ رہی ہے'' ان کی کیا مراد ہے تاہم یہ بیان ایران سے بات چیت پر آمادگی سے متعلق پیر کے بیان کے دوسرے دن آیا ہے۔ ان کے موقف میں اس اچانک تبدیلی کی کوئی وجہ سامنے نہیں آئی ہے۔ ٹرمپ نے ٹروتھ سوشل پر منگل کی صبح پوسٹ کیا کہ ''محب وطن ایرانیو، احتجاج جاری رکھو۔ اپنے اداروں پر قبضہ کر لو!!! قاتلوں اور زیادتی کرنے والوں کے نام محفوظ کر لو۔ انہیں بھاری قیمت چکانی پڑے گی۔ میں نے ایرانی حکام کے ساتھ تمام ملاقاتیں اس وقت تک کیلئے منسوخ کر دی ہیں جب تک مظاہرین کا بے معنی قتل بند نہیں ہو جاتا۔ مدد راستے میں ہے۔'' اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے پیغام کے آخر میں 'ایم آئی جی اے' کا مخفف لکھا ہے۔ سمجھا جا رہا ہے کہ اس سے مراد ''میک ایران گریٹ اگین'' ہے۔ حملے کی منصوبہ بندی حتمی مراحل میں: الجزیرہ اس بیچ الجزیرہ نے اپنے ذرائع کے حوالے سے خبر دی ہے کہ امریکہ کی جانب سے ایران کے خلاف فوجی کارروائی کی منصوبہ بندی حتمی مراحل میں ہے تاہم حملہ کرنے یا کسی اور نوعیت کی کارروائی کرنے کے بارے میں ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ حالانکہ ٹرمپ کے پوسٹ سے اندیشہ ہے کہ وہ حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں مگر الجزیرہ کے مطابق امریکی صدر ابھی ایک دن اور متبادلات پر غور کر رہے ہیں۔ منگل کو انہوں نے وہائٹ ہاؤس میں اپنی قومی سلامتی ٹیم کے اراکین کے ساتھ میٹنگ کی ہے۔ ان تمام حالات کے درمیان وہائٹ ہاؤس کا موقف یہ ہے کہ ایران مذاکرات کرنا چاہتا ہے اور وہائٹ ہاؤس کی پریس سکریٹری کیرولین لیویٹ کے مطابق یہی اب بھی صدر کی ترجیحی آپشن ہے۔ تہران نمٹنے کیلئے تیار ہے: ایرانی میجر جنرل اس بیچ ایران کے میجر جنرل امیر حاتمی نے متنبہ کیا ہے کہ ''اسرائیل کے ساتھ ۱۲ روزہ جنگ کے بعد گزشتہ ۶ ماہ میں کی گئی تیاریاں اسرائیل اور امریکہ کی جانب سے ایران کو درپیش خطرات سے نمٹنے کیلئے کافی ہیں۔''

غزہ میں95000بچے غذائی قلت کا شکار، 18000افراد کو فوری طبی ضرورت: یو این

نئی دہلی (ایم این این): اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق غزہ میں ۹۵۰۰۰ بچے غذائی قلت کا شکار ہیں، اس کے علاوہ ۱۸۰۰۰ افراد، جن میں ۴۰۰۰ بچے شامل ہیں کو فوری طبی امداد کی ضرورت ہے، جبکہ سخت سردی اور بارش نے خیموں میں مقیم فلسطینیوں کیلئے حالات کو بدترین بنا دیا ہے۔ انسانی امور کے دفتر (او سی ایچ اے) کے حوالے سے، اقوام متحدہ کے ترجمان سٹیفن ڈوجارک نے پیر کو ایک نیوز کانفرنس میں کہا کہ ''غزہ پٹی میں انسانی صورت حال اب بھی نازک ہے، کیونکہ سخت موسمی حالات اقوام متحدہ کی جانب کی گئی پیشرفت کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔'' ڈوجارک نے بتایا کہ ''غذائی قلت سے نمٹنے کی قیادت کرنے والے کارکنوں کے مطابق بڑی تعداد میں بچے غذائی قلت کا شکار ہیں، جبکہ گزشتہ مہینے انہوں نے ۶۷۰۰۰ سے زیادہ بچوں کی اسکریننگ کی اور تقریباً ۴۹۰۰ معاملات شدید غذائی قلت کے شناخت کیے، جن میں سے ۸۴۰ سے زیادہ معاملات انتہائی شدید غذائی قلت کے ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''اس سے ۲۰۲۵ء میں شدید غذائی قلت کے کل معاملات کی تعداد تقریباً ۹۵۰۰۰ ہو گئی ہے۔'' بعد ازاں اقوام متحدہ کے اراکین کی جانب سے ۸۲۰۰۰ خاندانوں کو خیمے، تارپولین اور کمبل فراہم کی ہیں۔'' تاہم ڈوجارک نے خبردار کیا ہے کہ ۱۱ لاکھ افراد اب بھی فوری امداد کے محتاج ہیں۔ جبکہ سردی اور بارش کے طوفان موجودہ پناہ گاہوں کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ڈوجارک نے زور دیا کہ خیمے ایک عارضی حل ہیں اور ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کیلئے مزید سپلائی، جیسے ٹول کٹ، سیمنٹ اور ملبہ صاف کرنے والی بھاری مشینری، کے ساتھ ساتھ مسلسل فنڈنگ کی ضرورت اور سال کے آخر تک، ہمارا یارا کین کپڑوں کے سیٹ اور ایک لاکھ ۲۱ ہزار

اتر ریلوے

فیروز پور ڈویژن میں کانٹریکٹ کی بنیاد پر
میڈیکل پریکٹشنروں کیلئے واک۔ان۔انٹرویو

فیروز پور ڈویژن کے کانٹریکٹ کی بنیاد پر 07 میڈیکل پریکٹشنروں کی تقرری کیلئے واک۔ان۔انٹرویو 06-02-2026 کو کمیٹی ہال، ڈویژنل ریلوے منیجر آفس، فیروز پور میں منعقد کی جائے گی۔ امیدوار واک۔ان۔ انٹرویو فارم اور نوٹیفکیشن ویب سائٹ https://nr.indianrailways.gov.in/> News&recruitment info>Recruitment info> سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔ کسی بھی سوال کیلئے 9878823457,9540096053 پر رجوع کریں یا srdpofzr@gmail.com پر ای۔میل کر سکتے ہیں۔

برائے ڈویژنل ریلوے منیجر (پی)
اتر ریلوے/فیروز پور
140/2026

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای۔ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نوٹس نمبر۔ 433_TELE_JAT_24_25_26 مورخہ 11-01-2026

اختتام کی تاریخ/وقت: 03-02-2026 کو 15.00 بجے

بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے سرکردہ سینئر ڈی ایس ٹی ای/ جے اے ٹی ٹینڈر نوٹس نمبر 433_TELE_JAT_24_25_26 اختتام کی تاریخ/وقت: 03-02-2026 کو 15.00 بجے کے خلاف https://www.ireps.gov.in پر ای۔ٹینڈر طلب کرتے ہیں۔ [illegible]

این آئی ٹی ہیڈر

کانٹریکٹ ٹائپ	کام
کام کا نام	[illegible] (FTTH) [illegible] (Railnet) [illegible]

ٹینڈر اختتام تاریخ اور وقت	03-02-2026 15.00	ٹینڈر اپ لوڈ کرنے کی تاریخ اور وقت	12-01-2026 20.35
مشتہر قیمت (روپے)	39507063.37	آئی آر ای پی ایس کے مطابق بولی شروع کرنے کی تاریخ	20-01-2026
بیعانہ کی رقم	347500.00	مدت تکمیل کام	4 مہینے

135/26

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

گولڈن گلوبز ایوارڈز 2026: ہالی ووڈ اداکار مارک روفالو کا ٹرمپ پر حملہ، انہیں 'بدترین انسان' قرار دیا

نئی دہلی (ایم این این): معروف ہالی ووڈ اداکار مارک روفالو نے گولڈن گلوبز ایوارڈز کی ۸۳ ویں تقریب میں ریڈ کارپٹ انٹرویوز کے دوران امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ پر کھلی تنقید کی۔ انہوں نے ٹرمپ کو ''بدترین انسان'' قرار دیتے ہوئے ان کی قیادت اور پالیسیوں کو کڑی تنقید کا نشانہ بنایا۔ ایچ بی او کے سیریل ''ٹاسک'' میں اپنے کردار 'ٹام برانڈس' کے لیے 'بیسٹ میل ایکٹر ان اے ٹیلی ویژن سیریز'' کی کیٹگری میں نامزد ہونے والے روفالو اس ایونٹ کے بیورلی ہلٹن ہوٹل میں موجود تھے۔ اس موقع پر انہوں نے رینی نکول گڈ (NicoleRenée Good) کی یاد میں اپنے سوٹ پر ''بی گڈ'' (GoodBe) پن لگا رکھا تھا۔ واضح رہے کہ ۳۷ سالہ رینی نکول کو رواں ماہ کے آغاز میں منیسوٹا کے میڈیا پولس میں امریکی امیگریشن اینڈ کسٹمز انفورسمنٹ (آئی سی ای) کے ایک ایجنٹ نے گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ یہ پن مشہور شخصیات کی احتجاجی مہم کا حصہ ہے جس کا مقصد آئی سی ای افسران کے ذریعے طاقت کے جان لیوا استعمال اور امیگریشن نافذ کرنے کے طریقوں پر تشویش کو اجاگر کرنا ہے۔ تقریب کے دوران ریڈ کارپٹ پر یو ایس اے ٹوڈے (TodayUSA) سے بات کرتے ہوئے روفالو نے کہا کہ یہ پن ''رینی نکول گڈ کے لیے ہے، جنہیں قتل کیا گیا۔'' اس کے بعد، انہوں نے اپنی گفتگو کا رخ صدر ٹرمپ اور نائب صدر جے ڈی وینس کی طرف موڑ دیا۔ انہوں نے ٹرمپ پر بین الاقوامی قانون کو نظر انداز کرنے کا الزام لگایا اور کہا کہ صدر کے احکامات، اخلاقی گراوٹ کی عکاسی کرتے ہیں جو ان کے خیال میں ملک کے لیے خطرناک ہے۔ روفالو نے ٹرمپ کو ''سزا یافتہ مجرم'' اور ''بدترین انسان'' قرار دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ کی قیادت کے لیے ان کی ذاتی اخلاقیات پر بھروسہ کرنا سنگین خطرات کا باعث بن سکتا ہے۔ اداکار نے زور دیا کہ اگرچہ وہ اپنی نامزدگی پر فخر محسوس کر رہے ہیں، لیکن موجودہ سیاسی اور سماجی ماحول میں خاموش رہنا ان کے لیے مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب حالات ''نارمل نہیں رہے۔'' ہالی ووڈ اداکار کے تبصروں نے انٹرنیٹ پر فوری طور پر صارفین کی توجہ حاصل کر لی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح ہالی ووڈ کی کچھ شخصیات سیاسی مسائل کو اٹھانے کے لیے ان ہائی پروفائل پلیٹ فارمز کا استعمال کر رہی ہیں۔

ایران احتجاج: امریکہ نے اپنے شہریوں کو ایران چھوڑنے کی وارننگ جاری کی

نئی دہلی (ایم این این): ایران میں جاری احتجاج اور بڑھتی ہوئی کشیدگی کے باعث امریکہ نے اپنے شہریوں کو فوری طور پر ملک چھوڑنے کی ہدایت جاری کر دی ہے۔ ایران میں امریکی سفارت خانے کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ مظاہروں کی شدت میں اضافہ ہو رہا ہے، جو مزید تشدد کی صورت اختیار کر سکتے ہیں، جس کے نتیجے میں گرفتاریوں اور زخمی ہونے کے واقعات کا خدشہ ہے۔ امریکی حکام نے شہریوں کو مشورہ دیا ہے کہ اگر ممکن ہو تو زمینی راستوں کے ذریعے آرمینیا یا ترکی کے راستے ایران سے نکل جائیں۔ امریکی محکمہ خارجہ کی ویب سائٹ کے مطابق ایران میں سیکورٹی اقدامات سخت کر دیے گئے ہیں، کئی سڑکیں بند ہیں،

ایرانی کرنسی بری طرح کریش، ریال صفر ڈالر کے برابر ہو گیا

نئی دہلی (ایم این این): ایران میں مہنگائی اور معاشی مشکلات کے خلاف مظاہرے جاری ہیں، ایسے میں ایرانی ریال کی قدر بری طرح گر گئی ہے اور ریال تاریخی کم ترین سطح پر پہنچ گیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ایرانی ریال کی قدر صفر ڈالر کے برابر ہو گئی ہے جب کہ یورو کے مقابلے میں بھی ایرانی ریال کی قیمت صفر ہو گئی ہے۔ ایران اس وقت شدید معاشی بحران کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہوئی سیاسی بے چینی کا بھی سامنا کر رہا ہے۔ ایک بڑے دھچکے کے طور پر ایرانی کرنسی ریال نے یورپ میں عملی طور پر اپنی قدر گنوا دی ہے اور یورو کے مقابلے میں اس کی قیمت صفر ہو چکی ہے۔ قدر ختم ہونے کے باعث ایرانی ریال کو اب یورپی ممالک میں تبدیل (ایکسچینج) نہیں کیا جا سکتا، جس سے ایران عالمی مالیاتی نظام سے مزید الگ تھلگ ہو گیا ہے۔ ملک کے اندر صورتِ حال انتہائی خراب ہو چکی ہے، جہاں عام شہری بنیادی ضروریات پوری کرنے سے بھی قاصر نظر آتے ہیں۔ ۱۹۷۹ء کے ایرانی انقلاب کے وقت ڈالر کی تجارت تقریباً ۷۰ ریال تھی۔ چار دہائیوں سے زیادہ کے بعد اب شرح مبادلہ ۱.۴ ملین سے بھی زیادہ ہو چکا ہے، یعنی ریال اپنی قدر تقریباً ۲۰ ہزار گنا کم کر چکا ہے۔ اس سنگین معاشی انہدام نے پورے ایران میں وسیع پیمانے پر احتجاج کو جنم دیا ہے، جہاں مظاہرین اب کھلے عام نظام حکومت میں تبدیلی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ یہ احتجاج ۲۸ دسمبر کو شروع ہوئے، جن کی ابتدا تاجروں اور کاروباری افراد نے کی، جو تیزی سے کمزور ہوتی معیشت، بڑھتی ہوئی مہنگائی

اتر ریلوے

ای۔ نیلامی نوٹس

بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، مال بھاڑہ، اتر ریلوے فیروز پور کے ذریعہ نیچے دیے گئے کام کیلئے اہل اور رجسٹرڈ بولی دہندگان سے فیروز پور ڈویژن میں ای۔نیلامی طلب کی جاتی ہے۔

نیلامی لسٹ نمبر	نیلامی شروع ہونے کا وقت اور تاریخ	کام کا نام
EAFZR-SLR26-07	28-01-2026 کو 11.00 بجے	گاڑیوں میں پارسل سپیس کو لیز پر دینے کا ٹھیکہ (ٹرین نمبر / ایس ایل آر کمپارٹمنٹ): 12904/R1 & 12138/RZ

مفصل معلومات اور رجسٹریشن کیلئے برائے مہربانی ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر جائیں۔

144/2026

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اسرائیل: نیتن یاہو کو تمام الزامات سے بری کرنے کیلئے اتحاد کی قانون سازی

نئی دہلی (ایم این این): اسرائیلی میڈیا رپورٹس کے مطابق، ملک کی حکمران اتحادی جماعتوں نے مجوزہ قانون سازی متعارف کروائی ہے جس کے تحت بدعنوانی اور اعتماد شکنی کے فوجداری جرائم ختم کر دیے جائیں گے۔ یہ وہی الزامات ہیں جو وزیر اعظم نیتن یاہو کے جاری بدعنوانی کے مقدمے کی بنیاد ہیں۔ ہاریٹز اخبار کے مطابق، تجویز میں ان دونوں جرائم کو اسرائیل کے پینل کوڈ سے مکمل طور پر ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس اقدام سے نیتن یاہو کے خلاف ان کے تینوں فوجداری مقدمات میں کی گئیں تمام دفعات غیر موثر ہو جائیں گی۔ واضح رہے کہ نیتن یاہو پر اس وقت بدعنوانی اعتماد کے خلاف ورزی اور رشوت ستانی کے الزامات کے تحت مقدمہ چل رہا ہے۔ اگر ثابت ہو جائیں تو ان جرائم کی سزا قید ہو سکتی ہے۔ دریں اثناء پیر کی صبح، کارروائی شروع ہونے کے بعد نیتن یاہو ۹۶ ویں بار تل ابیب ضلع عدالت میں پیش ہوئے۔ بعد ازاں اسرائیل کی سرکاری نشریاتی ادارے ''کان'' کے مطابق، یہ بل دائیں بازو کی جماعتوں کے اراکین پارلیمنٹ نے پیش کیا ہے

The Urdu Daily
WATTAN
وطن
سرینگر

قصہ ایک بستی کا

حسین کی یادیں، خواجہ سراؤں کا مسکن و قبرستان اور دلچسپ تاریخ

تحریر...حارث بٹ

مغل بادشاہ شاہ جہاں نے جب دارالحکومت آگرہ سے دلی منتقل کیا تو اس نے دلی سے تقریباً 6 کلومیٹر اور لاہور سے تقریباً 9 کلومیٹر پہلے دو شہر بھی تعمیر کروائے۔ عین ممکن ہے کہ دونوں شہر پہلے بھی موجود ہوں مگر انھیں اہمیت شاہ جہاں نے ہی دی۔ دونوں شہر "شاہ درہ" کہلائے۔

شاہ مطلب بادشاہ اور درہ مطلب دروازہ۔ وجہ دونوں شہروں کے بسانے کی یہ تھی کہ بادشاہ سلامت جب بھی کسی لمبے سفر سے دلی یا لاہور آتے تو پہلے شاہ درہ میں کچھ دیر قیام کرتے۔ نہاتے دھوتے، تھکن اتارتے اور پھر لاہور یا دلی میں داخل ہوتے۔ ایک اور روایت بھی ہے کہ یہ شہر شاہ جہاں نہیں بلکہ صوفی شہزادے دارالشکوہ کی مرہونِ منت ہیں۔

اس لیے ان کا اصل نام شاہ دارا ہے۔ اب یہ شاہ درہ ہے یا شاہ دارا، یہ جو بھی ہے کم از کم شاہدرہ نہیں ہے۔ زیادہ تر تاریخ داں شاہ درہ پر متفق ہیں، اس لیے اس تحریر میں ہم شاہ درہ ہی لکھیں گے۔

تو شاہ درہ میں کیا ہے؟ جہانگیر، ملکہ نور جہاں، آصف خان، سرائے عالمگیری۔۔۔ یہ سب تو ہے ہی مگر یہاں شاہ حسین کی بیٹھک بھی ہے جس کے سامنے کی طرف مادھو لال کا گھر تھا۔ وہ مادھو لال جس کے لیے شاہ حسین اپنی لاہور والی بیٹھک چھوڑ کر شاہ درہ میں بیٹھک کرنے لگے تھے۔ شاہ درہ میں ایک محلہ ترلوک شاہ بھی ہے۔

وہ محلہ جو کبھی ترلوک شاہ چند کا تھا اور آج بھی اسی کے نام سے منسوب ہے مگر اس کے ساتھیوں نے اس سے وفا نہیں کی۔ وہ ترلوک شاہ چند جس کے گھر کو لوٹ کر آگ بھی لگا دی گئی۔ شاہ درہ میں چند مندر بھی ہیں، جن کے اوپر بس ایک مینار سا بچا ہے۔

مندروں کے چاروں اطراف عام طور پر مورتیاں ہوتی ہیں۔ اس بڑے مینار پر بھی مورتیاں بنی تھیں جنھیں توڑ دیا گیا ہے۔ مینار کے چاروں طرف کنول کے پھول کی پتیاں بنی ہیں۔ کنول کے پھول کو ہندو مذہب میں ویسے بھی بڑی اہمیت حاصل ہے۔ آپ احباب نے اکثر اسکرین پر ہندو دیویوں کو کنول کے پھول پر بیٹھا دیکھا ہوگا۔

شاہ درہ میں ایک بڑا سا پری محل بھی ہے جو تقریباً اتنا ہی پرانا ہے جتنا کہ پاکستان۔ یہ واقعی پری محل لگتا بھی ہے۔ انتہائی خوب صورت، راجستھان کے کسی راجا کے محل کے جیسا۔ ہم اسے اندر سے نہ دیکھ سکے۔ اسے اندر سے چار سے پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ پری محل اب جس کی ملکیت ہے وہ خاندان دبئی میں مقیم ہے۔

پری محل کے مختلف حصوں کو کرائے پر چڑھا دیا گیا ہے۔ پری محل کے قریب ہی ایک کالا محل بھی ہے، جسے کالا مندر بھی کہا جاتا تھا۔ مقامی افراد کے مطابق پری محل کی ضد پر ہی کالا محل بنایا گیا تھا، مگر تقسیم کے بعد کالا محل کے مکین اس کی حفاظت نہ کر سکے اور بالآخر یہ ڈھے گیا۔ کھڑکیاں اور ملبہ جس کا جی چاہا اٹھا کر لے گیا۔ اب یہاں صرف ایک دروازہ بچا ہے اور ایک دیوار۔ دیکھتے ہیں وہ دروازہ اب کس کے حصے میں آتا ہے۔

شاہ درہ میں خواجہ سراؤں کا تکیہ بھی ہے۔ جہانگیر دلی سے اپنے ساتھ چند خواجہ سرا لاہور لایا تو اس نے انھیں اسی علاقے میں آباد کیا جسے آج سرکاری طور پر بھی "خسروں کا تکیہ" لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ یہیں خواجہ سراؤں کا ایک قبرستان بھی ہے، جس کی عجیب بات یہ ہے کہ یہاں اہلِ محلہ اور خواجہ سرا دونوں دفن ہیں۔ خواجہ سراؤں کے موجودہ گھر کے ساتھ ہی ایک بڑی سی مسجد بھی ہے۔

شاہ درہ کے قریبی "قصبے" لاہور میں ایک شجاعت بھی تو رہتا ہے جو خواہ مخواہ لوگوں کو خوش کرتا رہتا ہے۔ شجاعت وہ واحد شخص ہے جو ہر تصویر میں اپنے بڑے بڑے دانت نکالنا اپنا فرض سمجھتا ہے، اور میرا اس بندے کے دانت توڑنے کو ذرہ دل نہیں کرتا۔ ورنہ عام طور پر میرے سامنے جو بھی بندہ دندیاں نکالے، میرا دل کرتا ہے کہ قریب پڑی اینٹ سے اس کی دندیاں چن دوں۔

میں مادھو کی طرح خوش قسمت تو نہ تھا کہ کسی حسین کی نظر مجھ پر پڑتی، نہ ہی اتنا خوب صورت کہ کوئی حسین میرے واسطے ساری دنیا سے لڑ جائے مگر پھر بھی کوئی خاص بات تو تھی مجھ میں کہ میں جون کی تپتے دنوں میں اپنے سب کام چھوڑ کر شاہ دارا کی جانب محوِ سفر تھا۔

اور میں اکیلا تو نہ تھا، میرے ساتھ ایک سر پھرا، پکا اور سچا لاہوری بھی تو تھا کہ جس نے سارا دن مجھے ایسی آوارگی کروائی کہ اس کا نشہ شاید ہی آنے والے دنوں میں اتر سکے۔

میں مادھو نہیں تھا مگر شاید مادھو سے زیادہ خوش قسمت تھا کہ شاہ حسین کی نگاہ مادھو پر پڑی تھی جب کہ میری نگاہوں میں شاہ حسین تھا۔ شاہ حسین سے میرا پہلا تعارف اُن ہی کی سب سے مشہور کافی کی وجہ سے ہوا تھا۔

بہت بچپن میں جب پی ٹی وی کے کسی پروگرام میں ایک گائیک کو "مائیں نی میں کنوں آکھاں، درد وچھوڑے دا ایہہ حال نیں" گاتے سنا۔ نہ تو مجھے گائیک کا نام پتہ تھا اور نہ اس وقت شاعری کی سمجھ تھی مگر اتنی تو سمجھ تھی کہ یہ الفاظ عام نہیں تھے۔ جب الفاظ عام نہ ہوں تو ان الفاظ کو کہنے والا، ان الفاظ کو لکھنے والا عام کیسے ہو سکتا ہے۔ میں اپنے بچپن میں ایک لمبے عرصے تک اسی ایک کافی کے سحر میں رہا تھا۔

شاہ حسین پکے لاہوری تھے، مگر لاہور کو چھوڑ کر، راوی پار ایک علاقے میں بیٹھک کرتے۔ اس زمانے میں راوی آج کے راوی جیسا تو نہ تھا جس کے پانی بہت پیچھے کسی دیش میں روک لیے گئے تھے۔ اس زمانے میں راوی کا پاٹ بہت چوڑا تھا۔

شاہ حسین لاہوری تھے 1539 میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مسجد میں قرآن، حدیث اور فقہ کی حاصل کی۔ سرخ لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔ شراب پیتے اور بھرے بازار میں رقص کرتے تھے۔

لاہوری ہونے کے باوجود راوی پار کرتے اور بیٹھک لگاتے۔ نہ جانے ان دنوں اس علاقے کو کیا کہا جاتا ہوگا کیوں کہ ابھی صوفی شہزادے مغل سلطنت کے وارث دارالشکوہ کا زمانہ نہ آیا تھا جس نے شاہ دارا شہر کو اپنا نام دیا تھا، جو اب بگڑتے بگڑتے شاہدرہ بن چکا ہے۔

شاہ حسین کا زمانہ دارالشکوہ سے پہلے کا ہے۔ معلوم نہیں کہ شاہ حسین نے خواب میں یا ویسے ہی لاہور میں کہیں ایک ہندو لڑکے مادھو لال کو دیکھا اور اس کے گھر کے سامنے شاہ دارا میں اپنی بیٹھک بنالی یا پھر شاہ حسین کی بیٹھک کے سامنے اس ہندو لڑکے مادھو لال کا گھر تھا۔

معاملہ جو بھی تھا مگر حقیقت یہ ہے کہ مادھو لال نے شاہ حسین کے دل میں ایسا گھر کیا کہ شاہ حسین، شاہ حسین سے مادھو لال شاہ حسین ہوگئے اور مادھو لال شاہ حسین کی وفات کے بعد ان کا باقاعدہ پہلا خلیفہ قرار پایا۔

مادھو لال شاہ حسین کی بیٹھک شاہ درہ میں محلہ ترلوک شاہ کے قریب ہی ہے۔ پورے علاقے کہ زیادہ تر مکان آج بھی تقسیم سے پہلے کے ہیں۔ بیٹھک کو اندرونی اور بیرونی طور پر دو رنگوں سے رنگا گیا ہے، سرخ اور پیلا۔ سرخ رنگ شاہ حسین کا ہے جب کہ پیلا رنگ مادھو لال کا ہے۔

شاہ دارا کے لوگ کہتے ہیں کہ شاہ حسین کی بیٹھک کے بالکل سامنے مادھو لال کا گھر تھا۔ آج بیٹھک کے سامنے ایک جدید طرز کا بنا ہوا گھر ہے۔ بیٹھک کے سامنے کی جانب صرف ایک ہی پرانا گھر بچا ہے جو آج بھی قدیم طرز پر ہے۔ پرانا دروازہ اور دروازے کی ساتھ دیوار میں بنے طاقچے جہاں دیا جلا کر رات کے وقت روشنی کی جاتی تھی۔

افسوس در افسوس کہ مادھو لال کے گھر کا آج کوئی نشان نہیں۔ وہ مادھو جس نے شاہ حسین کو مادھو لال شاہ حسین بنایا۔ وہ شاہ حسین جنھوں نے مادھو لال کو اپنے دل میں جگہ دی۔ یہاں تک کہ مادھو لال، شاہ حسین کی وفات کے بعد ان ہی کے ساتھ دفن بھی ہوئے اور ان کے پہلے خلیفہ بھی بنے، اس مادھو لال کے ٹھکانے کی کسی نے کوئی پروا نہیں کی، اسے کسی نے نہیں سنبھالا۔

شاہ دارا کی اس بیٹھک میں جو شاہ حسین سے منسوب ہے، ایک مردہ ہو چکا درخت ہے اور کسی اژدہے کی مانند دیوار سے لپٹا ہوا ہے۔ اس درخت پر بھی لال اور پیلا رنگ کر دیا گیا ہے۔ نہ جانے یہ کب سے یہاں سوکھا پڑا ہے۔ شاید شاہ حسین کے وقت سے یہ وہیں ہے۔ مہاراجا رنجیت سنگھ کے وقت سے اس کی رانی موراں کے زیرِ اہتمام اس کے مزار پر بسنت کے دن میلہ لگتا تھا۔

اس میلے پر مہاراجا رنجیت سنگھ کے سب درباری بسنتی لباس پہنے گھوڑوں، ہاتھیوں پر سوار ہو کر یہاں آتے، نذرانے پیش کرتے اور جی بھر کے عیاشی کرتے۔ یہ وہی لاہور کی سب سے حسین طوائف موراں تھی جو رنجیت سنگھ کے حرم میں آئی، جس کے نام اور شکل کا سکہ لاہور ٹکسال میں ڈھلا اور جس نے پاپڑ منڈی میں ایک مسجد تعمیر کروائی جو کنجری کی مسجد کہلاتی تھی۔ لاہور پر جب پھر سے اسلام کا غلبہ ہوا تو اس مسجد کو مائی موراں کی مسجد کہا جانے لگا۔

1947 میں برصغیر پاک و ہند کی تقسیم صرف زمین کی تقسیم نہیں تھی بلکہ یہ انسانی رویوں، رشتوں اور دوستیوں کی بھی تقسیم تھی۔ اگست 47 میں صرف ہندو اور مسلمان ہی آزاد نہیں ہوئے تھے بلکہ ان کے اندر کا جانور بھی آزاد ہو گیا تھا۔ وہ جانور جو علاقے کی جھوٹی محبتوں میں قید تھا، وہ بھی چودہ اگست کو آزاد ہو گیا۔

ہمارا المیہ بس یہ ہے کہ ہم یک طرفہ بات کہتے اور مانتے ہیں۔ لاشوں بھری ریل کے قصے سب سناتے ہیں۔ ہماری عورتوں کی عزت کس طرح لوٹی گئی، کیسے ان عورتوں نے اپنی عصمت کو بچانے کے لیے کنوؤں میں چھلانگ لگا دی، ایسے قصے سب مرچ مسالا لگا کر سناتے بھی ہیں اور ڈراموں میں دکھاتے بھی ہیں، مگر پاکستان سے ہندوستان جانے والے قافلوں کے قصے کوئی نہیں سناتا۔ کہیں پوری ریل کو ہی لوٹ لیا گیا تو کہیں پیدل قافلوں کو نشانہ بنایا گیا۔ مردوں کو قتل کر دیا گیا اور پھر اپنی اپنی پسند کی عورتوں کو تقسیم کر لیا گیا۔ ایک تقسیم جناح اور نہرو نے کی تھی، ایک تقسیم لکیر کے دونوں طرف عام عوام کر رہے تھے۔

جب دونوں اطراف فسادات ختم ہو چکے تو دونوں جانب کی حکومتوں نے عورتوں کو واپس کرنے کا فیصلہ کیا۔ چند ایک خواتین ہی ہندوستان سے پاکستان اور پاکستان سے ہندوستان واپس جانے پر راضی ہوئیں، جو بعد میں اپنے گھروں کو آئیں، انھیں گھر والوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

میری بات کا یقین نہ آئے تو اپنے بزرگوں سے پوچھ لیں کہ کس کس بڑے میاں نے اپنے گھر سکھنی رکھی ہوئی تھی اور سکھوں کی جانب بھی یہی عالم تھا۔ وہاں مسلمان عورتیں مرتے دم تک رہیں۔ سکھوں کے بچے پیدا کیے اور پھر ان ہی کے گھر مر گئیں۔

یہی صورت حال دوسری جانب بھی تھی۔ دوسری طرف ظلم کے جو پہاڑ توڑے گئے وہ سب ہمیں تقریباً زبانی یاد ہیں۔ لاشوں سے بھری ٹرین کے قصے ہم سب نے سنے بھی ہیں اور مختلف ڈراموں میں دیکھے بھی ہیں۔

اگر آپ سچ کو جھٹلانا چاہتے ہیں تو بھلے جھٹلا دیں مگر شاہ عالمی کی آگ کو آپ کیوں کر جھٹلا سکتے ہیں۔ وہ آگ جس سے بننے والی راکھ نے تارڑ صاحب کا ناول "راکھ" جنم دیا۔ تارڑ صاحب نے ایک انٹرویو میں خود بتایا تھا کہ شاہ عالمی میں لگی آگ اس قدر وسیع اور شدید تھی کہ رات کے وقت ہم سب جب چھت پر سوتے تھے تو مون سون کی اوس سے بچنے کے لیے ہماری ماں ہمیں سفید کھیس اوڑھا دیتی تھی۔ صبح جب ہم اٹھتے تو ہمارے سفید کھیس پر شاہ عالمی میں لگی آگ کی راکھ ہوتی تھی۔ تارڑ صاحب مزید کہتے ہیں کہ بہت پہلے جب میرے ذہن میں ابھی ناول کا پلاٹ بھی نہیں تھا، میں یہ طے کر چکا تھا کہ اگر میں نے کبھی تقسیم کے موضوع پر کچھ لکھا تو اس کا نام راکھ ہی ہوگا۔

شاہ درہ کا محلہ ترلوک شاہ شاید وہاں کا سب سے قدیم محلہ ہے۔ بہت سے پرانے بوسیدہ مکان گر چکے ہیں، جن کو تقسیم کے بعد مفت یہ مکان ملے تھے، ان میں سے زیادہ تر نے ان مکانوں کی قدر نہیں کی یا پھر ان کی جیب نے اجازت نہیں دی یا پھر ان مکینوں کے پاس مکانوں کے پکے کاغذ نہ تھے۔ سن 47 میں یہی ہوا ہوگا کہ جس کو جو مکان خالی ملا، اس پر قبضہ کر لیا یا پھر جس میں جتنی طاقت تھی، اسی کے زور پر مکان یا مکانوں پر قبضہ کر لیا۔

محلہ ترلوک شاہ پر لوگوں کی ابھی اس طرح سے نظر نہیں پڑی، جس کی وجہ سے ابھی تک یہ محلہ اپنے اصل نام کے ساتھ قائم ہے۔ ورنہ کب کا مدنی نگر یا پھر غوث پورہ ہو چکا ہوتا۔ محلہ ترلوک شاہ ایک ہندو تاجر ترلوک شاہ چند سے منسوب ہے، جو اتنا مال دار اور طاقت ور تھا کہ پورا محلہ اسی کا تھا۔ سب مکان اسی کے تھے۔

یہاں تک کہ ترلوک شاہ لوگوں کے دلوں پر بھی راج کرتا تھا۔ یاروں کا یار تھا۔ ترلوک شاہ کی ماں بھی ترلوک شاہ کے سب یاروں پر صدقے واری جاتی تھیں مگر جب تقسیم ہوئی تو لوگوں کے دل بھی تقسیم ہو گئے۔ شاہ دارا اور لاہور پاکستان میں شامل ہو چکا تھا۔ شروع شروع میں سب اچھا رہا مگر پھر ایسی لوٹ مار مچی کہ ترلوک شاہ سمیت شاید ہی کوئی بڑا گھرانا اس سے بچا ہو۔

ترلوک شاہ چند کی ماں کو دکھ صرف اور صرف اس بات کا تھا کہ ترلوک شاہ کو اس کے اپنوں نے لوٹا تھا۔ وہ اپنے جن کا دھرم چاہے مختلف تھا مگر زمین تو ایک ہی تھی مگر مذہب کی جنگ میں رشتے ناطے، علاقائی محبتیں سب بہت پیچھے رہ جاتی ہیں۔

اس قدیم محلے پر آج کوئی تختی نہیں، کوئی یادگار نصب نہیں۔ محلہ ترلوک شاہ، شاہ دارا میں شاہ حسین کی بیٹھک کے قریب ہی ہے۔ آپ بہ آسانی کسی سے بھی پوچھ کر جا سکتے ہیں۔ ہر ایک کو ترلوک شاہ کے گھر کا پتا ہے۔ کوئی بھی مقامی آپ کی گھر تک کی راہ نمائی کر سکتا ہے۔

"خسروں کا تکیہ" اور باجی شازیہ

اگر ہم میں سے کسی کے جسم کا کوئی ایک حصہ کام نہ کرے یا پھر وہ سرے سے ہو ہی نہ تو اسے معذور یا پھر بیمار تصور کیا جاتا ہے۔ اگر کسی شخص کا پیدائشی طور پر ایک گردہ نہ ہو تو یہ اس کا عیب قطعاً تصور نہیں ہوگا۔ اگر کسی کی ایک آنکھ نہ ہو یا بالفرض دونوں آنکھیں نہ ہوں تو وہ معذور تصور ہوگا۔ آپ کی آنکھیں، ناک، کان، دل، گردے وغیرہ یہ سب آپ کے جسم کے کچھ حصے ہیں۔ دل آپ کے جسم کا اہم حصہ ضرور ہے مگر وہ مکمل جسم نہیں ہے۔ اسی طرح دماغ، گردے، آنکھیں، ناک سب انسانی جسم کا حصہ ہی تو ہیں، صرف ایک آرگن ہی تو ہیں۔

آرگن سے زیادہ آپ اپنے گردوں، پھیپھڑوں، جگر کو اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح آپ کے جسم کے پرائیویٹ پارٹس صرف ایک آرگن ہی تو ہیں۔ ان کی حیثیت صرف دل، گردوں اور باقی آرگنز کی طرح ہی ہے، مگر نہ جانے کیوں ہمارا پورا معاشرہ سب اعضا کو چھوڑ کر صرف ایک ہی کے پیچھے پڑ جاتا ہے۔

اگر کسی کا جگر خراب ہو جائے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں اس کے سوچنے سمجھنے، پڑھنے لکھنے یا معاشرے میں آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کی صلاحیت کم ہو گئی ہے۔ جگر کا آپ کے دماغ یا دوسری معاشرتی سرگرمیوں سے بھلا کیا تعلق۔ اسی طرح اگر کسی شخص کے پرائیویٹ پارٹ میں کسی قسم کی کوئی کمی رہ جائے تو اس کا اس کی دماغی صلاحیتوں سے کوئی تعلق نہیں۔ ہماری سوچ نہ جانے کیوں بس پرائیویٹ پارٹس سے شروع ہو کر پرائیویٹ پارٹس پر ہی ختم ہو جاتی ہے۔ مرد و زن دونوں ہی کی سوچ بس اسی نکتے کے گرد نہ جانے کیوں گردش کرتی رہتی ہے؟

شاہ دارا میں ایک جگہ خواجہ سراؤں کا تکیہ ہے، جسے باقاعدہ سرکاری طور پر "تکیہ کھسرے والا" لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ میں نے خواجہ سراؤں کو اگر قابلِ عزت اور خوش جانا ہے تو یقین مانیں صرف اسی علاقے میں جانا ہے۔ آس پاس کے لوگ ان سے انتہائی عقیدت سے ملتے اور باعزت جانتے ہیں۔ ہم اپنے ایک مقامی ساتھی کی مدد سے وہاں پہنچے تو گلی میں کھڑے ایک آدمی سے خواجہ سراؤں کے تکیے کے بارے استفسار کیا۔

معلوم ہوا کہ ہمارے پیچھے ہی جو نیا نیا پلستر شدہ گھر ہے یہ انہی کا ہے جن کے بڑوں کو بادشاہ جہانگیر اپنے ساتھ دلی سے لاہور لایا تھا اور انھیں یہاں نہ صرف آباد کیا بلکہ یہ پورا علاقہ بھی انھیں دان کر دیا۔ شنید ہے کہ خواجہ سراؤں کی حرم میں بہت ضرورت ہوتی تھی۔ ملکہ، شہزادیوں کی دیکھ بھال یہی خواجہ سرا کیا کرتے تھے۔ جہانگیر شاید اسی واسطے اپنے ساتھ تربیت یافتہ خواجہ سرا بھی لایا تھا کہ وہ مقامی خواجہ سراؤں کو بھی تربیت دیں گے کہ حرم میں کس طرح سے احکامات بجا لانے ہیں۔

خواجہ سراؤں کے گھر کے سامنے کھڑے ہو کر میں کچھ ڈر سا گیا۔ نہ جانے یہ ڈر تھا یا جھجک، جو بھی تھا مگر میرا ارادہ تھا کہ یہاں گھر کے سامنے ایک تصویر لی جائے اور چلتا بنا جائے۔ یہاں بھی میرا وہی لاہوری رفیق شجاعت کام آیا۔ اس نے دروازے پر دستک دی۔ ایک چیلا باہر نکلا۔ شجاعت نے ہی اس چیلے سے رسمی سی بات کی اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔ ہمیں دروازے پر کھڑا دیکھ کر پاس کے ایک دکان دار نے ہمیں بلا لیا۔ دکان دار پورے کا پورا پہلوان تھا۔ میرا دل چاہ رہا تھا کہ یہاں سے بھاگ جاؤں مگر شجاعت کسی تجربہ کار خانم کی طرح آگے بڑھا اور اس پہلوان نما دکان دار سے ایسے سلجھے ہوئے طریقے سے بات کی کہ دکان دار نے اپنے بچے کو آواز دے کر کہا، "جا و کیھ امی کار ہیں؟" (جاؤ دیکھو امی گھر پر ہیں؟) معلوم ہوا کہ اہلِ محلہ کے تمام چھوٹے موجودہ گرو کو امی جب کہ تمام بڑے بزرگ انھیں باجی کہتے ہیں۔ اس گرو کا نام باجی شازیہ تھا۔

باجی شازیہ ایک زنانہ خواجہ سرا تھی، جس نے بوائے کٹ کروانے کے ساتھ ساتھ سر پر سفید دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا۔ میری پشت چوں کہ خواجہ سراؤں کے گھر کی طرف تھی، اس لیے میں انھیں آتے ہوئے نہ دیکھ سکا۔ باجی شازیہ میرے پیچھے ہی کھڑی تھیں کہ اسی پہلوان نما دکان دار نے کہا کہ باجی شازیہ اب حاجن ہو گئی ہیں، کچھ دن پہلے ہی عمرہ سے واپس آئی ہیں۔

میں لاشعوری طور پر ان کے احترام میں کھڑا ہو گیا اور انھیں اپنی کرسی دے دی، کیوں کہ وہاں کوئی دوسری کرسی نہ تھی۔ میں باجی شازیہ کے پاس ہی تھڑے پر بیٹھ گیا۔ میں نے ان سے کوئی روایتی سوال نہیں پوچھا، مبادا وہ خواہ مخواہ تنگ نہ ہوں۔ گھر کا سارا انتظام آج کل باجی شازیہ کے ہاتھ میں ہی ہے۔ سارا محلہ باجی شازیہ کی عزت کرتا ہے جب کہ نوجوانوں اور چیلوں کا ہلکا پھلکا مذاق چلتا رہتا ہے۔

موت فطری اور حقیقت ہے۔ جہانگیر نے جب یہ تکیہ آباد کروایا تو خواجہ سراؤں نے اپنے لیے یہاں ایک قبرستان بھی آباد کیا، جہاں اب خواجہ سرا سمیت سارا محلہ اپنے مردے دفن کرتا ہے۔ اسی پہلوان نما دکان دار نے بتایا کہ پچھلے دو گرو اس نے خود اپنے ہاتھوں سے غسل دے کر اسی قبرستان میں دفنائے ہیں۔

آج قبرستان میں اہلِ محلہ اور خواجہ سرا، سب ایک ساتھ دفن ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ خواجہ سرا اپنی قبروں کی کوئی نشانی نہیں بناتے، کوئی کتبہ نہیں لگاتے مبادا مجھ جیسے خواہ مخواہ کے آوارہ لوگ ان کی قبریں دیکھنے کو نکل پڑیں۔

جاتے جاتے اگر ایک باؤلی کے بارے بات ہو جائے تو ہرج ہی کیا ہے۔ آپ شیخوپورہ کے نواحی علاقے جنڈیالہ شیر خان میں وارث شاہ کے مزار کے صدر دروازے سے جھانکیں تو اس کی چار دیواری کے پار آپ کو شیر شاہ سوری کی تعمیر کردہ باؤلی کی عمارت نظر آنے لگے گی۔ شیر شاہ سوری جس نے پشاور سے کلکتہ تک جرنیلی سڑک کو بنیادی طور پر پختہ کروایا تھا۔

یہ اسی سڑک پر تعمیر کی گئی جہاں ہزاروں برس بیشتر ہندوستان کے راجاؤں نے ایک شاہراہ تعمیر کی تھی مگر اس سڑک پر سہولیات، مسافروں اور پیغام بروں کے لیے محفوظ پناہ گاہیں اور سرائے، یہ سب ایک پٹھان نے ہی تعمیر کروایا تھا۔ باؤلی کیا ہے، ایسا کنواں جس کے پانی تک پہنچنے کے لیے کوئی راستہ یا سیڑھیاں بنائی جاتی تھیں، باؤلی کہلاتا تھا۔

ویسے تو شیر شاہ سوری نے بہت سی باؤلیاں تعمیر کروائی تھیں مگر تاریخ کہتی ہے جنڈیالہ شیر خان کی باؤلی تب بھی باؤلیوں میں اپنی مثال آپ تھی اور آج بھی ہے۔ جنڈیالہ شیر خان کا یہ علاقہ مغل بادشاہ اکبر کی مرہونِ منت تھا۔ شیر خان جو اکبر کی فوج میں ایک جنرل تھا، اکبر نے یقیناً اس کے کسی کام سے خوش ہو کر اسے ایک وسیع علاقہ عنایت کیا جسے اس جنرل شیر خان نے آباد کروایا۔ یہی علاقہ آج جنڈیالہ شیر خان کہلاتا ہے۔

جنڈیالہ اس لیے کہ یہاں جنڈ کے بہت قدیم شجر تھے۔ آپ اس باؤلی کے احاطے میں داخل ہوں تو آپ کا استقبال ایک چھوٹی سنگِ مرمر کی تختی کرتی ہے۔ ہم نے تو جب بھی سنا، باؤلی شیر شاہ سوری ہی سنا مگر تختی کی عبارت کچھ یوں ہے "باؤلی جنڈیالہ شیر خان، مغلیہ فنِ تعمیر کا شاہ کار"۔ ہمارے بہت سے چوک، علاقے پہلے غیر مسلم تھے جنھیں ہم نے تقسیم کے بعد زبردستی مسلمان کیا، یہاں تک کہ دریائے کشن گنگا کو بھی دریائے نیلم کر دیا، مگر نہ جانے کیوں باؤلی شیر شاہ سوری کو خواہ مخواہ مغلوں کے کھاتے میں ڈال دیا گیا۔

بلاشبہ برصغیر پاک و ہند کی زیادہ تر تاریخ عمارات مغلوں نے ہی بنوائیں مگر اب ایسا بھی کیا کہ ہر شاہ کار کو مغلوں کے کھاتے میں ڈال دیا جائے۔ ماضی قریب میں اس باؤلی کے بڑے گنبد تلے ایک تالاب ہوا کرتا تھا اور وہ بچے جو سوکھے کی بیماری کا شکار ہو کر مرنے والے ہوتے تھے انھیں اس تالاب کے پانیوں میں نہلایا جاتا تھا تو وہ صحت مند ہو جاتے تھے۔ اب تالاب خشک ہو چکا ہے لیکن اس باؤلی کے باہر جنڈ کے ایک شجر کے سائے میں ایک ہینڈ پمپ ہے اس کے پانیوں میں بھی یہی تاثیر ہے، کیوں کہ بنیادی طور پر پانی تو اسی زمین کا ہے۔

باؤلی میں اگرچہ اب پانی نہیں مگر پھر بھی ٹھنڈک تھی۔ یہاں نیچے موسم بہت بہتر تھا۔ باؤلی کے باہر چلنے والی لُو جب باؤلی کے اندر آتی تھی تو ٹھنڈی ہو جاتی تھی مگر یہاں بھی اصل مسئلہ صفائی ہی ہے۔ باؤلی کے کنویں تک جاتے ہوئے جو جگہ سب سے ٹھنڈی اور صاف ہونی چاہیے تھی وہ اتنی ہی گندی اور بدبودار ہے۔

سوال یہ ہے کہ یہاں گند آتا کہاں سے ہے؟ کیا کوئی ملک دشمن عناصر ہیں جو یہاں کوڑا کرکٹ پھینک کر چلے جاتے ہیں یا پھر کوئی غیبی قوتیں یہ کام کرتی ہیں؟ یقیناً یہاں کوڑا کرکٹ ان نام نہاد سیاحوں کا ہی پھیلایا ہوا ہے جو سیاحت کا لبادہ اوڑھ کر یہاں آ کر وال چاکنگ کرتے ہیں اور اپنے ساتھ لائے ہوئے چپس اور جوسز کے خالی پیکٹ یہاں پھینک کر چلے جاتے ہیں۔

پیارے اور بہت ہی پیارے دوستو! اپنے محبوب کا نام ان تاریخی عمارات پر لکھ دینے سے محبوب آپ کو مل نہیں جائے گا مگر عوام الناس کی جانب سے ملامتیں ضرور وصول کرے گا۔ ایسے ایسے پروجیکٹ بار بار نہیں بنتے۔ اپنے ورثے اور تاریخی عمارات کی حفاظت کرنا سیکھیں۔

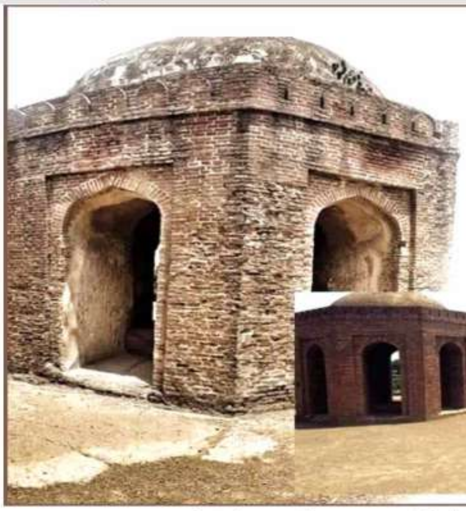

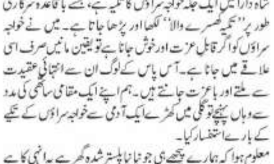

فیس بک پر ایمازون کے جنگلات کی زمین کی
غیر قانونی خرید و فروخت کا انکشاف

جوئے فیلٹ اور شارلٹ میمٹ
(بی بی سی)

بی بی سی کو معلوم ہوا ہے کہ برازیل میں ایمازون کے جنگلات کے کچھ حصوں کو فیس بک پر غیر قانونی طور پر فروخت کیا جا رہا ہے۔ برازیل میں جن علاقوں کو تحفظ حاصل ہے ان میں اس کے قومی جنگلات اور وہ زمین شامل ہے جسے یہاں کے قدیمی باشندوں کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ فیس بک پر شائع ہونے والے اشتہاروں میں زمین کے جن ٹکڑوں یا پلاٹوں کو برائے فروخت بتایا جا رہا ہے ان میں سے کچھ پلاٹ فٹبال کے ایک ہزار میدانوں سے بھی بڑے ہیں۔ اس حوالے سے فیس بک کا کہنا ہے کہ وہ 'مقامی حکام کے ساتھ مل کر کام کرنے کو تیار ہے' لیکن فیس بک خود سے اس کاروبار کو روکنے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھائے گا۔ امریکی ریاست کیلیفورنیا میں قائم ٹیکنالوجی کی دنیا کی اس بڑی کمپنی کے مطابق 'ہماری کاروباری سائٹ (کسی چیز کے) خریداروں اور فروخت کنندگان سے تقاضہ کرتی ہے کہ وہ قوانین اور ضوابط پر عمل کریں۔'

ایمازون کے جن جنگلات کو دنیا کے پھیپھڑے کہا جاتا ہے، انھیں تباہ کیا جا رہا ہے۔ تاہم ایمازون کی قدیمی آبادیوں میں سے ایک برادری کے نمائندے نے فیس بک سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس حوالے سے مزید اقدامات کرے۔ دوسری جانب اشتہاری کمپنیوں کا دعویٰ ہے کہ برازیل کی حکومت فیس بک پر پلاٹوں کے خرید وفروخت کو روکنے پر رضامند نہیں ہے۔ قدرتی ماحول کے بچاؤ کے لیے کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیم، کنٹڈے کی سربراہ ایوانیڈے بنڈیرہ کا کہنا ہے کہ ان زمینوں پر قبضہ کرنے والے لوگ خود کو اتنا طاقتور سمجھتے ہیں کہ وہ فیس بک پر زمین کے غیر قانونی سودے کرتے ہوئے بھی شرمندہ نہیں ہو رہے ہیں۔'

کوئی سرٹیفکیٹ نہیں

فیس بک پر ان پلاٹوں کی غیر قانونی خرید وفرخت کے بارے میں جاننا اتنا آسان ہے کہ کوئی بھی شخص فیس بک کی مارکیٹ پلیس پر جا کر اگر پرتگالی زبان میں 'جنگل' قدیم مقامی جنگل' یا 'عمارتی لکڑی' کے الفاظ ٹائپ کرے اور ایمازون کی جنگلات میں کسی جگہ کا انتخاب کرے، تو وہ مذکورہ پلاٹ تلاش کر سکتا ہے۔ مارکیٹ پلیس پر موجود کچھ اشتہاروں میں پلاٹوں کی سیارے سے لی گئی تصاویر اور جی پی ایس پر ان پلاٹوں کا محل وقوع بھی دیا ہوا ہے۔ یہ پلاٹ فروخت کرنے والے اکثر لوگ سرعام تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے پاس اس زمین کا کوئی ٹائٹل یا دستاویز نہیں ہے اور وہ اس زمین کی ملکیت کی جو واحد دستاویز پیش کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ برازیل کے قانون کے مطابق مذکورہ زمین ان کی ہے۔ جنگلات کی اس غیر قانونی خرید وفرخت کے پیچھے برازیل کی مویشی پالنے کی صنعت کارفرما ہے۔

'کوئی خطرہ نہیں'

برازیل میں جس رفتار پر آج کل جنگلات کی کٹائی کی جا رہی ہے وہ گذشتہ دس برس کی سب سے زیادہ شرح ہے، اور فیس بک کی مارکیٹ سائٹ وہ جگہ ہے جس کا فائدہ فیبر یکیو گیورماری جیسے افراد اٹھا رہے ہیں (ان سرگرمیوں کو ایک خفیہ کیمرے کی مدد سے فلمبند کیا گیا ہے)۔ وہ مرطوب جنگلات کے ایک ٹکڑے کو جلا کر راکھ کر چکے ہیں۔ اسی زمین پر چلتے ہوئے فیبر یکیو گیورماری کا کہنا تھا کہ 'یہاں کسی حکومتی اہلکار کے معائنے پر آنے کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔' اس ٹکڑے سے غیر قانونی طور پر جنگلات ختم کر کے قابل کاشت بنانے کے بعد انھوں نے اس پلاٹ کی قیمت تین گنا بڑھا کر **35** ہزار ڈالر کر دی ہے۔ فیبر یکیو خود کسان نہیں ہیں۔ ان کے پاس شہر میں متوسط درجے کی ایک پکی ملازمت ہے، تاہم ان کی نظر میں یہ ملک کے مرطوب جنگلات میں سرمایہ کاری کا ایک اچھا موقع ہے۔ خفیہ فلمبندی کے بعد بی بی سی نے فیبر یکیو سے اس معاملے کی تفتیش کے حوالے سے سوال کرنے کے لیے رابطہ کیا، لیکن انھوں نے کوئی تبصرہ کرنے سے معذرت کر لی۔

خفیہ تحقیق

فیس بک پر شائع ہونے والے اکثر اشتہارات روڈونیو کے علاقے کے متعلق تھے جو کہ برازیل کا وہ صوبہ ہے جہاں جنگلات کی سب سے زیادہ کٹائی ہو چکی ہے۔ معاملے کی تہہ تک پہنچنے کے لیے بی بی سی نے مذکورہ صوبے کے چار ایسے افراد کے ساتھ ملاقات کا بندوبست کیا جو پلاٹ فروخت کر رہے تھے۔ اس ملاقات میں ایک ایسے شخص کو بھی شامل کیا گیا جس نے خود کو کچھ دولت مند سرمایہ کاروں کا وکیل ظاہر کیا۔ ان چار افراد میں سے الوم سوز الیلوس نامی ایک صاحب ایمازون کے قدیمی باشندوں کے لیے مختص اُرو یو واؤ وا کے علاقے میں تقریباً **16** ہزار چار سو پاؤنڈ کا ایک پلاٹ فروخت کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ یہ علاقہ اس قبیلے کے دو سو افراد کا مسکن ہے۔ برازیلی حکومت کے مطابق اس علاقے میں قدیم مقامی باشندوں کے کم از کم پانچ ایسے گروہ بھی رہتے ہیں جن کا باقی دنیا سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ لیکن ملاقات کے دوران مسٹر ایلوس کہنا تھا کہ 'اس علاقے میں (بقول ان کے) کوئی انڈین نہیں رہتے۔ جہاں پر میری زمین واقع ہے، وہ اُس جگہ سے **50** کلومیٹر دور رہتے ہیں۔ میں آپ سے یہ نہیں کہوں گا وہ کبھی بھی اس علاقے میں چلتے پھرتے نظر نہیں آئیں گے۔'

بی بی سی نے مذکورہ قبیلے کے رہنما بِٹائے کو بھی فیس بک پر لگا ہوا اشتہار دکھایا۔ انھوں نے ہمیں بتایا کہ اشتہار میں دکھائی گئی زمین ایک ایسے مقام پر ہے جہاں ان کی برادری کے لوگ شکار، مچھلی پکڑنے اور پھل چننے کے لیے جاتے رہتے ہیں۔ ان کے بقول (اس علاقے میں زمین کی خرید وفروخت) سے ظاہر ہوتا ہے ہمارا کوئی 'خیال اور لحاظ نہیں کیا جا رہا۔' ان کا کہنا تھا کہ 'میں اِن لوگوں کو نہیں جانتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا مقصد قدیم باشندوں کی زمین سے جنگلات ختم کرنا ہے، ہر اس چیز کو کاٹنا ہے جو کھڑی ہے، ہماری زندگی کو درختوں کی طرح کاٹ دینا ہے۔' برادری کے سربراہ کا مزید کہنا تھا کہ حکام اس معاملے میں مداخلت کریں۔ انھوں نے فیس بک پر بھی زور دیا کہ 'سب سے زیادہ استعمال ہونے والے سوشل میڈیا پلیٹ فارم' کے طور پر فیس بک کو چاہیے کہ وہ خود بھی کارروائی کرے۔

زمین کی حیثیت میں تبدیلی

زمین کی اس غیر قانونی منڈی کے پیچھے ایک اور وجہ اس دھندے میں شامل لوگوں کی یہ امید ہے کہ ان کے پکڑے جانے پر انھیں معافی مل جائے گی۔ مسٹر ایلوس نے ہمارے سامنے یہ انکشاف بھی کیا کہ وہ کچھ دیگر لوگوں کے ساتھ مل کر سیاستدانوں پر کام کر رہے ہیں کہ وہ انھیں چوری کی زمین کی قانونی ملکیت دلوا دیں۔ 'میں آپ کو سچ بتاتا ہوں۔ اگر یہ چیز صدر بولسونارو کے ہوتے ہوئے حل نہیں ہوتی، تو پھر یہ کبھی بھی حل نہیں ہوگی۔' زمین پر غیر قانونی قبضہ کرنے کے لیے عموماً جو حکمت عملی اپنائی جاتی ہے اس میں پہلے جنگل کی کٹائی کی جاتی ہے اور پھر سیاستدانوں سے کہا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ علاقے کی مخصوص حیثیت (پروٹیکٹڈ سٹیٹس) ختم کر دیں کیونکہ اب یہ زمین وہ مقصد پورا نہیں کر رہی جس کے لیے اسے خصوصی حیثیت دی گئی تھی۔ اس کے بعد زمین ہتھیانے والے لوگ حکومت سے مذکورہ زمین پر پلاٹ خرید سکتے ہیں، اور یوں اپنے دعوے کو قانونی شکل دے لیتے ہیں۔

مسٹر ایلوس بی بی سی کے ایک خفیہ رپورٹر کو ایک شخص سے ملوانے بھی لے گئے جس کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ یہ کروپیرا ایسوسی ایشن کا رہنما ہے۔ برازیل کی وفاقی پولیس اس گروہ کے بارے میں کہتی ہے کہ یہ زمین پر غیر قانونی طور پر قبضہ کرنے والا وہ گروہ ہے جو خاص طور پر ان علاقوں میں کارروائیاں کرتا ہے جہاں ایمازون کے قدیمی باشندے رہتے ہیں۔ ان دونوں افراد نے ہمارے رپورٹر کو بتایا کہ ملک کے بہت بااثر سیاستدان دارالحکومت براسیلیا میں حکومتی ایجنسیوں کے ساتھ ان کی ملاقات کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان افراد کے بقول ان کے بڑے اتحادی کانگریس کے رکن کرنل کرسوسٹومو ہیں جو کہ اسی سوشل لبرل پارٹی کے رکن ہیں، جس کے رکن مسٹر بولسونارو بھی تھے اور پھر سنہ **2019** میں موجودہ صدر نے اپنی الگ جماعت بنا لی تھی۔

جب بی بی سی نے ان سے رابطہ کیا تو کرنل کرسوسٹومو نے اعتراف کیا کہ انھوں نے یہ ملاقات کرانے میں مدد دی تھی، لیکن ان کا کہنا تھا کہ انھیں معلوم نہیں کہ مذکورہ گروپ زمینوں پر قبضہ کرنے میں ملوث ہے۔ 'انھوں نے مجھے نہیں بتایا۔ اگر انھوں نے زمین پر قبضہ کیا ہے تو آئندہ انھیں میری مدد نہیں ملے گی۔' جب ان سے پوچھا گیا کہ آیا انھیں ملاقات کرانے پر پچھتاوا ہے، تو ان کہنا تھا 'نہیں۔' بی بی سی نے اس حوالے سے مسٹر ایلوس سے بھی رابطہ کیا، لیکن انھوں نے بات کرنے سے معذرت کر لی۔ ہماری زمین پر پائے جانے والے نباتات کی دس میں سے ایک قسم ایمازون میں پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ بی بی سی نے برازیل کے وزیر ماحولیات، مسٹر ریکارڈو سالس سے بھی رابطہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ 'صدر بولسونارو کی حکومت نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ وہ ماحولیات کے شعبے سمیت کسی بھی قسم کے جرم کو بالکل برداشت نہیں کریں گے۔' تاہم موجودہ حکومت نے ملک میں جنگل کی کٹائی کے نگران وفاقی ادارے ایباما کے اس بجٹ میں **40** فیصد کمی کر دی ہے جو ادارے کے ان اہلکاروں پر خرچ ہوتا ہے جن کا کام کسی مقام پر جا کر جنگل کی غیر قانونی کٹائی کو روکنا ہے۔ لیکن مسٹر سالس کہتے ہیں کہ کورونا وائرس کی وبا کی وجہ سے ایمازون میں قانون کے نفاذ میں مشکل ہو رہی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ جنگل کی کٹائی روکنے کی ذمہ داری صوبائی حکومتوں پر بھی عائد ہوتی ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ 'اسی برس حکومت نے وردے برازیل ٹو کے نام سے ایک آپریشن بھی شروع کیا ہے، جس کا مقصد جنگل کی غیر قانونی کٹائی، اسے غیر قانونی طور پر آگ لگانے پر قابو پانا ہے، اور اس کے علاوہ وفاقی حکومت اور صوبوں کے درمیان مشترکہ کوششوں کو فروغ دینا ہے۔' تاہم، رونڈونیا میں مقیم وفاقی حکومت کے تفتیش کار رافیل بیولاقیا کہتے ہیں کہ موجودہ حکومت کے دور میں صورت حال زیادہ خراب ہوگئی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ 'صورت حال بہت خراب ہوگئی ہے۔ ملک کی انتظامی طاقت ہمارے خلاف کام کر رہی ہے۔ یہ چیز دل توڑ دینے والی ہے۔'

جہاں تک فیس بک کا تعلق ہے تو کمپنی کا کہنا ہے کہ زمین کی جو خرید وفرخت ہو رہی ہے اس معاملے کے حوالے سے کوئی نتیجہ اخذ کرنا فیس بک کے لیے بہت پیچیدہ بات ہے، اور اس معاملے کو مقامی قانونی اداروں اور دوسرے حکام پر چھوڑ دینا چاہیے۔ فیس بک کا مزید کہنا تھا کہ یہ معاملہ اتنا بھی سنجیدہ نہیں کہ مارکیٹ پلیس پر پورے ایمازون کی زمینوں کی خرید وفروخت کو روک دینا چاہیے۔ گذشتہ تیس برس سے رونڈونیا کی ریاست میں جنگلات کی کٹائی کے خلاف جدوجہد کرنے والی ایوانیڈے بنڈیرا کہتی ہیں کہ وہ امید کھوتی جا رہی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ 'میرے خیال میں یہ ایک بہت مشکل لڑائی ہے۔ جنگلات کو یوں مسلسل تباہ اور کم ہوتے دیکھنا، بہت دکھ کی بات ہے۔ تاریخ میں اس سے پہلے کبھی ایسا وقت نہیں آیا جب جنگلوں کو کھڑا رکھنا اتنا محال ہو گیا ہو۔'

(اس علاقے میں زمین کی خرید وفروخت) سے ظاہر ہوتا ہے ہمارا کوئی 'خیال اور لحاظ نہیں کیا جا رہا۔
'ان کا کہنا تھا کہ 'میں اِن لوگوں کو نہیں جانتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا مقصد قدیم باشندوں کی زمین سے جنگلات ختم کرنا ہے،
ہر اس چیز کو کاٹنا ہے جو کھڑی ہے، ہماری زندگی کو درختوں کی طرح کاٹ دینا ہے۔' برادری کے سربراہ کا مزید کہنا تھا کہ حکام اس
معاملے میں مداخلت کریں۔ انھوں نے فیس بک پر بھی زور دیا کہ 'سب سے زیادہ استعمال ہونے والے سوشل
میڈیا پلیٹ فارم' کے طور پر فیس بک کو چاہیے کہ وہ خود بھی کارروائی کرے۔

وطن سرینگر

بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی
لوگوں کو پریشانیوں کا سامنا

وادی کے اطراف واکناف میں بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی سے لوگ تنگ آ چکے ہیں اور انتظامیہ کی جانب سے جو یقین دہانیاں دی جا رہی ہے زمینی سطح پر لوگ پریشانیوں سے دوچار ہیں جسکے نتیجے میں عوام مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں کئی سرکاری اداروں کی کارکردگی پر عوامی حلقوں نے برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر صوبائی انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ بنیادی سہولیات کی فراہمی میں کوئی بھی سمجھوتہ قابل قبول نہیں ہوگا تو پھر لوگوں کو دشواریاں کیوں پیش آ رہی ہیں۔

سرکار کی جانب سے بار بار دعوے کئے جا رہے ہیں کہ بنیادی سہولیات کی فراہمی میں کوئی بھی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جا رہا ہے تاہم عوامی حلقوں کے مطابق وادی کے طول ارض میں صورتحال انتہائی ابتر ہو چکی ہے پینے کے پانی کی قلت بجلی کی عدم دستیابی طبعی سہولیات کے فقدان نے سنگین رُخ اختیار کیا ہے اور لوگوں کو بنیادی سہولیات کی کمی سے پریشانیاں پیش آ رہی ہے۔ عوامی حلقوں کے مطابق موسم میں بہتری درجہ حرارت میں اضافہ کے بعد ندی نالوں میں پانی کی سطح کافی بلند ہو چکی ہے تاہم ابھی بھی جل شکتی محکمہ کی جانب سے لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لئے اقدامات نہیں اٹھائے جا رہے ہیں واٹر سپلائی اسکیمیں بیکار ہو چکی ہے جن کی مرمت کے لئے محکمہ جنگی بنیادوں پر اقدامات نہیں اٹھا رہا ہے بلکہ سست رفتاری کے ساتھ پائپوں کی مرمت کی جا رہی ہے جس کی وجہ سے قلت آب میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور لوگ ناصاف پانی استعمال کرنے پر مجبور ہوتے جا رہے ہیں بجلی کی عدم دستیابی کوئی نئی بات نہیں ہے اگرچہ پاور کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے تاہم پی ڈی ڈی محکمہ کی جانب سے کٹوتی اب بھی برقرار ہے اور اس میں کمی کا روحجان ابھی تک دکھائی نہیں دے رہا ہے خستہ حال سڑکوں کے باعث وادی کے بیشتر علاقوں میں لوگوں کا ایک جگہ سے دوسری جگہ آنا جانا ناممکن ہو کر رہ گیا ہے پی ڈبلیو ڈی پی ایم وائی جی ایس کی جانب سے سڑکوں کی مرمت کے سلسلے میں اگرچہ ابھی اقدامات نہیں اٹھائے گئے ہیں تاہم متعلقہ اداروں کی جانب سے سڑکوں پر میگڈام بچھانے یا ان کی مرمت کے سلسلے میں کوئی منصوبہ بھی ہاتھ میں نہیں لیا جا رہا ہے۔ عوامی حلقوں کے مطابق سرکاری سطح پر جتنے بھی طبعی ادارے قائم کئے گئے ہیں وہ علاج کے سلسلے میں عوام کی توقعات پر کھرے نہیں اتر رہے ہیں اور بیماروں کو علاج ومعالجے کے سلسلے میں پرائیویٹ کلنکوں نرسنگ ہوموں کے چکر کاٹنے پر مجبور ہونا پڑ رہا ہے۔ اگرچہ کسی بھی قوم کے لئے تعلیم کو لازمی قرر دیا گیا ہے تاہم وادی کشمیر میں سرکاری اسکولوں کی ایک بڑی تعداد اب بھی بنیادی سہولیات سے محروم ہے جس کے نتیجے میں ان اسکولوں میں زیر تعلیم طلاب کو پریشانیوں سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ عوامی حلقوں نے لیفٹننٹ گورنر سے مطالبہ کیا کہ بنیادی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے اور انہیں متحرک کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے جائے تا کہ لوگوں کو پریشانیوں کا سامنا نا کرنا پڑے۔

باقیات

101

پر سماجی کارکن کی نعش لٹکتے ہوئے پائی اور اس سلسلے میں پولیس کو آگاہ کیا۔ پولیس پارٹی جائے موقع پر پہنچ گئی، نعش کو اپنی تحویل میں لیکر اس کا پوسٹ مارٹم کرایا اور میت لواحقین کو سونپ دی۔ پولیس نے اس بات کی تصدیق کی کہ سماجی کارکن شہزاد منظور بٹ ولد منظور احمد ساکنہ زاسو پلوامہ 13 جنوری سہ پہر کو اپنے گھر سے نکلے، پھر واپس نہیں لوٹ آئے، لواحقین نے اُسے ہر ممکنہ جگہ پر تلاش کیا تاہم اس کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ لواحقین نے پولیس اسٹیشن میں گمشدگی کی رپورٹ درج کی تاہم مذکورہ سماجی کارکن کی نعش چانسو پلوامہ کے علاقے میں درخت سے لٹکتے ہوئے پائی گئی۔ مذکورہ سماجی کارکن کی ہلاکت کے سلسلے میں پولیس نے دفعہ 174 کے تحت کیس درج کر کے معاملے کی تحقیقات شروع کردی۔ ادھر کھنموہ انڈسٹریل ایریا میں اُس وقت سنسنی دوڑ گئی جب طارق احمد آہنگر ولد غلام رسول ساکنہ ونکولا چرار شریف کی نعش پُر اسرار طور پر برآمد کی گئی۔ پولیس نے قانونی ضابطے پورے کرنے کے بعد میت لواحقین کو سونپ کر معاملے کی تحقیقات شروع کردی۔

102

کی بے لوث خدمت محض ایک نوکری نہیں بلکہ عمر بھر کا عہد ہے جو اُن کے فوجی کیریئر کے اختتام اور وردی اُتارنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سابق فوجیوں کی ہمت، بہادری صرف میدان جنگ تک محدود نہیں ہے بلکہ امن کے قیام اور ملک کی ترقی کو یقینی بنانے میں بھی ہوتی ہے۔ انہوں نے فوج کے بہادر سپاہیوں کی ثابت قدمی اور مادر وطن سے ان کی محبت کو سلام پیش کرتے ہوئے کہا کہ فوج کی ہمت اور قربانی ہماری قوم کی سلامتی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ منوج سنہا نے کہا، "ہمارے فوجیوں کی قربانیاں اکثر نظر نہیں آتیں۔ جب قوم امن کی نیند سوتی ہے تو وہ مستعد کھڑے ہوتے ہیں۔ جب قوم تہوار دل کر مناتی ہے تو ہمارے فوجی گھر سے دُور سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہ قربانی کے بارے میں بات نہیں کرتے بلکہ ہر لمحہ اسے جیتے ہیں۔" اس موقعہ پر اُنہوں نے "وال آف فیم" کا افتتاح کیا اور سابق فوجیوں کے لئے ایک مخصوص پولیس ہیلپ لائن سروس کا آغاز کیا۔ اُنہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں حکومت کے اُس عزم کا اعادہ کیا کہ سابق فوجیوں اور ان کے اہل خانہ کی فلاح و بہبود کو یقینی بنایا جائے گا۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا، "سابق فوجی نوجوانوں کے لئے رول ماڈل ہیں اور کردار، دائمی اقدار اور بے لوث خدمت کے ذریعے قوم کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ وہ روزمرہ زندگی میں عملی مثال قائم کرتے ہیں۔ قوم کی حفاظت سے لے کر سماج کی خدمت تک ہماری آرمڈ فورسز کے سابق فوجی ہندوستان کے مستقبل کو مسلسل سنوار رہے ہیں۔ اُنہوں نے کہا، "سابق فوجیوں کی خدمات کو عزت و احترام کے ساتھ تسلیم کرنا میرا عہد ہے۔ ہم نہ صرف سابق فوجیوں کے اہل خانہ کی فلاح کے لئے پُرعزم ہیں بلکہ اُن بہادر سپاہیوں کے لئے باوقار اور عزت کی زندگی بھی تعمیر کر رہے ہیں جنہوں نے خدمت کی اور قربانیاں دیں۔" لیفٹیننٹ گورنر نے ہندوستانی فوج کے پہلے کمانڈر انچیف، فیلڈ مارشل کے ایم کریاپا کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اُنہوں نے سیکنڈ لیفٹیننٹ رام راگھوبا رانے، بریگیڈیئر محمد عثمان، نائیک جادوناتھ سنگھ اور راجوری کے دیگر بہادر سپوتوں کو بھی خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقعہ پر ایک میگا ایکس سروسمین ریلی نکالی گئی۔ سابق فوجیوں اور ویر ناریوں میں موٹرائزڈ وہیل چیئرز، ریٹروفٹیڈ سکوٹیز اور دیگر معاون آلات بھی تقسیم کئے گئے۔ آرمڈ فورسز کے سابق فوجیوں کے دن کی اس تقریب میں لیفٹیننٹ جنرل پرتیک شرما، جنرل آفیسر کمانڈنگ ان چیف (ناردرن کمانڈ) لیفٹیننٹ جنرل پی کے مشرا، جی او سی وائٹ نائٹ کور

(16 کور) میجر جنرل کوشک مکھرجی، جی او سی 25 انفنٹری ڈویژن بریگیڈیئر پنچ چپ (ریٹائرڈ)، ڈائریکٹر سینک ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ، سابق فوجی، ویر ناری، معزز شہری اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر ارکان قانون ساز اسمبلی افتخار احمد، ٹھاکر رندھیر سنگھ اور دیویانی رانا، ڈی آئی جی راجوری پونچھ رینج تیجندر سنگھ، ضلع ترقیاتی کمشنر راجوری ابھیشیک شرما، ایس ایس پی راجوری گورو سکروار اور سیکورٹی فورسز، سول و پولیس انتظامیہ کے دیگر سینئر افسران بھی موجود تھے اور انہوں نے سابق فوجیوں اور ویر ناریوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔

103

85.03 فیصد رہا۔ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن کے ایک سینئر افسر نے کہا کہ یہ گزشتہ چند برسوں کے دوران طلاب کی بہترین کارکردگی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن کی جانب سے نتائج کو منظر عام پر لانے کیلئے ہر ممکن اقدامات اٹھائے گئے۔ سال 2025 کے 10ویں جماعت کے سالانہ امتحان میں ایک لاکھ 5 4 ہزار 671 امیدواروں نے شرکت کی تھی جن میں سے ایک لاکھ 6 1 ہزار 3 5 4 کامیاب قرار پائے تھے اور کامیابی کا تناسب 79 فیصد رہا۔ ادھر 12ویں جماعت کے سالانہ امتحان میں 29 طلاب نے تمام شعبہ جات میں پہلی تین پوزیشنیں مشترکہ طور پر حاصل کیں۔ 12ویں جماعت کے سالانہ امتحان میں 70 ہزار 735 امیدواروں نے شرکت کی تھی جن میں سے 59 ہزار 435 امیدوار کامیاب قرار دیئے گئے اور کامیابی کا تناسب 84.02 فیصد رہا۔ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن کی جانب سے جو نتائج سامنے لائے گئے ہیں اس کے مطابق آرٹس شعبے میں پہلے تین پوزیشن حاصل کرنے والے 7 طلبہ میں سے 4 سرکاری اسکولوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ آرٹس شعبہ میں پہلی پوزیشن گورنمنٹ ہائیر اسکینڈری اسکول مٹن کے طالب علم نے حاصل کی۔ ہوم سائنس شعبہ میں پہلی تین پوزیشنیں سرکاری اسکول کے طلبہ نے حاصل کیں۔ پہلی دو پوزیشن گورنمنٹ ہائیر اسکینڈری اسکول کوٹھی باغ کے طلبہ نے حاصل کی جبکہ تیسری پوزیشن گورنمنٹ گرلز ہائیر اسکینڈری اسکول رانی باغ اننت ناگ کے طالبہ نے حاصل کی۔ جیسا کہ پہلے بھی کہا گیا ہے کہ اس امتحان میں بارہویں جماعت کے طالبات نے طلبہ کے مقابلے میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ مجموعی طور پر کامیابی تناسب 84.02 فیصد رہا۔ لڑکوں کی کامیابی کا تناسب 82 فیصد جبکہ طالبار کی کامیابی کا تناسب 86 فیصد رہا۔ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن کے مطابق جموں کے سرمائی علاقوں میں مجموعی طور پر 70 ہزار 735 امیدواروں نے شرکت کی جن میں سے 9 5 ہزار 435 امیدواروں کو کامیاب قرار دیا گیا۔

104

پردو پہر کو جموں پہنچے اور اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کے لیے فوراً کنونشن سنٹر کی طرف روانہ ہوئے۔ اس میں انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر تپن ڈیکا، بی ایس ایف کے ڈائریکٹر جنرل پروین کمار، سی آر پی ایف کے سربراہ جی پی سنگھ اور جموں و کشمیر کے ڈی جی پی نلین پر بھات کے علاوہ اعلیٰ فوجی، پولیس، سول اور انٹیلی جنس افسران نے شرکت کی۔ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ میٹنگ میں جموں و کشمیر کے چیف سیکریٹری اٹل ڈلو، ڈی جی پی نالین پربھات، اسپیشل ڈی جی پی ایس جے ایم گیلانی، جموں و کشمیر کے ہوم سیکریٹری چندر کانت بھارتی، اے ڈی جی پی سی آئی ڈی نیتیش کمار، مرکزی نیم فوجی دستوں کے سربراہان اور جموں و کشمیر پولیس کی مقامی انٹیلی جنس یونٹس کے دیگر اعلیٰ افسران بھی موجود تھے۔ مختلف ذرائع سے حاصل تفصیلات کے مطابق اجلاس میں جموں و کشمیر کی مجموعی سیکورٹی صورتحال کا تفصیلی جائزہ لیا گیا، خاص طور پر پاکستانی ڈرونز اور یو

اے ویز کے ذریعے دراندازی کی کوششوں پر بھی غور کیا گیا۔ حکام نے بتایا کہ گزشتہ ایک ہفتے سے بین الاقوامی سرحد اور ایل او سی پر پاکستان ڈرون کے ذریعے دراندازوں اور ہتھیاروں کو بھیجنے کی کوشش کر رہا ہے، جس پر جائزہ اجلاس کے دوران خصوصی توجہ دی گئی۔ دراندازی کے متعلق انسدادی اقدامات اور انسداد دراندازی گرڈ کو مزید مضبوط بنانے کے بارے میں بھی سیکورٹی میٹنگ کے دوران جائزہ لیا گیا۔ مرکزی داخلہ سیکریٹری اور آئی بی کے ڈائریکٹر بھی کل بین الاقوامی سرحد کا دورہ کریں گے۔ جموں کے علاقوں میں انسداد دہشت گردی آپریشنز بھی زیر بحث آئے تاہم، ابھی تک پولیس کی جانب سے اس سیکورٹی جائزہ اجلاس کے بارے میں کوئی بیان جاری نہیں کیا گیا ہے۔ دریں اثناء، فوج اور بی ایس ایف نے پہلے ہی ایل او سی اور آئی بی کے ساتھ دراندازی کی کوششوں کو ناکام بنانے کے لیے انتہائی ہائی الرٹ رکھا ہوا ہے۔ فوج کے اعلی کمانڈر کل سے سرحدی ضلع راجوری میں ہیں جن میں لیفٹیننٹ جنرل پراتیک شرما، آرمی کمانڈ کے ناردرن کمانڈر، لیفٹیننٹ جنرل پی کے مشرا، جی او سی وائٹ نائٹ کور شامل ہیں۔ سیکورٹی فورسز بڑے پیمانے پر انسداد وہشت گردی کی کارروائیوں میں مصروف ہیں، خاص طور پر جموں بھر میں اونچائی والے علاقوں اور جنگلاتی پٹی میں، جہاں پاکستانی شہریوں سمیت تقریباً تین درجن دہشت گردوں کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ دو سال سے زیادہ عرصہ قبل خطے میں دراندازی کرنے میں کامیاب ہونے کے بعد چھپے ہوئے ہیں۔ حکام نے بتایا کہ بین الاقوامی سرحد اور لائن آف کنٹرول کے ساتھ ساتھ ڈرون کی سرگرمیوں میں بھی اضافہ ہوا ہے، انٹیلی جنس رپورٹس سے پتہ چلتا ہے کہ دہشت گرد گھنی دھند کی آڑ میں دراندازی کے منتظر ہیں۔ تاہم، ابھی تک پولیس کی جانب سے اس سیکورٹی جائزہ اجلاس کے بارے میں کوئی بیان جاری نہیں کیا گیا ہے۔ دریں اثناء، فوج اور بی ایس ایف نے پہلے ہی ایل او سی اور آئی بی کے ساتھ دراندازی کی کوششوں کو ناکام بنانے کے لیے انتہائی ہائی الرٹ رکھا ہوا ہے۔ فوج کے اعلی کمانڈر کل سے سرحدی ضلع راجوری میں ہیں جن میں لیفٹیننٹ جنرل پراتیک شرما، آرمی کمانڈ کے ناردرن کمانڈر، لیفٹیننٹ جنرل پی کے مشرا، جی او سی وائٹ نائٹ کور شامل ہیں۔ سیکورٹی فورسز بڑے پیمانے پر انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں میں مصروف ہیں، خاص طور پر، جموں بھر میں اونچائی والے علاقوں اور جنگلاتی پٹی میں، جہاں پاکستانی شہریوں سمیت تقریباً تین درجن دہشت گردوں کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ دو سال سے زیادہ عرصہ قبل خطے میں دراندازی کرنے میں کامیاب ہونے کے بعد چھپے ہوئے ہیں۔ حکام نے بتایا کہ بین الاقوامی سرحد اور لائن آف کنٹرول کے ساتھ ساتھ ڈرون کی سرگرمیوں میں بھی اضافہ ہوا ہے، انٹیلی جنس رپورٹس سے پتہ چلتا ہے کہ دہشت گرد گھنی دھند کی آڑ میں دراندازی کے منتظر ہیں۔

105

ہیں۔ اس صورتحال نے منصوبے کے معیار اور شفافیت پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ یہ پیدل پل، جسے شہر کے تاریخی ورثے کو محفوظ رکھنے کے مقصد سے دوبارہ تعمیر کیا گیا تھا، اب ٹوٹے ہوئے لکڑی کے تختوں، غیر ہموار سطح اور دراڑوں کے باعث خستہ حال دکھائی دیتا ہے۔ مقامی شہریوں اور راہگیروں نے پل کی موجودہ حالت پر حیرت اور تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ پل کو اتنے قلیل عرصے قبل بحال کر کے افتتاح کیا گیا تھا۔ بحالی کے دوران پل میں ساختی تبدیلیاں، لکڑی کے تختوں کی تنصیب اور ورثہ طرز کے ڈیزائن شامل کیے گئے تھے۔ تاہم زمینی مشاہدات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کئی تختے ڈھیلے ہو چکے ہیں، سطح پر خلا پیدا ہو گئے ہیں اور بعض حصے واضح طور پر نظر انداز کیے گئے ہیں۔ مقامی باشندوں نے کہا کہ پل کی موجودہ حالت نہ صرف راہگیروں کے لیے مشکلات پیدا کر رہی ہے بلکہ اگر بروقت مرمت نہ کی گئی تو یہ حفاظتی خطرہ بھی بن سکتا ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ ایک منصوبہ جو اسمارٹ سٹی کے فلیگ شپ پروجیکٹ کے طور پر پیش کیا گیا تھا، اتنی جلدی کیسے خستہ حال ہو گیا۔ پل کی حالت پر عوامی سطح پر شدید تنقید سامنے آئی ہے۔ شہریوں نے متعلقہ حکام سے فوری معائنہ، جواب دہی اور مرمت کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ عوامی فنڈز سے بحال کیے گئے ورثہ ڈھانچے پائیدار ہونے چاہئیں تاکہ نہ صرف آمد و رفت برقرار رہے بلکہ شہر کے تاریخی اور ثقافتی ورثے کا تحفظ بھی یقینی بنایا جا سکے۔ حبہ کدل کا پرانا پل سرینگر کے قدیم شہر میں تاریخی اور ثقافتی اہمیت رکھتا ہے اور اس کی دیکھ بھال کو نہ صرف رابطے کے لیے بلکہ شہر کی معمارانہ شناخت کے تحفظ کے لیے بھی ضروری قرار دیا جا رہا ہے۔

106

صرف 15 دن باقی رہ گئے ہیں۔ شدید سردی کا 40 دن کا دورانیہ، جب برف باری کے امکانات سب سے زیادہ ہوتے ہیں، لیکن امسال ابھی تک صرف کچھ بالائی علاقوں میں تھوڑی برف گری ہے جبکہ میدانی علاقے برف باری کے بے صبری سے منتظر ہیں۔ چلہ کلان 21 دسمبر 2025 کو شروع ہوا اور 29 جنوری 2026 کو ختم ہوگا۔ منگل اور بدھ کی درمیانی رات وسطی، جنوبی اور شمالی کشمیر ماسوائے سونہ مرگ اور بارہمولہ شدید سردی میں اضافہ درج ہوا۔ شوپیاں، پلوامہ، اننت ناگ، اونتی پورہ، کپواڑہ، اور پہلگام سرد ترین مقامات رہے جبکہ سری نگر میں رات کا پارہ مزید تنزلی کا شکار ہوکر منفی، 2 . 5 ڈگری ریکارڈ کیا گیا۔ موسمیاتی مرکز سری نگر کی جانب سے جاری اعداد وشمار کے مطابق منگل اور بدھ کی درمیانی رات شوپیاں میں کم سے کم درجہ حرارت منفی، 7.5 ڈگری، پلوامہ منفی، 0 . 7 ڈگری، اننت ناگ منفی، 6 . 6 ڈگری، اونتی پورہ 6[illegible] ڈگری، کپو[illegible] ڈگری منفی، پہلگام [illegible] منفی، بڈگام منفی، 4 . 5 ڈگری، قاضی گنڈ منفی، 3 . 5 ڈگری، سری گمر منفی 52 ڈگری، پانپور 50 ڈگری، بانڈی پورہ [illegible] ڈگری، گلمرگ [illegible] ڈگری منفی، گاندربل [illegible] منفی، کوکرناگ منفی، 3 . 2 ڈگری، سونمرگ منفی 2 . 2 ڈگری اور بارہمولہ منفی، 8 . 1 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔ شدید سردی کی وجہ سے سری نگر میں مشہور ڈل جھیل کے اندرونی حصوں سمیت وادی میں کئی آبی ذخائر کے حصے جم گئے۔۔ ہندوستان کے محکمہ موسمیات نے کہا ہے کہ ایک مغربی ڈسٹربنس کشمیر کے قریب پہنچ رہا ہے اور 16 جنوری سے وادی کے موسم کو متاثر کرنے کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات کے عہدیداروں نے کہا کہ سرد اور خشک موسمی حالات جاری رہنے کا امکان ہے، خاص طور پر اونچی جگہوں پر، آنے والے دنوں میں وادی کشمیر میں برفیلی راتوں کی توقع ہے۔

107

اور پیشہ ورانہ مہارت کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جنرل دویدی نے کہا کہ اس آپریشن کے دوران ملک بھر سے 75 ہزار سے زائد این سی سی کیڈٹس نے رضا کارانہ طور پر حصہ لیا اور سول ڈیفنس، اسپتالوں کے انتظام، آفات سے بچاؤ اور کمیونٹی سروسز میں انتھک خدمات انجام دیں۔ انہوں نے کہا کہ این سی سی کیڈٹس نے اتحاد اور نظم وضبط کے نصب العین کو عملی طور پر ثابت کیا۔ آرمی چیف نے زور دیا کہ "وکست بھارت 2047" کا خواب صرف اجتماعی کوششوں سے ہی پورا ہو سکتا ہے، جس میں نوجوان رہنما، این سی سی کیڈٹس، اساتذہ، انجینئرز، ڈاکٹرز، فوجی اور ذمہ دار شہری سب شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو اعتماد کے ساتھ آگے بڑھنا ہوگا، نظم وضبط کے ساتھ چلنا ہوگا، دیانتداری کے ساتھ جدت لانی ہوگی اور ملک کی خدمت کرنی ہوگی۔ جنرل دویدی نے کہا کہ آپریشن

سندور نے نہ صرف افواج کی پیشہ ورانہ صلاحیت کو اجاگر کیا بلکہ یہ ثابت کیا کہ ملک کی طاقت اس کے نوجوانوں اور اجتماعی جذبے میں پوشیدہ ہے۔

108

کا اعتراف کیا ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق سابق فوجیوں کے دن پر صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے اپنے پیغام میں کہا کہ سابق فوجیوں کے دن پر سابق فوجیوں کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ میں ان کی غیر متزلزل ہمت ہر ہندوستانی کو متاثر کرتی ہوں۔ صدر جمہوریہ نے ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا کہ ویٹرنز ڈے اور آرمڈ فورسز فلیگ ڈے جیسے مواقع نہ صرف ہمارے بہادر سپاہیوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے مواقع ہیں بلکہ ان کی بامعنی مدد بھی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ ہمارے سابق فوجی قوم کے مقصد کے لیے گہری وابستگی جاری رکھیں گے۔ دروپدی مرمو نے کہا کہ ویٹرنز ڈے پر، میں اپنے سابق فوجیوں کی بہادری، لگن اور قربانی کو سلام کرتی ہوں۔ ان کی غیر متزلزل ہمت ہر ہندوستانی کو متاثر کرتی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے مسلح افواج کے سابق فوجیوں کے 10ویں سالانہ دن کے موقعہ پر اپنے پیغام میں کہا کہ سابق فوجیوں کی بے لوث خدمات اور اُن کا وسیع تجربہ ہمارے لئے مشعل راہ کی مانند ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ مسلح افواج کے اہلکاروں کا نظم وضبط، عزم اور ناقابل تسخیر جذبہ ملک کی حفاظت اور اس کے لوگوں کو مضبوط کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلح افواج کی قربانیاں، حوصلے اور فرض کے لیے غیر متزلزل عزم مثالی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہمارے سابق فوجی ہیرو اور حب الوطنی کی پائیدار علامت ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہماری ایک ایسی حکومت ہے جس نے ہمیشہ سابق فوجیوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کیا ہے اور ہم آنے والے وقتوں میں بھی کرتے رہیں گے۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ مسلح افواج کے سابق فوجی قومی شعور کے زندہ ستون اور اجتماعی ہمت کی علامت ہیں۔ راج ناتھ سنگھ نے آج کہا کہ مسلح افواج کے سابق فوجی قومی شعور کے زندہ ستون، اجتماعی ہمت کی علامت اور آنے والی نسلوں کے لیے تحریک کا ذریعہ ہیں۔ نئی دہلی میں مسلح افواج کے سابق فوجیوں کے دن سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر دفاع نے کہا کہ سابق فوجی قوم کی تعمیر کے ہر محاذ پر اپنا حصہ ڈالتے ہیں اور نظم وضبط، قیادت اور ہمت جیسی اپنی خوبیوں سے معاشرے کی رہنمائی کرتے ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ سابق فوجیوں کی وردی اور کام کی جگہ کا رنگ بدل سکتا ہے لیکن حب الوطنی اور خدمت کا جذبہ وہی رہتا ہے۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ مسلح افواج کے سابق فوجی قومی شعور کے زندہ ستون اور اجتماعی ہمت کی علامت ہیں۔ راج ناتھ سنگھ نے آج کہا کہ مسلح افواج کے سابق فوجی قومی شعور کے زندہ ستون، اجتماعی ہمت کی علامت اور آنے والی نسلوں کے لیے تحریک کا ذریعہ ہیں۔ نئی دہلی میں مسلح افواج کے سابق فوجیوں کے دن سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر دفاع نے کہا کہ سابق فوجی قوم کی تعمیر کے ہر محاذ پر اپنا حصہ ڈالتے ہیں اور نظم وضبط، قیادت اور

ہمت جیسی اپنی خوبیوں سے معاشرے کی رہنمائی کرتے ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ سابق فوجیوں کی وردی اور کام کی جگہ کا رنگ بدل سکتا ہے لیکن حب الوطنی اور خدمت کا جذبہ وہی رہتا ہے۔ مسلح افواج کے سابق فوجیوں کے دن کے موقع پر وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ قوم کے لیے انتھک قربانیوں کے ذریعے، ہماری مسلح افواج حب الوطنی، عزم اور بہادری کی اعلی اقدار کو مجسم کرتی ہیں جنہیں ہر شہری اپنے دل کے بہت قریب رکھتا ہے۔ جموں وکشمیر کے لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ مسلح افواج کے سابق فوجیوں کے دن پر، میں ہماری مسلح افواج کے بہادر مردوں اور خواتین کی بہادری کو سلام پیش کرتا ہوں۔ منوج سنہا نے مزید کہا کہ میں ویر ناریں اور سابق فوجیوں کے اہل خانہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جموں وکشمیر کے وزیر اعلی عمر عبداللہ نے ویٹرنز ڈے پر مسلح افواج کے بہادر سابق فوجیوں کو زبردست خراج تحسین پیش کیا، اور ان کی بے لوث خدمات، عظیم قربانیوں اور قوم کے لیے غیر متزلزل عزم کا اعتراف کیا۔

109

بنانے کے لئے مربوط، مسلسل اور نتائج پر مبنی اقدامات کئے گئے ہیں۔ ایکسپورٹ پریپیئرڈنیس انڈکس ایک جامع اور ڈیٹا پر مبنی فریم ورک ہے جو ریاستوں اور یوٹیوں کی برآمداتی تیاری کا جائزہ اہم ستونوں کی بنیاد پر لیتا ہے جن میں پالیسی، کاروباری ماحولیاتی نظام، برآمداتی ماحولیاتی نظام اور برآمدی کارکردگی شامل ہیں۔ جموں وکشمیر کی مضبوط کارکردگی ہدفی اقدامات کی کامیابی کو اُجاگر کرتی ہے جن میں ضلعی برآمدی منصوبوں کی تیاری، "ون ڈسٹرکٹ ون پروڈکٹ (او ڈی او پی)" اقدامات کا فروغ، برآمد کنندگان تک رسائی اور صلاحیت سازی کے پروگرام، ادارہ جاتی نظام کو مضبوط بنانا اور برآمد کنندگان کے لئے سہولیت کاری میں اضافہ شامل ہے۔ یہ کامیابی محکمہ صنعت و حرفت جموں وکشمیر کے لئے ایک اور اعزاز ہے اور کمشنر سیکرٹری، محکمہ صنعت و حرفت وِکرم جیت سنگھ کی دُوراندیش قیادت اور راہنمائی کا ثبوت ہے، جن کی ہدایت پر یونین ٹیریٹری کے برآمداتی ماحولیاتی نظام کو مضبوط بنانے کے لئے مسلسل اور مرکوز کوششیں کی گئیں۔ یہ سنگِ میل محکمہ کے برآمدات کی قیادت میں محکمہ کے عزم کی عکاسی کرتا ہے جو مربوط اقدامات، ادارہ جاتی مضبوطی اور تمام متعلقہ شراکت داروں بشمول لائن ڈیپارٹمنٹوں، فیلڈ فنکشنز اور ایکسپورٹر کمیونٹی کی فعال شرکت کے ذریعے حاصل ہوا ہے۔ جموں وکشمیر اپنی برآمدی مسابقت کو مزید بڑھانے اور اپنی منفرد صلاحیتوں سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے قومی اور عالمی منڈیوں میں اپنی موجودگی کو وسعت دینے کے لئے پُر عزم ہے۔۔ جموں و کشمیر اپنی برآمدی مسابقت کو مزید بڑھانے اور اپنی منفرد صلاحیتوں سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے قومی اور عالمی منڈیوں میں اپنی موجودگی کو وسعت دینے کے لئے پُرعزم ہے۔

110

کے اہل خانہ کو کئی دنوں تک اضطراب میں مبتلا رکھا۔ اہلکاروں کے مطابق یہ سیاح 9 جنوری کو نجی گاڑی میں پانگونگ جھیل گئے تھے۔ واپسی پر وہ غلطی سے لیہہ۔ منالی روڈ پر نکل گئے جو برف باری کے باعث بند ہے۔ ان کی گاڑی ایک معمولی حادثے کا شکار ہوئی جس کے بعد انہیں گاڑی سڑک کنارے چھوڑنی پڑی۔ پولیس ٹیموں نے تکنیکی معلومات اور آخری معلوم مقام کی بنیاد پر سرچ آپریشن شروع کیا۔ پہلے ان کی گاڑی سرچو کے قریب ملی، جس کے بعد تلاش کو دیبرنگ اور وِسکی نالہ تک بڑھایا گیا۔ آخر کار سیاح تقریباً 20 کلومیٹر دور ایک جھونپڑی میں پائے گئے جہاں وہ شدید سردی سے بچنے کے لیے پناہ لیے ہوئے تھے۔ پولیس کے مطابق سیاحوں نے ابتدائی طور پر دو راتیں گاڑی میں گزاریں اور ہیٹنگ سسٹم کے ذریعے خود کو گرم رکھا، لیکن ایندھن ختم ہونے پر انہیں پناہ کی تلاش میں نکلنا پڑا۔ یہی اقدام ان کی جان بچانے کا سبب بنا۔ تمام چاروں سیاح محفوظ حالت میں ملے اور انہیں فوری طور پر خوراک، پانی اور طبی امداد فراہم کی گئی۔ انتظامیہ نے انہیں لیہہ واپس پہنچانے کے انتظامات کیے ہیں جہاں وہ اپنے اہل خانہ سے دوبارہ ملیں گے۔

111

میں دی گئی یقین دہانی کے مطابق عمل میں لائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کی توجہ ترقیاتی کاموں، جمہوری اداروں کو مضبوط بنانے اور عوام کو ان کے آئینی و جمہوری حقوق دلانے پر مرکوز ہے۔

112

کرتے ہیں۔ مودی نے زور دیا کہ فطرت کے ساتھ شکر گزاری صرف الفاظ تک محدود نہ رہے بلکہ طرز زندگی کا حصہ بنے۔ انہوں نے کہا کہ زمین نے بے شمار وسائل فراہم کیے ہیں، اس لیے لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کا تحفظ کریں۔ انہوں نے مٹی کی صحت برقرار رکھنے، پانی بچانے اور وسائل کے محتاط استعمال پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ مشن لائف، ایک پیڑ ماں کے نام اور امرت سرووَر جیسے اقدامات اسی جذبے کو فروغ دیتے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ تامل ثقافت نہ صرف بھارت بلکہ پوری انسانیت کا مشترکہ ورثہ ہے۔ انہوں نے کسانوں کی خدمات کو زندگی کی بنیاد قرار دیا اور کہا کہ تامل ثقافت دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک ہے جو صدیوں کو جوڑتی ہے، تاریخ سے سیکھتی ہے اور حال کو مستقبل کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ مودی نے کہا کہ بھارت اپنی جڑوں سے طاقت حاصل کرتا ہے اور نئی امکانات کی طرف بڑھتا ہے۔ تقریب کے بعد ڈاکٹر ایل مرگن نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے وزیر اعظم کا شکریہ ادا کیا اور ملک بھر کے عوام کو پونگل اور مکر سنکرانتی کی مبارکباد دی۔ - وزیر اعظم نے کہا کہ پونگل فطرت، خاندان اور سماج کے ساتھ توازن قائم کرنے کا راستہ دکھاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تہوار تامل ثقافت کی رنگا رنگی اور فطرت سے رشتہ داری کو مناتا ہے۔ مودی نے کہا کہ پونگل اب عالمی تہوار بن چکا ہے اور یہ کسانوں کی محنت کا جشن ہے۔ یہ زمین اور سورج کے شکرانے کا موقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک کے دیگر حصے بھی لوہڑی، مکر سنکرانتی، ماغ بیہو اور پونگل جیسے تہواروں میں مصروف ہیں، جو "ایک بھارت، شریشٹھ بھارت" کے جذبے کو مضبوط کرتے ہیں۔ مودی نے زور دیا کہ فطرت کے ساتھ شکر گزاری صرف الفاظ تک محدود نہ رہے بلکہ طرز زندگی کا حصہ بنے۔ انہوں نے کہا کہ زمین نے بے شمار وسائل فراہم کیے ہیں، اس لیے لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کا تحفظ کریں۔ انہوں نے مٹی کی صحت برقرار رکھنے، پانی بچانے اور وسائل کے محتاط استعمال پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ مشن لائف، ایک پیڑ ماں کے نام اور امرت سرووَر جیسے اقدامات اسی جذبے کو فروغ دیتے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ تامل ثقافت نہ صرف بھارت بلکہ پوری انسانیت کا مشترکہ ورثہ ہے۔ انہوں نے کسانوں کی خدمات کو زندگی کی بنیاد قرار دیا اور کہا کہ تامل ثقافت دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک ہے جو صدیوں کو جوڑتی ہے، تاریخ سے سیکھتی ہے اور حال کو مستقبل کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ مودی نے کہا کہ بھارت اپنی جڑوں سے طاقت حاصل کرتا ہے اور نئی امکانات کی طرف بڑھتا ہے۔ تقریب کے بعد ڈاکٹر ایل مرگن نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے وزیر اعظم کا شکریہ ادا کیا اور ملک بھر کے عوام کو پونگل اور مکر سنکرانتی کی مبارکباد دی۔ تقریب کے بعد ڈاکٹر ایل مرگن نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے وزیر اعظم کا شکریہ ادا کیا اور ملک بھر کے عوام کو پونگل اور مکر سنکرانتی کی مبارکباد دی۔ - وزیر اعظم نے کہا کہ پونگل فطرت، خاندان اور سماج کے ساتھ توازن قائم کرنے کا راستہ دکھاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تہوار تامل ثقافت کی رنگا رنگی اور فطرت سے رشتہ داری کو مناتا ہے۔ مودی نے کہا کہ پونگل اب عالمی تہوار بن چکا ہے اور یہ کسانوں کی محنت کا جشن ہے۔ یہ زمین اور سورج کے شکرانے کا موقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک کے دیگر حصے بھی لوہڑی، مکر سنکرانتی، ماغ بیہو اور پونگل جیسے تہواروں میں مصروف ہیں، جو "ایک بھارت، شریشٹھ بھارت" کے جذبے کو مضبوط کرتے ہیں۔ مودی نے زور دیا کہ فطرت کے ساتھ شکر گزاری صرف الفاظ تک محدود نہ رہے بلکہ طرز زندگی کا حصہ بنے۔ انہوں نے کہا کہ زمین نے بے شمار وسائل فراہم کیے ہیں، اس لیے لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کا تحفظ کریں۔ انہوں نے مٹی کی صحت برقرار رکھنے، پانی بچانے اور وسائل کے محتاط استعمال پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ مشن لائف، ایک پیڑ ماں کے نام اور امرت سرووَر جیسے اقدامات اسی جذبے کو فروغ دیتے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ تامل ثقافت نہ صرف بھارت بلکہ پوری انسانیت کا مشترکہ ورثہ ہے۔ انہوں نے کسانوں کی خدمات کو زندگی کی بنیاد قرار دیا اور کہا کہ تامل ثقافت دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک ہے جو صدیوں کو جوڑتی ہے، تاریخ سے سیکھتی ہے اور حال کو مستقبل کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ مودی نے کہا کہ بھارت اپنی جڑوں سے طاقت حاصل کرتا ہے اور نئی امکانات کی طرف بڑھتا ہے۔ تقریب کے بعد ڈاکٹر ایل مرگن نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے

از دفتر نائب تحصیلدار ماگام

عنوان: درخواست منجانب ساجدہ بیگم زوجہ مرحوم غلام رسول بٹ ساکنہ پیٹھ کانہامہ ضلع تحصیل ماگام بمراد حصول لیگل ہیئر (وارثان جائز) بوجہ فوتیدگی شوہر غلام رسول بٹ ولد محمد سلطان بٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل مسمی ساجدہ بیگم زوجہ مرحوم غلام رسول بٹ ساکنہ پیٹھ کانہامہ مورخہ 21/11/2025 کو فوت ہوئی ہے۔ اس نسبت سائل نے ڈیتھ سرٹیفکیٹ بھی پیش کی ہے۔ راقم نے اس ضمن میں پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کی ہے۔ مطابق رپورٹ پٹواری متوفیہ کے وارث جائز بذیل ہیں۔

نام افراد کنبہ معہ احوال	عمر	رشتہ متوفیہ	پیشہ
ساجدہ بیگم زوجہ غلام رسول بٹ	۷۰	بیوہ	عمر رسیدہ
شبیر احمد بٹ ولد غلام رسول بٹ	۵۲	پسر	سرکاری ملازم
عبدالرؤف بٹ ولد۔۔۔	۴۶	----	FP شاپ کیپر
نصیر احمد بٹ ولد۔۔۔۔	۴۰	---	غیر سرکاری ملازم
تصدق رسول ولد۔۔۔۔	۳۴	----	وکالت
شگفتہ رسول دختر۔۔۔۔	۳۹	دختر	سرکاری ملازم شادی شدہ
زمرودہ رسول دختر۔۔۔۔	۴۵	دختر	گھریلو کام

اس کے علاوہ اور کوئی وارثان جائز نہیں ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار ماگام

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE AFTAB JEELANI WANI

BEFORE THE HONBLE COURT OF PRINCIPAL DISTRICT & SESSIONS JUDGE AT SRINAGAR
1.MOHAMMAD YOUSUF GUJREE S/O GHULAM MOHAMMAD GUJREE R/O ZAINAKOTE HMT SRINAGAR [CAVEATORS]
Versus

Public at Large

...Non-Caveator's
In the matter of : Caveat Petition.
The caveators apprehend that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court..

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

آم.... طبی خصوصیات سے مالا مال پھل

آم کو پھلوں کا بادشاہ کہا جاتا ہے، دنیا بھر کے لوگوں کا یہ پسندیدہ پھل ہے۔ اس کے آنے کا انتظار بچے بوڑھے سب ہی بے صبری سے کرتے ہیں اور کیوں نہ کریں، یہ ذائقے میں لذیذ اور رس دار ہونے کے ساتھ ساتھ صحت پر بھی مفید اثرات مرتب کرتا ہے۔ ماضی میں آم کی کاشت سب سے پہلے جنوبی ایشیا میں دیکھنے میں آئی، تاہم اب دنیا کے تقریباً ہر خطے میں آم پایا جاتا ہے۔ پاکستان، بھارت اور فلپائن میں آم کو قومی پھل جبکہ بنگلہ دیش میں قومی درخت کا درجہ حاصل ہے۔

دنیا بھر میں وسیع پیمانے پر آم کی کاشت کی جاتی ہے اور ایک اندازے کے مطابق سالانہ تقریباً چار کروڑ 60 لاکھ ٹن آم پیدا ہوتا ہے۔ یہ پھل ذائقے دار تو ہے ہی لیکن اس کے بے شمار طبی فوائد بھی اس کی اہمیت میں اضافہ کرتے ہیں۔ ان طبی فوائد سے متعلق جان کر آپ کی آم کے لیے پسندیدگی مزید بڑھ سکتی ہے تو آئیے جانتے ہیں کہ آم کن خصوصیات سے مالا مال ہے۔

آم صحت کیلئے بہترین کیوں؟

ماہرین کے مطابق آم میں کیلوریز کی تعداد کم اور فائبر کی مقدار زیادہ پائی جاتی ہے۔ دوسری جانب آم کو وٹامن اے اور سی کا بہترین ذریعہ بھی کہا جاتا ہے۔ آم کاگو دا فولیٹ، B6، آئرن، کم مقدار میں کیلشیم، زنک اور وٹامن ای پر مشتمل ہوتا ہے۔ آم اینٹی آکسیڈنٹ خصوصیات سے بھرپور پھل ہے۔ جن میں مخصوص فیولو کیمیکل مثلاً گیلوٹینس اور میگفرین شامل ہیں۔ یہ تمام خصوصیات طبی طور پر آم کے فائدہ مند ہونے کی توثیق کرتی ہیں۔

165 گرام آم کی غذائیت

ایک آم (165 گرام) کی قاشیں جو غذائی اجزا فراہم کرتی ہیں ان میں 99 کیلوریز، 1.4 گرام پروٹین، 24.7 گرام کاربز، 0.6 گرام فیٹ، 2.6 گرام ڈائٹری فائبر، روزانہ کا وٹامن سی کا 67 فیصد، کاپر 20 فیصد، فولیٹ روزانہ کا 18 فیصد، 11.6 فیصد وٹامن بی 6، 10 فیصد وٹامن اے، 9.7 فیصد وٹامن ای، 7 فیصد نیاسن، 6.5 فیصد وٹامن B5، 6 فیصد وٹامن کے، 6 فیصد پوٹاشیم، 4.5 فیصد میگنیز، 4 فیصد تھیامائن اور 4 فیصد میگنیشیم ہے۔

صحت مند مدافعتی نظام

مدافعتی نظام کی خرابی بہت سی بیماریوں کی جڑ بنتی ہے، یہی وجہ ہے کہ ماہرین ایک صحت مند انسان کے لیے صحت مند مدافعتی نظام ضروری قرار دیتے ہیں۔ آم چونکہ وٹامن اے، بی، سی، کے اور فولیٹ پر مشتمل ہوتا ہے، لہٰذا اس کے ذریعے مدافعتی نظام صحت مند رہتا ہے مثلاً وٹامن اے کی موجودگی انسانی جسم کو انفیکشن سے لڑنے میں مدد دیتی ہے۔ چنانچہ روزانہ ایک کپ (165 گرام) آم روزانہ 10 فیصد وٹامن اے کی مقدار پوری کرتا ہے۔ وٹامن سی انسان کو بہت سی بیماریوں سے دور رکھنے میں مددگار ہوتا ہے۔

وٹامن سی کے ذریعے خون میں سفید خلیات متاثر کن انداز میں کام کرتے ہیں، ساتھ ہی یہ جلد کے تحفظ میں بھی مددگار ہوتا ہے، چنانچہ روزانہ 165 گرام آم کا استعمال ایک تہائی وٹامن سی کی مقدار پوری کرتا ہے۔

دل کی صحت کیلئے بہترین

آم میگنیشیم، پوٹاشیم اور میگفرین پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ تمام اجزا دل کی صحت کے لیے بہترین قرار دیے جاتے ہیں۔ مثال کے طور آم میں موجود پوٹاشیم دل کی رفتار کو معمول پر رکھنے اور خون کی شریانوں کو پرسکون بنانے کے ساتھ امراض قلب سے بچاؤ میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔ دوسری جانب یہ غذائی اجزا خون میں کولیسٹرول کی سطح بھی کم کرتے ہیں۔ آم میں پائے جانے والے اینٹی آکسیڈنٹ میگفرین سے متعلق جانوروں پر کی گئی ایک تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ یہ دل کے خلیوں کو سوزش، پیچیدگی کشیدگی اور سکڑنے سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔

نظام ہاضمہ کیلئے مفید

آم میں ایسی کئی غذائی خصوصیات پائی جاتی ہیں، جو نظام ہاضمہ کے لیے مفید ثابت ہوتی ہیں مثلاً اما لائیسز یعنی جسم کے اندر موجود انزائمز کا ایک ایسا گروپ جو صرف نشاستے کو توڑ کر اسے چھوٹے اور سادہ مرکبات میں تبدیل کرتا ہے تاکہ وہ بآسانی جذب ہوتے ہوئے جسم کے استعمال میں آجائیں۔ اس کے علاوہ آم پانی کے ساتھ ڈائٹری فائبر اور ہائیڈروجن بھی فراہم کرتا ہے۔ ہائیڈروجن پانی کی کمی کو دور کرتا ہے جبکہ ڈائٹری فائبر قبض، ڈائریا اور اسہال جیسی بیماریوں کا حل تصور کیا جاتا ہے۔

MNN

جیمز ویب سپیس ٹیلی سکوپ
سورج کی شعاعوں سے بچنے کیلئے خلائی دوربین کی سن شیلڈ کھول دی گئی

NASA

دنیا کی سب سے بڑی خلائی دوربین جیمز ویب نے چمکتے ستاروں کی تصاویر حاصل کرنے کی جستجو کے مشن کے پہلے مرحلے کو کامیابی سے عبور کرلیا ہے۔ اس خلائی دوربین کے کنٹرولرز نے منگل کے روز کامیابی سے ایک پتنگ نما بڑی 'سن شیلڈ' کو کھول کر دوربین کو سورج کی سخت شعاعوں سے محفوظ بنانے کا انتظام کر لیا ہے۔ سورج کی شعاعوں اور تپش سے حفاظت فراہم کرنے والی اس شیلڈ کا سائز ایک ٹینس کورٹ جتنا ہے۔ اب اس کے باعث جیمز ویب ٹیلی سکوپ کائنات میں سب سے دور چیزوں کے سگنلز کا پتا لگا سکے گی۔ یہ ٹیلی سکوپ اب کائنات کی کہکشاؤں کے راز اور خلا میں چمکتے ستاروں کی تصاویر حاصل کرنے کے اگلے مرحلے میں اپنے آئینوں کو کھولنے پر توجہ مرکوز کرے گی۔ اس میں نصب سب سے بڑا آئینہ چھ اعشاریہ پانچ میٹر چوڑا ہے۔

پانچ تہوں والی اس سن شیلڈ کا کامیابی سے کھل جانا اور اپنے کام کو درست طریقے سے سرانجام دینا امریکی خلائی ایجنسی ناسا اور ایرو سپیس کمپنی نارتھ روپ گرومین کی انجینیئرنگ ٹیموں کی ایک بڑی کامیابی ہے۔ بہت سے ماہرین نے جیمز ویب ٹیلی سکوپ کی اس سن شیلڈ کے ڈیزائن پر خدشات کا اظہار کیا تھا کیونکہ اس میں بہت سی موٹریں، گیئر گراریاں، چرخیاں اور تاریں شامل تھیں۔ اور خلا میں اس کے مکمل طور پر کھل جانے اور خلائی دوربین کو محفوظ بنانے پر انھیں تحفظات تھے۔ لیکن بڑے اور چھوٹے پیمانے پر برسوں کے تجربات اور تحقیق سے یہ بات سامنے آئی تھی کہ اس خلائی دوربین کے کنٹرولرز پہلے اس بڑی شیلڈ کی مختلف تہوں کو مکمل طور پر کھولیں گے اور بعد میں انھیں ایک دوسرے کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیں گے۔

اس ٹیلی سکوپ کی سن شیلڈ کی مختلف تہوں کی بناوٹ انسانی بال جیسی ہے۔ منگل کے روز اس شیلڈ کے نصب ہونے کے دوران اس کی پانچویں اور آخری تہہ بین الاقوامی وقت کے مطابق شام چار بج کر 58 منٹ پر کھل کر اپنی جگہ پر آئی تھی۔ ناسا ہیڈکوارٹر میں جیمز ویب ٹیلی سکوپ مشن کے پروگرام ڈائریکٹر گریگ روبنسن کا کہنا تھا کہ 'خلا میں جیمز ویب خلائی دوربین کی سن شیلڈ کا کھل کر اپنی جگہ پر درست طریقے سے نصب ہونا ایک شاندار فتح اور اس مشن کی کامیابی کے لیے بہت اہم ہے۔

کے سربراہ ہیلری سٹاک کا کہنا تھا کہ 'اس سب میں بہت خوشی اور سکھ اور اطمینان کا احساس ہے۔ یاد رہے کہ دنیا کی سب سے بڑی خلائی دوربین جیمز ویب کو گذشتہ برس 25 دسمبر کو فرنچ گیونا سے آرائن راکٹ کی مدد سے خلا میں چھوڑا گیا تھا۔ اس خلائی دوربین کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ہبل ٹیلی سکوپ کی جانشین ہے کیونکہ ہبل اب 31 برس پرانی ہو چکی ہے اور اپنی آپریشنل مدت کے اختتام کو پہنچنے والی ہے۔ جیمز ویب بھی ہبل خلائی دوربین کی طرح کائنات کے رازوں سے پردہ اٹھائے گی اور خلا میں موجود ستاروں اور کہکشاؤں تک رسائی تصاویر کے ذریعے ممکن بنائے گی۔ لیکن اس میں ہبل خلائی دوربین کے مقابلے میں جدید آلات اور ٹیکنالوجی استعمال کی گئی ہے جو اسے خلا میں مزید دور تک دیکھنے کی صلاحیت فراہم کرتے ہیں۔ اس خلائی دوربین سے یہ توقع بھی کی جا رہی ہے کہ یہ ان ستاروں سے بھی روشنی حاصل کرلے گی جو 13.5 ارب سال پہلے بگ بینگ کے فوری بعد روشن ہوئے تھے۔ ان ستاروں کے متعلق یہ مانا جاتا ہے کہ یہ کائنات کے سب سے پہلے ستاروں میں سے ایک ہیں۔ مگر اس تمام کارنامے کے لیے یہ اہم ہے کہ جیمز ویب کے انفرارڈ سینسر کتنے حساس ہیں۔ کیا کائنات کے اس حصے سے آنے والی روشنی ویب کے سینسر تک درست طریقے سے پہنچ پائے گی یا کیا جیمز ویب ان سگنلز کو اچھی طرح موصول کر پائی گی۔ اس کے لیے خلائی دوربین کو خود کو ٹھنڈا اور کم درجہ حرارت پر رکھنا ہے ورنہ ان سگنلز کی نشاندہی نہیں کی جا سکے گی۔

لہٰذا یہ سن شیلڈ اس خلائی دوربین کے گرد ماحول کو کم درجہ حرارت فراہم کرے گی اور اس خلائی دوربین کے آئینوں اور آلات کے گرد درجہ حرارت کو منفی 230 سینٹی گریڈ تک گرا دے گی۔ اس ٹیلی سکوپ کو آپریٹ کرنے والے کنٹرولرز میری لینڈ ریاست میں بالٹیمور سپیس ٹیلی سکوپ سائنس انسٹی ٹیوٹ میں لگے ہیں اور اب ان کی توجہ اس کے سنہری آئینوں پر مرکوز ہے۔ سن شیلڈ کی طرح اب اگلے مرحلے میں اس خلائی دوربین کے دو اہم اور بنیادی آئینوں کو کھولنا اور آرائن کے سامنے والے حصے پر جا کر نصب ہے۔

MNN

اسپتالوں کے سخت جان بیکٹیریا کے خلاف اہم مرکب مٹی میں دریافت

لندن// انسانوں اور بیکٹیریا کی لڑائی طویل عرصے سے جاری ہے کیونکہ بیکٹیریا تیزی سے اپنی صورت بدل کر مزید سخت جان اور خطرناک ہوتے جا رہے ہیں۔ اب مٹی میں ایک نئے مرکب کا انکشاف ہوا ہے جو عموماً اسپتالوں میں پائے جانے والے بیکٹیریا کو ختم کرسکتا ہے۔ اسپتالوں میں انفیکشن کی وجہ بننے والا سب سے اہم جرثومہ ایسینیٹو بیکٹر بومینیائی ہے جو ہر دوا کو بے اثر بنا رہا ہے۔ اسپتالوں میں گھومنے والا یہ بیکٹیریا نہ صرف پینسلین اور ٹیٹرا سائیکلین جیسی اہم اینٹی بایوٹک ادویہ کو ناکام بنا رہا ہے بلکہ جراثیم کے خلاف ہمارا آخری ہتھیار کولسٹائن بھی اس سے ہار مان رہا ہے۔ اگر یہ دوا ناکام ہوجائے تو مریض مکمل طور پر انفیکشن کی زنجیروں میں قید ہوجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خود عالمی ادارے خبردار کر رہے ہیں کہ ہم خطرناک بیکٹیریا کے خلاف اپنی جنگ ہار رہے ہیں اور اگر یہ رجحان جاری رہا تو چند عشروں بعد ہی ناقابل علاج بیکٹیریا کے اثرات سالانہ کروڑوں جانوں کا خراج لینے لگیں گے۔

MNN

گیمنگ ڈس آرڈر

'ویڈیو گیمنگ کی عادت' نئی نہیں بلکہ بہت پرانی ہے، اس لیے اسے اسمارٹ فون کی وجہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ہاں! یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ اسمارٹ فون نے اس عادت کو مزید پختہ کرنے میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ آج اس عادت کا شکار نہ صرف بچے اور نوجوان ہیں بلکہ بڑے بھی ہیں۔ شاید اس عادت کو آپ بھی آج تک محض ایک عادت ہی (gaming habit) سمجھتے آئے ہوں لیکن یہ عادت اگر پختہ ہوجائے تو بعض افراد میں جنون اور ایک خطرناک لت کی شکل اختیار کرجاتی ہے۔ اس لت کے شکار افراد اپنے اردگرد سے بے خبر ویڈیو گیمز میں اتنے مشغول ہوتے ہیں کہ انھیں وقت گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ دن بھر میں روزانہ 8 گھنٹے گیم کھیلنے کی عادت، گزشتہ برس فلپائنی بچے میں فالج اور مختلف اقسام کی بیماریوں کا سبب بنی۔ اس سے قبل پسند کی شادی کرنے والے ایک جوڑے کے درمیان علیحدگی کی وجہ بھی ایک ویڈیو گیم 'سنگ آف گلوری' بنا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ گزشتہ برس عالمی ادارہ صحت کی جانب سے گیمز کھیلنے کی عادت کو ایک 'ذہنی بیماری' تسلیم کیا گیا، جسے ماہرین 'گیمنگ ڈس آرڈر' کا نام دیتے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت کی جانب سے گزشتہ سال انٹرنیشنل کلاسیفکیشن آف ڈیزیز (دنیا کی 11 بڑی بیماریوں) کے جاری کردہ ڈرافٹ میں، پہلی مرتبہ گیمز کھیلنے کی عادت کو 'گیمنگ ڈس آرڈر' تجویز کرنے کی سفارش کی گئی۔ اس ڈرافٹ میں گیمز کی لت کا شکار افراد کو ان کے ذہنی مسائل سے منسلک کیا گیا۔ ڈرافٹ میں کہا گیا ہے کہ جنون کی حد تک گیمز کے شکار افراد ڈپریشن، بے چینی، رویوں میں تبدیلی، ناکافی غذائیت اور ہاضمے سمیت کینالونیا جیسے مسائل کا شکار ہوتے ہیں، جس کے سبب گیمز کی لت کو ذہنی بیماری کے زمرے میں شامل کیا جائے۔ آخر یہ گیمنگ ڈس آرڈر کیا ہے؟ اس سے ہونے والے نقصانات اور علامات کیا ہیں؟ ان پر کیسے قابو پایا جاسکتا ہے؟ یہ سب جاننے کے لیے انٹرنیشنل ہیلتھ کے ایسوایسی ایٹ پروفیسر بروس وائے لی کی پیش کی گئی وضاحتیں زیرِ غور ہیں۔

گیمنگ ڈس آرڈر کے منفی اثرات

گیمنگ ڈس آرڈر سے متعلق سب سے پہلا سوال جو زیادہ اہم ہے، وہ یہ کہ گیمنگ کی عادت ایک عام فرد کی زندگی پر کس طرح منفی اثرات مرتب کرتی ہے؟ ڈاکٹر لی کے مطابق گیمنگ کی لت کسی بھی انسان کی عادتوں اور سرگرمیوں پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ تاہم، اگر یہ لت کسی شخص کی کسی بھی سرگرمی میں مدد کر رہی ہے اور اس کے روزمرہ معمولات میں آڑے نہیں آرہی تو اس کے سبب یہ غور کرنا مشکل ہے کہ گیمز کا جنون انسان کی زندگی میں منفی طور پر اثر انداز ہوتا ہے۔ لیکن انٹرنیشنل کلاسیفکیشن آف ڈیزیز کے مطابق گیمز کی لت کسی بھی انسان کی زندگی میں منفی طور پر اثر انداز ہوتی ہے، جس کے تحت اگر کوئی شخص ایک سال تک باقاعدگی سے گیم کھیلنے کی لت کا شکار رہے تو یہ کیفیت اس شخص کے ذہنی مسائل یا ذہنی بیماری میں مبتلا ہونے کی جانب اشارہ کرتی ہے۔

گیمنگ ڈس آرڈر کی علامات

ماہرین گیمنگ یا ڈیجیٹل لت کو کوکین اور سگریٹ جتنا خطرناک تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے مطابق، یہ نشہ دماغ کو ایسے ہی متاثر کرتا ہے، جیسے کہ یہ دونوں نشے۔ ڈبلیو ایچ او کی دی گئی وضاحتوں کے مطابق، اس ڈس آرڈر سے متاثرہ شخص میں مندرجہ ذیل رویے 'گیمنگ ڈس آرڈر کی علامات' کی صورت ظاہر ہو سکتے ہیں

☆ گیم کھیلنے کو حد درجہ ترجیح دینا۔ ☆ کھیلنے کے دوران جذبات پر کنٹرول قائم نہ ہونا۔ ☆ کثرت سے گیم کھیلے جانا۔ ☆ شدت محسوس کرنا۔ ☆ گیمز کے جنون کے سبب دیگر سرگرمیوں پر توجہ نہ دینا۔ ☆ گیم کھیلنے کا جنون زندگی کے روزمرہ اور ضروری کاموں پر حاوی ہو جانا۔ ☆ منفی نتائج کے باوجود بار بار گیم کو ری۔ اسٹارٹ کرنا۔ WHO کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق، جن افراد میں گیم کھیلنے کے دوران مندرجہ بالا علامات تقریباً ایک سال سے موجود ہوں تو طبی ماہرین ایسے افراد کو گیمنگ ڈس آرڈر (دماغی خلل) رکھنے والے افراد میں شامل کرتے ہیں۔

اس صورتحال کی وضاحت ڈاکٹر لی، کچھ یوں کرتے ہیں

☆ جب گیم آپ کو کنٹرول کرے اور آپ اس کو کنٹرول نہ کر پا رہے ہوں۔

☆ گیم کھیلنے کا جنون آپ کو زندگی کی تمام سرگرمیوں سے دور لے جا رہا ہو۔

☆ آپ یہ جانتے ہوں کہ یہ جنون آپ کی ذاتی زندگی پر منفی طور پر اثر انداز ہو رہا ہے مگر پھر بھی اس سے پیچھا نہ چھڑا پا رہے ہوں۔

☆ یہ صورتحال اگر پچھلے بارہ ماہ سے آپ کے اندر موجود ہے تو آپ گیمنگ ڈس آرڈر والے مریضوں میں شامل ہیں کیونکہ مختصر مدت کیلئے ایسی صورتحال کا سامنا ایک عام شخص کو بھی کرنا پڑتا ہے۔ اگر یہ علامات آپ میں موجود ہیں تو پھر آپ کو ڈاکٹر یا کسی اچھے تھیراپسٹ سے مشورہ کرنے کی ضرورت ہے، جو آپ کو رویوں میں برداشت سے متعلق آگاہی فراہم کر سکے۔ دوسری جانب اپنی مدد آپ کے تحت آپ کو گیمنگ یا پھر زندگی کی کسی بھی سرگرمی کے لیے پیرامیٹر سیٹ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ، اپنی توجہ سوشل گیدرنگ کی جانب مبذول کریں تاکہ آپ گیمنگ ڈس آرڈر کے نقصانات سے محفوظ رہ سکیں۔ MNN

زچگی کے بعد خواتین کا ذہنی انتشار کا شکار ہونا

والدین کے لیے اولاد خدا کی بہترین نعمتوں میں سے ایک ہے، جس کی خواہش ازدواجی زندگی میں بندھنے والا ہر جوڑا کرتا ہے۔ لیکن کیا آپ نے کچھ ایسی مائیں بھی دیکھی ہیں جو بچے کی پیدائش کے بعد اداس، پریشان یا جھنجھلاہٹ کا شکار نظر آتی ہیں۔ سائنسی اصطلاح میں اس ذہنی انتشار یا صورتحال کو پوسٹ پارٹم ڈپریشن (PPD) کہا جاتا ہے، جس کا تعلق براہ راست بچے کی پیدائش کے عمل سے جڑا ہوتا ہے۔ پوسٹ پارٹم ڈپریشن طبعی، جسمانی اور نفسیاتی رویوں میں تبدیلی کا ایک ایسا پیچیدہ مرکب ہے، جو بچے کی ولادت کے بعد ابتدائی دور میں ظاہر ہو سکتا ہے۔ ڈائگناسٹک اینڈ اسٹیٹسٹیکل مینول آف مینٹل ڈس آرڈر کے پانچویں شمارے کے مطابق پوسٹ پارٹم ڈپریشن کو ڈپریشن کی خاص قسموں اور ذہنی بیماریوں میں سے ایک تسلیم کیا جاتا ہے، جس کی علامات ولادت کے چار ہفتوں بعد ماں میں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ طبی ماہرین اس مرض کو کیمیائی، سماجی اور نفسیاتی تبدیلیوں سے منسلک کرتے ہیں کیونکہ یہ صورتحال ذہنی اور طبعی تبدیلیوں کو واضح کرتی ہے، جس سے عام طور پر ماؤں کو گزرنا پڑتا ہے۔ اچھی بات یہ ہے کہ ڈپریشن کی اس قسم سے مراقبہ یا کاؤنسلنگ کے ذریعے بآسانی نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

علامات

پوسٹ پارٹم ڈپریشن کی علامات عام طور پر تمام تر خواتین میں ایک جیسی ہی ہوتی ہیں، جیسے کہ سونے میں مشکلات، بھوک پیاس میں کمی یا زیادتی، مزاج و رویوں میں تبدیلی اور حد سے زیادہ تھکاوٹ محسوس ہونا۔ تاہم اس مرض کی علامات میں عام ڈپریشن کے امراض جیسی علامات بھی شامل ہو سکتی ہیں مثلاً مزاج میں تناؤ، ناامیدی، بے چارگی اور لاچاری جیسے احساسات کو محسوس کرنا، موت یا خودکشی کے خیالات کا آنا یا پھر خود کو یا بچے کو نقصان پہنچانے کا سوچنا وغیرہ۔

عوامل/اسباب

ماہرین کے مطابق یہ حقیقت ہے کہ پوسٹ پارٹم ڈپریشن کا مرض مشرقی ممالک کی خواتین میں قدرے کم پایا جاتا ہے، تاہم امریکا میں ہر 9 میں سے ایک عورت ڈپریشن کی اس قسم سے ضرور متاثر ہوتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ ایک سنگین اور زندگی کو خطرے میں ڈالنے والی کیفیت ہے، جس سے ماں اور بچے دونوں کی زندگی خطرے میں ہوتی ہے۔ اس حوالے سے ماہرین کئی ایسے عوامل بیان کرتے ہیں، جو ماں میں پوسٹ پارٹم ڈپریشن جیسے مرض کے خطرات بڑھا دیتے ہیں۔

☆ حاملہ ہونے سے قبل یا دوران حمل ڈپریشن کی موجودگی

☆ ماں کا کم عمر ہونا

☆ بچے کی ولادت سے متعلق مختلف جذبات (مثلاً خوشی اور نفرت) کا اظہار کرنا

☆ مختصر سماجی حلقہ احباب

☆ گھریلو کشیدگی

☆ تنہائی یا اکیلا رہنا

پوسٹ پارٹم ڈپریشن کی اقسام

بچے کی پیدائش کے بعد، خواتین میں تین طرح کی مزاجی تبدیلی رونما ہوتی ہے یا یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ انھیں تین طرح کے مختلف جذبات کا تجربہ کرنا پڑ سکتا ہے۔ طبی ماہرین انھیں پوسٹ پارٹم ڈپریشن کی اقسام قرار دیتے ہیں۔

بے بی بلیوز

پوسٹ پارٹم ڈپریشن کی پہلی قسم بے بی بلیوز ہے۔ یہ کیفیت بچے کی ولادت کے بعد تقریباً تمام ماؤں میں ظاہر ہوتی ہے۔ بے بی بلیوز سے متاثرہ ماؤں کے مزاج میں تیزی سے تبدیلی دیکھنے میں آتی ہے یا تو وہ بے حد خوش محسوس کرتی ہیں یا پھر شدید نفرت۔ اس کے علاوہ بلاوجہ رونا، بے صبری، چڑچڑاپن، تھکن، بے چینی، تنہائی کا احساس اور افسردگی جیسے جذبات بھی محسوس ہوتے ہیں۔ یہ کیفیات زچگی کے چند گھنٹوں بعد سے لے کر ایک سے دو ہفتے کے دوران موجود رہتی ہیں، لیکن ان ماؤں کو کسی قسم کی ٹریٹمنٹ یا ڈاکٹر کی ضرورت نہیں پڑتی، کسی سے بات کرنے یا ملنے جلنے سے ہی یہ کیفیات دور ہوتی چلی جاتی ہیں۔

پوسٹ پارٹم ڈپریشن

پوسٹ پارٹم ڈپریشن بچے کی پیدائش کے چند دن بعد یا پھر مہینہ بعد بھی ہوسکتا ہے۔ ڈپریشن کی یہ قسم لازمی نہیں کہ پہلے بچے کی پیدائش پر حملہ آور ہو بلکہ کسی بھی بچے کی پیدائش کے بعد یہ ہوسکتا ہے۔ اس میں بھی مائیں بے بی بلیوز جیسی کیفیات (مثلاً افسردگی، مایوسی، چڑچڑاہٹ اور بے چینی) محسوس کرتی ہیں لیکن پوسٹ پارٹم ڈپریشن کے دوران یہ کیفیات مزید زور پکڑ سکتی ہیں۔ اس کے لیے طبی ماہرین کسی اچھے ہیلتھ کیئر سے ماں کا چیک اپ اور ٹریٹمنٹ کروانا ضروری قرار دیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر ٹریٹمنٹ پلان نہ کیا جائے تو ڈپریشن سنگین صورتحال اختیار کرسکتا ہے۔

پوسٹ پارٹم سائیکوسس

پوسٹ پارٹم سائیکوسس ڈپریشن کی شدید قسم ہے، جس میں مبتلا خواتین کو علاج و معالجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس مرض کیلئے کوئی خاص وقت مخصوص نہیں لیکن ماہرین کے مطابق یہ ڈپریشن بچے کی ولادت کے چار سے چھ ہفتوں کے دوران ہوسکتا ہے۔ پوسٹ پارٹم ڈپریشن سے وہ خواتین زیادہ متاثر ہوتی ہیں جنہیں ماضی میں کسی ذہنی بیماری کی تشخیص ہو چکی ہو یا جن کے خاندان میں ذہنی بیماریاں موجود ہوں۔ MNN

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

کوہلی نے آئی سی سی ون ڈے رینکنگ میں دوبارہ پہلی پوزیشن حاصل کرلی

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے اسٹار بلے باز وراٹ کوہلی اپنے شاندار فارم کی بدولت آئی سی سی ون ڈے رینکنگ میں ایک بار پھر دنیا کے نمبر ون بلے باز بن گئے ہیں۔ ۳۷ سالہ کوہلی نے جولائی ۱۲۰۲ء کے بعد پہلی بار یہ اعزاز دوبارہ اپنے نام کیا ہے۔ نیوزی لینڈ کے خلاف پہلے ون ڈے میچ میں کوہلی نے ۹۱ گیندوں پر ۹۳ رنز کی شاندار اننگز کھیلی، جس کی بدولت ہندوستان نے کامیابی حاصل کی۔ اس اننگز کے بعد ان کے رینکنگ پوائنٹس ۷۸۵ ہو گئے ہیں۔ وراٹ کوہلی اب تک مجموعی طور پر ۸۲۵ دن رینکنگ میں ٹاپ پر رہ چکے ہیں، جو کسی بھی ہندوستانی کھلاڑی کی سب سے طویل مدت ہے۔ یہ ان کے کریئر کا ۱۱واں موقع ہے جب وہ پہلی پوزیشن پر براجمان ہوئے ہیں۔ نیوزی لینڈ کے ڈیرل مچل صرف ایک پوائنٹ کے فرق سے دوسرے نمبر پر ہیں جبکہ شریاس ایر ۱۰ویں نمبر پر موجود ہیں۔ محمد سراج ون ڈے بولنگ رینکنگ میں ۵ درجے ترقی کے ساتھ ۱۵ویں نمبر پر آ گئے ہیں۔ ایشیز سیریز کے خاتمے کے بعد آسٹریلیا کے ٹریوس ہیڈ دوسرے اور اسٹیو اسمتھ تیسرے نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔ ہندوستانی ٹیسٹ بیٹرز: یشسوی جیسوال ۸ویں اور شبھمن گل ۱۰ویں نمبر پر موجود ہیں۔ تاریخی سنگِ میل اس حالیہ اننگز کے ساتھ ہی وراٹ کوہلی بین الاقوامی کرکٹ میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے کھلاڑیوں کی فہرست میں سچن تینڈولکر کے بعد دوسرے نمبر پر آگئے ہیں۔ ان کی گزشتہ پانچ اننگز کا تسلسل (۷۴، ۱۳۵، ۱۰۲، ۶۵ اور ۹۳ رن) ان کے غیر معمولی فارم کی عکاسی کرتا ہے۔ امریکی ٹینس اسٹار میڈیسن کیز نے دوسرے راؤنڈ میں ٹیریزا ویلنٹووا کو ۴-۶، ۱-۶ سے شکست دے کر مسلسل دوسرے سال ایڈیلیڈ ٹورنامنٹ کے کوارٹر فائنل میں جگہ بنالی۔ اگرچہ دفاعی چیمپئن کیز ابتدا میں اپنے بہترین فارم میں نظر نہیں آئیں اور سات ڈبل فالٹس کر بیٹھیں، تاہم انہوں نے اہم بریک پوائنٹس بچاتے ہوئے مقابلہ اپنے نام کیا۔ دوسرے سیٹ میں انہوں نے ویلنٹووا کی کمزور دوسری سروس کا بھرپور فائدہ اٹھایا۔ اس کامیابی کے ساتھ کیز آخری ۸ کھلاڑیوں میں پہنچ گئی ہیں، جہاں ان کا مقابلہ اب نوجوان ابھرتی ہوئی اسٹار وکٹوریہ مبوکو سے ہوگا۔ یہ ڈبلیو ٹی اے ٹور پر دونوں کے درمیان پہلا مقابلہ ہوگا۔ دوسری جانب رومانیہ کی جیکولین کرسچین نے داریا کساٹکینا کو ۴-۶، ۰-۶ سے شکست دے کر پہلی بار ان پر فتح حاصل کی۔ کرسچین نے ایک سخت پہلے سیٹ کے بعد دوسرے سیٹ میں مکمل غلبہ دکھایا اور میچ ایک گھنٹہ ۳۱ منٹ میں ختم کیا۔

انڈیا اوپن 2026ء: لکشیا سین کا فاتحانہ آغاز، کئی عالمی سیڈیڈ کھلاڑی پہلے ہی دن باہر

نئی دہلی (ایم این این): سابق چیمپئن لکشیا سین نے آل انڈین مقابلے میں اپنے جونیئر ساتھی آیوش شیٹی کو شکست دے کر ٹورنامنٹ کے دوسرے راؤنڈ میں جگہ بنا لی ہے۔ دوسری جانب ٹورنامنٹ کا پہلا دن بڑے اپ سیٹس کا شکار رہا، جہاں چائنیز تائپے، جاپان اور فرانس کے ٹاپ سیڈیڈ کھلاڑی پہلے ہی راؤنڈ میں ہار کر باہر ہو گئے۔ ۲۴ سالہ لکشیا سین نے ۲۰ سالہ آیوش شیٹی کے خلاف میچ کے آغاز سے ہی اپنا تسلط قائم رکھا۔ لکشیا نے نیٹ پر بہترین گرفت رکھی اور پہلا گیم ۲۱-۱۲ سے جیت لیا۔ ایوش نے دوسرے گیم میں ۵-۱ کی برتری حاصل کر کے واپسی کی کوشش کی، لیکن لکشیا سین نے اپنے اسٹیمنا اور تجربے کی بنیاد پر گیم ۲۱-۱۵ سے جیت کر مقابلہ ۳۲ منٹ میں ختم کر دیا۔

ہندوستان بمقابلہ نیوزی لینڈ: سیریز پر قبضے کی جنگ، ہندوستانی ٹیم کا پلڑا بھاری

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان دوسرا ون ڈے میچ بدھ کو راجکوٹ میں کھیلا جائے گا، جہاں میزبان ٹیم کی نظریں سیریز اپنے نام کرنے پر ہوں گی۔ وڈودرا میں کھیلے گئے پہلے میچ میں ہندوستان نے نیوزی لینڈ کا مسلسل فتوحات کا سلسلہ توڑ کر سیریز برتری حاصل کر لی تھی۔ اگرچہ ہندوستان نے بیٹنگ میں بہترین کھیل پیش نہیں کیا، اس کے باوجود ٹیم نے مضبوط بولنگ کی بدولت نیوزی لینڈ کو ۳۰۰ رنز تک محدود رکھا۔ تاہم وراٹ کوہلی کے آؤٹ ہونے کے بعد بیٹنگ میں مشکلات ہندوستان کے لیے تشویش کا باعث رہیں۔ دوسری جانب نیوزی لینڈ اس بات سے حوصلہ لے سکتا ہے کہ ٹاس ہارنے کے باوجود اس نے مقابلہ آخری لمحات تک کھینچ لیا۔ راجکوٹ اسٹیڈیم میں اب تک کسی ٹیم نے ہدف کا کامیاب تعاقب نہیں کیا، اس لیے پہلے بیٹنگ کرنے والی ٹیم کے لیے بڑا اسکور اہم ہوگا۔ وراٹ کوہلی اور ڈیرل مچل اپنی اپنی ٹیموں کے سب سے فارم میں چل رہے بلے باز ہیں۔ ہندوستانی ٹیم میں زخمی واشنگٹن سندر کی جگہ آیوش بدونی کو شامل کیا گیا ہے، جبکہ ارشدیپ سنگھ کو موقع ملنے کا امکان ہے۔ نیوزی لینڈ ٹیم میں ہنری نکولس کی بطور اوپنر شمولیت سے مڈل آرڈر میں مچل ہے (وکٹ کیپر) کے لیے جگہ بنی ہے۔ اسپن بولنگ میں آدتیہ اشوک کی جگہ جیڈن لینوکس کو موقع دیا جا سکتا ہے۔ موسم خوشگوار ہے اور معمولی اوس کے باعث ٹاس کا کردار محدود رہنے کی توقع ہے۔ ہندوستان جیت کے ساتھ سیریز اپنے نام کرنے کی کوشش کرے گا۔

وجے ہزارے ٹرافی: پربھ سمرن اور گیند بازوں کی عمدہ کارکردگی نے پنجاب کو سیمی فائنل میں پہنچایا

نئی دہلی (ایم این این): کپتان پربھ سمرن سنگھ کی شاندار ۸۸ رنوں کی اننگز اور بولرز کی بہترین کارکردگی کی بدولت پنجاب نے منگل کو مدھیہ پردیش کو ۱۸۳ رنز کے بڑے فرق سے شکست دے کر وجے ہزارے ٹرافی کے سیمی فائنل میں جگہ بنالی۔ پنجاب نے مقررہ ۵۰ اوورز میں ۶ وکٹ پر ۳۴۵ رنز بنائے اور مدھیہ پردیش کو صرف ۳۱ اوورز میں ۱۶۲ رنز پر آوٹ کر دیا۔ پربھ سمرن کو ان کی اننگز کے لیے پلیئر آف دی میچ کا ایوارڈ ملا۔ پربھ سمرن نے ۶۸ گیندوں کی اپنی اننگز میں ۱۰ چوکے اور ۲ چھکے لگا کر ۸۸ رنز بنائے۔ اس کے علاوہ ہرنور سنگھ نے ۵۱ اور انمول پریت سنگھ نے ۷۰ رنز بنائے۔ نہال وڈیرہ نے ۳۸ گیندوں میں ۸ چوکے اور ایک چھکا لگاتے ہوئے۔

آسٹریلیائی ویمن کرکٹ کے ایک عہد کا خاتمہ، ایلیسا ہیلی کا سبکدوشی کا اعلان

نئی دہلی (ایم این این): آسٹریلیا کی خاتون ٹیم کی کامیاب ترین کپتانوں میں سے ایک، ایلیسا ہیلی نے ہندوستان کے خلاف ہوم سیریز کے بعد کرکٹ کے تمام فارمیٹس سے ریٹائر ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ ۳۵ سالہ اسٹار کھلاڑی کا کہنا ہے کہ یہ ان کے لیے کھیل کو چھوڑنے کا بالکل درست وقت ہے۔ ایلیسا ہیلی کا ۱۶ سالہ طویل کیریئر کامیابیوں سے بھرا رہا ہے۔ انہوں نے اپنے بین الاقوامی سفر کا آغاز ۲۰۱۰ء میں کیا تھا۔ ۲۹۵ انٹرنیشنل میچوں میں ۷ ہزار سے زائد رنز اسکور کیے جو ان کی افادیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے وکٹوں کے پیچھے ریکارڈ ۲۷۵ شکار (آوٹ) کیے۔ ایلیسا ہیلی نے ۲۰۲۳ء میں ٹیم کی مستقل قیادت سنبھالی تھی اور تب سے اب تک انہوں نے کنگارو ٹیم کو تقریباً ناقابل تسخیر بنادیا تھا۔ وہ آسٹریلیا کے مایہ ناز فاسٹ بولر مشیل اسٹارک کی اہلیہ ہیں اور کرکٹ کی دنیا میں اس جوڑی کو ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ اپنے فیصلے کی وضاحت کرتے ہوئے ایلیسا ہیلی نے کہا کہ ”میں ابھی بھی آسٹریلیا کے لئے کھیلنے کا جذبہ رکھتی ہوں، لیکن شاید مقابلے کی وہ بھوک اب کم ہوگئی ہے۔ اس لیے میں نے ملے جلے جذبات کے ساتھ کرکٹ سے سبکدوشی کا فیصلہ کیا ہے“ واضح رہے کہ وہ ہندوستان کے خلاف آنے والی ٹی ٹوئنٹی سیریز کا حصہ نہیں ہوں گی۔ وہ اپنے ہوم گراؤنڈ پر ہندوستان کے خلاف ون ڈے اور ٹیسٹ میچز کھیل کر اپنے کیریئر کا اختتام کریں گی۔ ان کے اس اعلان پر کرکٹ دنیا نے زبردست خیر مقدم کیا ہے اور انہیں کرکٹ کا بہترین سفیر قرار دیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے وکٹوں کے پیچھے ریکارڈ ۲۷۵ شکار (آوٹ) کیے۔ ایلیسا ہیلی نے ۲۰۲۳ء میں ٹیم کی مستقل قیادت سنبھالی تھی اور تب سے اب تک انہوں نے کنگارو ٹیم کو تقریباً ناقابل تسخیر بنادیا تھا۔ وہ آسٹریلیا کے مایہ ناز فاسٹ بولر مشیل اسٹارک کی اہلیہ ہیں اور کرکٹ کی دنیا میں اس جوڑی کو ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ اپنے فیصلے کی وضاحت کرتے ہوئے ایلیسا ہیلی نے کہا کہ ”میں ابھی بھی آسٹریلیا کے لئے کھیلنے کا جذبہ رکھتی ہوں،

ودربھ نے دہلی کو 72 رنز سے شکست دے کر سیمی فائنل میں جگہ بنائی

نئی دہلی (ایم این این): پلیئر آف دی میچ یش راٹھور کی شاندار ۸۶ رنز کی اننگز اور نچکیت بھوتے کے ۴ وکٹوں کی بدولت ودربھ نے دہلی کو ۷۶ رنز سے شکست دے کر وجے ہزارے ٹرافی کے سیمی فائنل میں جگہ بنائی۔ ودربھ نے ۵۰ اوورز میں ۹ وکٹ پر ۳۰۰ رنز کا بڑا اسکور بنایا اور جواب میں دہلی کو ۴۵.۱ اوورز میں ۲۳۴ رنز پر آل آوٹ کردیا۔ یش راٹھور نے ۷۳ گیندوں میں ۸ چوکے اور ۲ چھکے لگائے۔ دہلی کی جانب سے ایشانت شرما، نودیپ سینی، پرنس یادو اور نتیش رانا نے دو دو وکٹیں حاصل کیں۔ دہلی کی جانب سے اوپنر وبھو کانڈ پال اور پریانش آریہ نے اچھی شروعات کی، لیکن نچکیت بھوتے کے حملوں کے بعد مسلسل وکٹ گرے اور ٹیم ۲۳۴ رنز پر آل آوٹ ہوگئی۔ وکٹ کیپر بیٹر انوج راوت نے ۶۶ رنز کی عمدہ اننگز کھیلی، لیکن دوسرے اینڈ سے تعاون نہ ملنے کی وجہ سے وہ ٹیم کو جیت نہ دلا سکے۔ ودربھ کی ۷۶ رنز کی فتح میں بھوتے نے چار وکٹ حاصل کیے۔ ودربھ کا سیمی فائنل کرناٹک کے خلاف ۱۵ جنوری کو ہوگا، یہ گزشتہ سال کے فائنل کا ری میچ ہوگا جہاں کرناٹک فاتح رہا تھا۔ اس بار بھی مقابلہ دلچسپ ہوگا کیونکہ کرون نائر، جو پہلے ودربھ کا حصہ تھے، اب دوبارہ (کرناٹک) میں چلے گئے ہیں۔ خواتین ہاکی ورلڈ کپ کوالیفائرز: فروری اور مارچ میں فیصلہ کن معرکے ہوں گے ایف آئی ایچ (ایف آئی ایچ) ویمنز ہاکی ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے لیے کوالیفائنگ مقابلوں کا شیڈول جاری کر دیا گیا ہے۔ رواں سال فروری اور مارچ میں منعقد ہونے والے ان مقابلوں کے ذریعے ورلڈ کپ کی حتمی ٹیموں کا فیصلہ کیا جائے۔ پہلا کوالیفائنگ ایونٹ ۲۸ فروری سے ۸ مارچ ۲۰۲۶ء تک چلی کے دارالحکومت سینٹیاگو میں کھیلا جائے گا جبکہ دوسرا ایونٹ ۸ سے ۱۴ مارچ ۲۰۲۶ء کے دوران ہندوستان کے شہر حیدرآباد میں ہوگا۔ دونوں مقامات پر ۸-۸ شرکت کریں گی۔ ہر کوالیفائنگ ایونٹ میں ابتدائی تین پوزیشنز حاصل کرنے والی ٹیمیں براہِ راست خواتین ہاکی ورلڈ کپ کے لیے کوالیفائی کرلیں گی۔ اس کے علاوہ دونوں ایونٹس میں چوتھی پوزیشن حاصل کرنے والی ٹیموں میں سے عالمی رینکنگ کی بنیاد پر ایک اضافی ٹیم کو بھی ورلڈ کپ میں شرکت کا موقع دیا جائے گا۔ اس طرح مجموعی طور پر سات ٹیمیں کوالیفائرز کے ذریعے ورلڈ کپ تک رسائی حاصل کریں گی۔ ایف آئی ایچ ویمنز ہاکی ورلڈ کپ رواں سال اگست میں بلجیم اور نیدرلینڈس کی مشترکہ میزبانی میں منعقد ہوگا۔

نئی نسل بمقابلہ جوکووچ: کیا جوکووچ اپنا ریکارڈ ساز 25واں گرینڈ سلیم جیت پائیں گے؟

نئی دہلی (ایم این این): آسٹریلیا کے سابق ٹینس اسٹار اور ومبلڈن چیمپئن پیٹ کیش نے دعویٰ کیا ہے کہ سربین اسٹار نوواک جوکووچ کے لیے اپنے کریئر کا ۲۵واں گرینڈ سلیم ٹائٹل جیتنا اب ایک مشکل چیلنج بن چکا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ بڑھتی ہوئی عمر اور نوجوان کھلاڑیوں کا جارحانہ فارم جوکووچ کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔ پیٹ کیش کے مطابق ٹینس کی دنیا اب بدل رہی ہے۔ اٹلی کے یانک سنر اور اسپین کے کارلوس الکاراز جیسے نوجوان کھلاڑیوں نے کھیل کی رفتار اور طاقت کو ایک نئے درجے پر پہنچا دیا ہے۔ نوجوان کھلاڑی پانچ سیٹس کے طویل میچ کے بعد تیزی سے اگلے مقابلے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں جبکہ جوکووچ کے لیے اس عمر میں لگاتار سخت مقابلے کھیلنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ پیٹ کیش کا کہنا ہے کہ اب جوکووچ کو خطاب جیتنے کے لیے صرف اپنی مہارت پر نہیں بلکہ اس بات پر بھی انحصار کرنا ہوگا کہ بڑے حریف (سنر اور الکاراز) کہیں غلطی کریں یا جلد باہر ہو جائیں۔ کیش کے خیال میں جوکووچ کے لیے ۲۰۲۶ء میں بڑی کامیابی یہی ہوگی کہ وہ چاروں بڑے ٹورنامنٹس کے سیمی فائنل تک پہنچیں، جیسا کہ انہوں نے پچھلے سال انہوں نے مزید کہا کہ مجھے نہیں لگتا کہ وہ الکاراز اور سنر جیسے کھلاڑیوں کو لگاتار پانچ سیٹ کے میچوں میں شکست دینے کی ہمت رکھتے ہیں۔ اگرچہ پیٹ کیش نے خدشات کا اظہار کیا ہے، لیکن نوواک جوکووچ کا آسٹریلین اوپن میں ریکارڈ کسی کرشمے سے کم نہیں۔ وہ یہاں ریکارڈ ۱۰ مرتبہ چیمپئن رہ چکے ہیں۔

”ہمارا پیسہ نسل پرست اسرائیل میں خرچ نہ کریں“

نئی دہلی (ایم این این): سیلٹک فٹ بال کلب کو اسرائیلی کلب میکابی نیتنیا سے آئیورین ونگر جوسلین تابی کے لیے ۲ ملین پاؤنڈ کی منتقلی کے مجوزہ معاہدے پر اپنے حامیوں اور فلسطین کے حامی گروپس کی جانب سے شدید ردعمل کا سامنا ہے۔ رپورٹس سے پتہ چلتا ہے کہ ۲۰ سالہ کھلاڑی، جو فی الحال ہاپول پیدکوا میں قرض پر ہے، نے گلاسگو میں میڈیکل کروایا ہے اور اس اقدام کو ”خواب پورا ہونے“ کے طور پر بیان کیا ہے اور ”اسرائیل میں اپنے وقت کے لیے شکریہ ادا کیا ہے۔ یہ تنازع میکابی نیتنیا کی ملکیت عالیہ کیپٹل پارٹنرز کی طرف سے پیدا ہوا ہے، جس نے XTEND میں تقریباً ۳۰ ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کی ہے، جو ایک ”اسرائیلی ڈرون بنانے والی کمپنی ہے جو اسرائیلی فوج کو غزہ پر حملے کے دوران مسلح ڈرون فراہم کرتی ہے۔ ناقدین کا استدلال ہے کہ کلب کے ساتھ کوئی بھی مالی لین دین بالواسطہ طور پر اسرائیل کی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی حمایت کرے گا، بشمول فلسطینی کھیلوں کے بنیادی ڈھانچے کی تباہی اور خطے میں ۸۰۰ سے زیادہ کھلاڑیوں کی ہلاکت۔

تاپسی پنو بالی ووڈ کے پی آر گیم پر برہم:
کہا آپ کسی اور کو نیچا دکھانے کیلئے پوری کوشش کرتے ہیں

نئی دہلی (ایم این این): اداکارہ تاپسی پنو ایک باصلاحیت فنکارہ ہیں جنہوں نے ہندی فلم انڈسٹری میں اپنے کریئر کا آغاز کرنے کے بعد سے ایک طویل سفر طے کیا ہے۔ تاپسی نے اپنے کریئر کا آغاز ۲۰۱۳ء میں ڈیوڈ دھون کی فلم ”چشم بددور“ سے کیا اور اس کے بعد سے مختلف کردار ادا کرتے ہوئے ایک مضبوط کریئر بنایا۔ پچھلے کچھ برسوں میں، تاپسی نے کئی معنی خیز فلموں میں اداکاری کی ہے اور متاثر کن پرفارمنس دی ہے۔ گندے پی آر پر تاپسی پنو بول پڑیں ایک حالیہ انٹرویو میں جب شہرت کے منفی پہلو کے بارے میں پوچھا گیا اور کیا پی آر انہیں پریشان کرتا ہے، تو تاپسی نے کہا کہ ”میں گزشتہ ڈیڑھ سال سے یہ دیکھ رہی ہوں۔ اس سے پہلے، میرے پاس اس پر توجہ دینے کا وقت نہیں تھا کیونکہ میں اپنے کام میں بہت مصروف تھی۔ اب جب کہ میں نے جان بوجھ کر چیزوں کو تھوڑی دیر کے لیے روک دیا ہے، میں نے سوچا، آیئے دیکھتے ہیں کہ میرے ارد گرد کیا ہو رہا ہے اور میں نے محسوس کیا کہ یہ پی آر گیم ایک اور سطح پر چلا گیا ہے۔ آپ یا تو اپنے آپ کو فروغ دینے کے لیے ادائیگی کر رہے ہیں، جو پی آر کرنے کا ایک طریقہ تھا، یا آپ کسی اور کو نیچے دکھانے کے لیے بھی ادائیگی کر رہے ہیں۔ آپ کی کامیابی کا انحصار کسی اور کی ناکامی پر کب ہوا؟ فلم ”تھپڑ“ کی اداکارہ نے وضاحت کی کہ یہ ان کے لیے چونکا دینے والا تھا کیونکہ لوگوں نے اپنی اہمیت ظاہر کرنے کے لیے نت نئے بہانے استعمال کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ انہوں نے اس بارے میں بات کی کہ اداکار جو آوازیں اٹھاتے ہیں وہ ان کی فلموں کے ساتھ کیسے مطابقت نہیں رکھتی۔ تاپسی نے مزید کہا کہ ”سیاست اور حقوق نسواں کو بہت غلط فہمی ہوئی ہے۔ وہ ایک ایسی فلموگرافی بنانا چاہتی ہیں جو آنے والے برسوں تک متعلق رہے اور وقت کی کسوٹی پر کھری ہو۔ تاپسی پنو کا ورک فرنٹ تاپسی کو آخری بار رومانوی تھرلر سیکوئل ”پھر آئے حسین دلربا“ میں دیکھا گیا تھا۔ وہ اگلی فلم ”وہ لڑکی ہے کہاں“ میں پولیس افسر کا کردار ادا کرتی ہوئی نظر آئیں گی۔ وہ بارتھ نیلا کانتن کی سائنس فکشن فلم ”ایلین“ میں بھی نظر آئیں گی۔

امریکی پوسٹل سروس محمد علی کے اعزاز میں ڈاک ٹکٹ جاری کرے گا

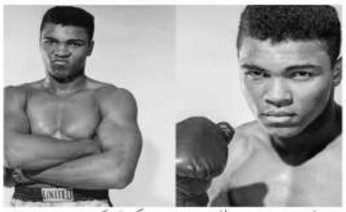

نئی دہلی (ایم این این): محمد علی کو ایک یادگاری امریکی ڈاک ٹکٹ سے نوازا جائے گا، جو مرحوم باکسنگ لیجنڈ کے ایک مشہور لطیفے کو حقیقت میں بدل دے گا۔ علی نے ایک بار کہا تھا کہ انہیں ایک ڈاک ٹکٹ بنا دیا جائے۔“ تین بار کے ہیوی ویٹ چیمپئن، جنہیں تاریخ کے سب سے بااثر کھلاڑیوں میں شمار کیا جاتا ہے، کو پہلی بار ایک امریکی ڈاک ٹکٹ کے ساتھ ان کی کھیلوں کی کامیابیوں اور ثقافتی اثرات کا جشن منایا جا رہا ہے۔ محمد علی کی اہلیہ لونی علی نے اسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا کہ ”ان کی میراث کے سرپرست کے طور پر، میں بہت پرجوش ہوں۔ میں پرجوش ہوں کیونکہ لوگ، جب بھی اس ڈاک ٹکٹ کو دیکھیں گے، وہ انہیں یاد کریں گے اور وہ ان کے شعور میں سب سے آگے ہوں گے اور، میرے لیے، یہ ایک سنسنی ہے۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,